# میری کھر چن
تحریر : حسن کنول

میٹرک کا امتحان پاس کرتے ہی میں نے امی جان سے منگنی کرانے کی ضد پکڑ لی۔۔۔مجھے ماموں کی بڑی بیٹی بہت پسند تھی ۔۔۔وہ میرے ہی اسکول میں پڑھتی تھی۔۔۔۔وہ نویں جماعت کی طالبہ تھی۔۔۔۔ہمارے یہاں لڑکیوں کو زیادہ پڑھاتے نہیں ۔۔۔اس لیے میں جلدی مچا رہا تھا ۔۔۔کیونکے مجھے ڈر لاحق تھا کے اس کا رشتہ کہیں کوئی ی اور مجھ سے پہلے نا مانگ لے ۔۔۔۔۔یہی سبب تھا کے میں دن رات امی جان کی جان کھاتا رہتا۔۔۔

آخرکار امی جان کو مجھ غریب پر ترس آیا۔۔۔اور وہ ماموں کے گھر رشتہ لینے جا پہنچیں۔۔۔مجھے یقین تھا ماموں جان اپنی اکلوتی بہن کو کبھی انکار نہیں کریں گے۔۔۔۔

میں بہت خوش تھا۔۔۔ایسا لگ رہا تھا میرے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے۔۔۔۔

امی جان جب واپس آئی یں تو میں دروازے پر ہی کھڑا ان کا انتظار کررہا تھا۔۔۔

ہم حیدرآباد کے رہنے والے تھے۔۔۔ہمارے گھر کے بالکل سامنے ہی ماموں کا گھر تھا۔۔

پوری گلی ہی ہمارے رشتے داروں سے بھری تھی-----

کیا کہا ماموں جان نے ؟؟" میں نے اپنی ایکسائٹمنٹ میں امی جان کو بیٹھنے تک کا موقع نہیں دیا تھا----

ارے بتاتی ہوں---پہلے سکھ کا سانس تو لے لینے دو---"امی جان صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں----

اچھا اچھا---آرام سے بیٹھ جائیں آپ ----اب بتائیں کیا کہا ماموں نے ؟؟" میں نے نہاہت تجسس سے استفسار کیا----

میرے کان بے چین تھے یہ سننے کے لیے کے ماموں نے سحرش کے رشتے کی ہاں کردی-----

ہاں کردی ہے انھوں نے---"امی جان کے کہتے ہی میں خوشی سے ہوا میں ہاتھ بلند کر ---"یس" کہتا ہوا نیچے لایا-----

اس لمحے میری خوشی کا ٹھکانا نہیں رہا تھا-----

مگر-----"امی جان نے بڑا عجیب سہ تاثر دیتے ہوئے مجھے خوش ہونے سے روکا-----

مگر کیا ؟؟" مجھے اندرونی طور پر بری فیلنگس آنے لگیں---میں ڈرتے ڈرتے پوچھ رہا تھا----

تمھارے ماموں نے ایمن کے رشتے کی ہاں کی ہے---"امی جان کے کہتے ہی میرا سر چکرا گیا----

کیا؟؟---ایمن ؟---وہ تو ابھی بچی ہے ----"میں سولہ سال کا خوبرو نوجوان تھا---اور ایمن ابھی صرف چھ سالہ بچی----

میری ماں اپنی بھائی ی کی محبت میں ان کی سب سے چھوٹی بیٹی کا ہاتھ مانگ آئی ین تھی میرے لیے----میرا سارا خون جل گیا تھا-----

ساری خوشی ایک لمحے میں ہی غائی ب ہوگ ئی تھی----

آپ اس کھرچن کا ہاتھ مانگ کر آئی ین ہیں میرے لیے----مطلب---یہ تو حد ہی ہوگ ئی--"میں نے خوب زور شورو سے احتجاج بلند کیا اس رشتے کے خلاف---مگر امی جان نے تو جیسے مجھے اپنے بھائی ی کی محبت میں قربان کرنے کی قسم کھالی تھی----

ایمن ماموں جان کی بوڑھاپے کی اولاد تھی ---ان کے تین بڑے بیٹے تھے ---جو جوان تھے ---اور تین ہی بیٹیاں -----جس میں بڑی والی سحرش نویں جماعت میں اور دوسری والی چھٹی جماعت میں

اور ایمن ----اس کا تو نہ ہی پوچھیں آپ---وہ اسکول جاتی ہی کب تھی جو آپ کو اسکی کلاس بتاؤں----

ماموں جان نے اپنے لاڈ پیار میں اسے بہت بگاڑ رکھا تھا---محلے میں پورے دن کھیلتی رہتی----نہ اپنی تعلیم کا ہوش ---نہ کھانے پینے کا-----

**********

جمعہ کا دن تھا---میں اپنے سفید رنگ کے کاٹن کے شوار قمیض میں گلی میں اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا---

میرے دوستوں میں سے ایک آج ڈیٹ پر جارہا تھا----اور میں صرف حسرت سے اسے تیار ہوکر بائیک پر جاتا ہوا دیکھ رہا تھا----

میں اپنے پورے خاندان کا سب سے خوبصورت لڑکا تھا--محلے کی ساری لڑکیاں مرتی تھیں مجھ پر-----

اسکول میں بھی اپنی خوبصورتی و ذہانت کے سبب بہت مشہور تھا میں---- بہت سی لڑکیاں مجھ سے دوستی کرنا چاہتی تھیں مگر میں نے کبھی کسی کو بھاؤ نہیں دیا سحرش کے چکر میں-----جس بات پر مجھے اب کافی افسوس ہوتا تھا----

آہ آہ----"میں اپنے گھر جانے کی نیت سے مڑنے ہی والا تھا کے اچانک وہ کھرچن سامنے سے بھاگتی ہوئی ی میری جانب آئی ی---ساتھ ساتھ وہ بری طرح چیخ بھی رہی تھی----

وہ میرے پیچھے آکر چھپ کر کھڑی ہوئی ی----

ابھی میں سمجھ پاتا کے معاملہ کیا چل رہا ہے اتنی دیر میں سامنے سے ایک کتا آیا---اور مجھ پر حملہ آور ہوا-----

اس نے میرے پاؤں پر زور سے کانٹا----

تکلیف کے سبب میں زمین پر گرا----اور اسے خود سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگا----

اتنی دیر میں ایمن نے قریب رکھا ایک پتھر اٹھاکر اسے زور سے مارا-----

ابھی وہ ایمن کی جانب بڑھتا---کے میں نے مدد کے لیے چیخنا شروع کردیا-----

محلے والے جب تک آئ ے وہ ایمن کے بھی پاؤ ں پر کاٹ چکا تھا---

تکلیف کی شدت کے باوجود میں اس حالت میں بھی اٹھ کر ایمن کی جانب بڑھا----مجھے اس لمحے خود سے زیادہ اس کی فکر تھی----

ہم دونوں کو ہی جلدی سے ہسپتال لے جایا گیا---

جب ہم دونوں واپس گھر آرہے تھے تو میں نے اپنے برابر میں بیٹھی ایمن کو دیکھا ---جو بے ست ہوئے میرے کندھے سے اپنا سر ٹکائے کارسیٹ پر لیٹی ہوئ ی تھی---

کھرچن---وہ کتا تم پر حملہ کیوں کررہا تھا ؟“ میں نے رعب دار انداز میں استفسار کیا---میں جانتا تھا میرے علاوہ اس سے یہ سوال کسی نے نہیں پوچھا ہوگا---

کیونکے اس کے لاڈ پیار کا یہ عالم تھا کے اگر وہ راہ چلتے کسی پتھر سے ٹکرا جاتی تو پورا خاندان اور محلہ خاص طور پر ماموں مامی غلطی اس بے جان پتھر کی مانتے ----اپنی شہزادی ایمن کی نہیں-----

میں ایمن کو کھرچن ہی بلایا کرتا تھا---خاندان کی سب سے چھوٹی ممبر ہونے کی وجہ سے-----

وہ -----جنید بھائی ی میں نے کتے کی پونچھ پر دھاگہ باندھنے کی کوشش کی تھی---مگر وہ تو برا ہی مان گیا---”وہ دنیا جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر سجائے بولی-----

اس لمحے میرا دل چاہا اپنا سر کسی دیوار پر جاکر زور سے دے ماروں-----

وہ نو سال کی ہوچکی تھی مگر مجال ہے اسے ذرا بھی عقل آئی ی ہو۔۔۔۔بس قد ہی بڑھ رہا تھا اسکا۔۔۔۔۔

💞💞💞*********______*****

میں کالج سے اپنے دوستوں کے ساتھ لوٹ رہا تھا۔۔۔جب میری نظر گلی کے بچوں کے ساتھ مٹی میں کھیلتی ہوئی ی ایمن پر پڑئی ی۔۔۔۔

میں نہایت صفائی ی پسند تھا۔۔۔اور وہ تو جیسے کچرا رانی۔۔۔

وہ اتنے گندے حولیے میں رہتی تھی کے مجھے کبھی کبھار اس کے وجود سے گھن سی آنے لگتی۔۔۔

اس وقت بھی وہ ایک لال رنگ کی فراک جو مٹی میں آٹی تھی۔۔۔اور ڈاک نیلے رنگ کی جینز پہنے اپنے کھیل میں مگن نظر آرہی تھی۔۔۔۔

اس کے بال گردو آلود ----رنگت سخت دھوپ کے سبب سرخ و سیاہ ----

ویسے مزے تو جنید کے ہیں---جب دل چاہے بھابھی کو دیکھ لے---"میرے ایک دوست نے دانستہ طور پر مجھے چھیڑتے ہوئے کہا----

میرے سارے دوست مجھے ایسے ہی تنگ کیا کرتے تھے----

سب واقف تھے کے مجھے ایمن ایک آنکھ نہیں بھاتی----

ویسے دیکھ تو صحیح --کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں بھابھی------"دوست تو دوست ہوتے ہیں---سالے کمینے-----ایک ٹانگ کھینچے ----تو دوسرا کہاں پیچھے رہتا ہے -----دوسرا بھی دوسری ٹانگ کھینچنا اپنا فرض سمجھتا ہے----

دوسرے نے دبی دبی ہنسی ہنستے ہوئے مجھ سے کندھا ٹکراتے ہوئے کہا۔۔۔جس پر میں نے گھور کر دونوں کی جانب دیکھا۔۔۔۔

میں غصے سے ایک کندھے پر بیگ ٹانگے ایمن کی جانب بڑھا۔۔۔۔

اتنی دھوپ میں باہر کیا کررہی ہو؟؟" میں نے اس کا نازک بازو پکڑا کر کھینچتے ہوئے سیدھا کھڑا کیا۔۔۔پھر ابرو اچکاکر۔۔۔ غصے سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔جنید بھائی ی میں اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔"وہ دھیمے لہجے میں جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

میں نے کبھی غور نہیں کیا تھا کے وہ ہمیشہ مجھ سے بڑی تمیز سے بات کرتی۔۔۔وہ بھی دھیمے لہجے میں۔۔۔۔۔

یہ سارے لڑکے ہیں---- تم لڑکیوں کے ساتھ گھر میں جاکر کھیلو---- ”میں نے ڈپٹتے ہوئے کہا----

مجھے لڑکیوں کے ساتھ گڑیا گڈے والا کھیلنا اچھا نہیں لگتا----“وہ تیزی سے جواز پیش کرنے لگی---- ڈرئی ی نہیں تھی وہ میرے غصے سے ----

اور ڈرتی بھی کیسے ؟؟؟----ڈرنا تو اس نے سیکھا ہی نہ تھا----

اگر میں اسے ڈرانے میں کامیاب ہوجاتا آج----تو پورا خاندان پلس محلہ مجھے جھک جھک کر سلام کرتا----

کر رہی تھی---- PHD جہاں میں انجینئرنگ کا اسٹوڈنٹ تھا---- وہیں وہ گالیوں کی

ایسی ایسی گالیاں ----کے وہ آپ کو گالیوں کی ڈکشنری میں بھی نہ ملیں----

*****_____****** 

سحرش کی شادی میں جہاں خاندان کے بن بیاہے جوڑے نین مٹکا کر رہے تھے وہیں میں صدمے سے بیٹھا ایمن کو تک رہا تھا----

اچھے کپڑے پہنے کا ڈھنگ کہاں تھا اس بارہ سالہ لڑکی کو---۔ پسینوں سے شرابور حالت میں اِدھر سے اُدھر بھاگتی پھر رہی تھی---

شادی سے واپسی کے بعد تو میں نے احتجاج میں مزید اضافہ کردیا-----

امی جان کا وہی ہر بار کا تکیہ کلام --ابھی بچی ہے----جب بڑی ہوجائے گی تو دیکھنا کیسے روپ چڑھے گا---پورے خاندان کی لڑکیوں کو روپ رنگ میں پیچھے چھوڑ دے گی---تب مانو گے تم اپنی ماں کی پسند کو---وغیرہ وغیرہ----

****_____*****

جہاں دوسرے لڑکے اپنی منگیتروں کو اکیلے پاکر رومینس کرتے ---- وہیں میں ایمن کو اکیلے پاکر زبردستی پڑھنے بیٹھایا کرتا تھا----

بڑی مشکل سے میں نے اس کا ایک ٹائم مقرر کیا---جس میں وہ روز میرے گھر آکر ٹیوشن لیتی------

جس دن وہ نہ آتی میں خود ماموں کے گھر پہنچ جاتا-----

میں اپنی ہونے والی پارٹنر کو جاہل نہیں دیکھنا چاہتا تھا---اس لیے اس کی پڑھائی ی کا سارا ذمہ اپنے نازک کندھوں پر اٹھایا---کیونکے ماموں مامی تو اپنے لاڈپیار میں اسے جاہل بنا رہے تھے-----جو مجھے کسی صورت قبول نہیں تھا-----

💞💞💞💞*****_____****

جنید بھائی ی میرے ساتھ چلیں جلدی---"وہ گھر میں آندھی طوفان کی طرح بے دھڑک داخل ہوئی ی---میں کچن میں امی جان کے لیے چائے بنارہا تھا---وہ کچن میں آکر میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے بولی----

کیوں ؟؟---کیا ہوا ہے ؟؟--اب کس کا سر پھوڑ کر آرہی ہو ؟؟" وہ چودہ سالہ پتلی دبلی لڑکی چلتی پھرتی قیامت تھی----میں تو اسے کبھی کبھار ایٹم بم بھی کہ دیا کرتا تھا---کام ہی ایسے تھے محترمہ کے ---گلی کا کون سہ لڑکا تھا جس کے ساتھ اسکی لڑائی ی یا گالم گلوچ نہ ہوئی ی ہو-----

نہ جانے کتنوں کے سر پھاڑ چکی تھی وہ اب تک ----

لڑکیوں والی تو کوئی ی ادا تھی ہی نہیں اس میں----

اب اس کے بال کمر کو مکمل ڈھانپ لیا کرتے تھے----جنھیں وہ اکثر پونی میں قید رکھتی-----

دھوپ میں رہ رہ کر اسنے اپنا رنگ بالکل کالا کرلیا تھا---جبکے پیدائی شی گوری تھی وہ----

میرا رنگ برف کی طرح سفید تھا۔۔۔اس لیے جب کبھی وہ میرا ہاتھ تھامتی ۔۔۔مجھے اس کی رنگت دیکھ ۔۔۔۔شدید صدمہ ہونے لگتا۔۔۔۔۔اور منگنی توڑنے کا جنون پھر ایک بار جوش مارتا۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔وہ۔۔۔۔ آپ کے آم کے درخت پر کیریاں آگ ئی یں ہیں۔۔۔مجھے وہ توڑنا ہے۔۔۔مجھے پتا ہے اگر اس بار آپ کی بغیر اجازت کے توڑئی یں تو آپ مجھے ڈبل ٹیسٹ دے کر پوری رات ٹیوشن پڑھائی یں گے اس لیے شریف بچی بن کر آپ کی اجازت لینے آئی ی ہوں ساتھ ساتھ ڈنڈا بھی۔۔۔۔اب چلیں مجھے ڈنڈا دیں بڑا والا۔۔۔۔''وہ پوری بات جلدی جلدی بتانے کے بعد دوبارا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگی۔۔۔۔

چلیں ناں۔۔۔''وہ مجھے چائے کا چولھا تک بند کرنے کا موقع نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔رکو۔۔۔پہلے مجھے امی جان کو چائے دے کر آنے دو۔۔۔''میں نے تحمل سے جواب دیا جس پر وہ منہ بسور کر کچن کے سلپ پر چڑھ کر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

جلدی کریں ناں---"وہ روتو سہ منہ بناکر جلدی مچانے لگی----

میں امی کو چائے دے کر آرہا ہوں---پھر چلتے ہیں--"میں نے نرمی سے جواب دیا اور امی کو چائے دینے چلا گیا----

ابھی میں امی کو چائے دے کر کچن کی جانب لوٹ ہی رہا تھا کے مجھے ایمن کے زور سے چیخنے کی آواز آئی ی----

یہ کَیا کِیا تم نے کھرچن ؟؟---چائے چاہیے تھی تو مجھ سے کہ دیتیں---خود نکالنے کی کیا ضرورت تھی؟؟" اس کے چیخنے کی آواز سن ---جب میں کچن میں پہنچا--تو چائے کی دیگچی زمین بوس تھی اور ایمن کے پاؤں چائے گرنے کے سبب جل گ ئ ے تھے----

میں نے تیزی سے اسے اپنی باہوں کے حصار میں جکڑا---اور لاونج میں لاکر صوفے پر بیٹھایا----

مجھے اس لمحے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے نہیں میرے پاؤں جل گ ئی ے ہوں---میں اس سے زیادہ تڑپ رہا تھا-----

تمھیں کپ میں چائے نکالنا تک نہیں آتی ؟؟--حد ہے تمھارے پھوہڑ پن کی بھی----تمھاری عمر کی لڑکیاں پورا گھر سنبھال رہی ہیں----اور تمھارا تو بچپنہ ہی ختم نہیں ہورہا----"مجھے واقعی نہیں پتا---مجھے اس وقت کیا ہوگیا تھا--میں اسے غصے میں بس ڈانٹے چلے جارہا تھا----

شاید اس وقت مجھے اس سے زیادہ خود پر غصہ تھا---کے میں نے اسے کچن میں اکیلا چھوڑا ہی کیوں----

میں اسکے پاؤں پر کریم لگاتے وقت مسلسل اسے ڈانٹتا رہا---وہ بھی چپ چاپ سنتی رہی----

بڑی بلا کی ڈھیٹ لڑکی تھی وہ --اتنی ڈانٹ سننے کے باوجود بھی اس کی آنکھوں میں ایک آنسو کا قطرہ نہ تھا ---جبکے اگر اس کی جگہ کوئی ی اور لڑکی ہوتی تو اس وقت دھاڑئے مارمار کر رونے لگتی---

****______******💞💞💞

میں نے جاب کرنا اسٹارٹ کردیا تھا ---ساتھ ساتھ اپنی ایک

C. V

امریکہ کی ایک مشہور کمپنی میں بھی بھیجی تھی----مجھے یقین تھا میری قابلیت انھیں مجبور کردے گی مجھے اپنی کمپنی میں بلانے پر-----

میری جاب کا ابھی دوسرا ہی ہفتہ تھا کے میرے باس کی بیٹی نے مجھے سامنے سے دوستی کی آفر کی---وہ بہت خوبصورت تھی-----میں نے بھی فورا قبول کرلی ----

ایمن کے بھائی ی کی شادی تھی ------میں نے اس میں اپنے باس کی بیٹی کو انوائی نٹ کیا-----

میں نے ایک دوست کی حیثیت سے ہی اپنے فیملی فنکشن میں انوائی نٹ کیا تھا اسے---مگر مجھے کیا خبر تھی امی جان اور میرے سارے خاندان والے اس کا غلط مطلب اخذ کرلیں گے----

جسے فرق پڑنا چاہیے تھا اسے تو رتی برابر بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا-- وہ تو مگن تھی اپنی ہی دنیا میں----مگر باقی سب آگ بگولہ ہوئے جارہے تھے ---کے میں ان کی لاڈلی کا حق کیسے کسی اور کو دینے کی سوچ رہا ہوں؟؟----

میں چیر پر بیٹھا ہوا تھا---میرے تقریبا سارے ہی کزنز ڈانس فلور پر تھے ----ایمن بھی ----وہ اپنی خالہ کی بیٹی کے ساتھ ڈانس کررہی تھی---

میرے ہاتھ میں کولڈرنگ کا گلاس تھا۔۔۔۔میں کھرچن کو دیکھنے میں اتنا مصروف تھا کے وہ گلاس کب خالی ہوا مجھے خبر نہیں۔۔۔۔

اس کی کزن نے اس کی شہادت کی انگلی پکڑ کر اسے گول گول گھمایا۔۔ ۔۔وہ بہت خوش نظر آرہی تھی۔۔۔۔

میں بہت سیدھا سادہ سہ بندہ تھا۔۔لڑائی ی جھگڑوں سے جتنا ممکن ہوتا دور ہی رہنا پسند کرتا۔۔۔

میں آفس سے گھر لوٹ رہا تھا۔۔۔۔رات کافی ہوچکی تھی اس لیے گلی سنسان تھی ۔۔۔

میں نے بائیک اپنے گھر کے دروازے سے کچھ دور کھڑی کی۔۔۔میں جیسے ہی بائیک سے اترا۔۔۔پیچھے سے ایک لڑکے نے آکر گن میرے سر پر لگادی۔۔۔۔

کچھ ثانیوں کے لیے میرا ذہن خوف کے مارے مفلوج ہوگیا۔۔۔۔

اپنا موبائی ل اور والٹ دے---"اس نے رعب دار انداز میں کہا---

اچھا دیتا ہوں---"میں واقف تھا ایسے لوگوں سے بحث کرنا بیکار ہے---

ویسے بھی میرے نزدیک ---جان ہے تو جہان ہے----

میں بغیر کسی مذمت کے اپنا سامان اسے دینے لگا----

اور بھی جو کچھ ہے وہ جلدی نکال---ورنہ گولی چلا دوں گا---"وہ دھمکی آمیز لہجے میں وارن کرنے لگا---

بھائی ی اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے میرے پاس---"میں نے سنجیدگی سے جواب دیا----

سیدھی شرافت سے نکال ورنہ گولی چلا دوں گا---"اسے شاید یقین نہیں آیا تھا میری بات پر ----اس نے نہایت سخت لہجے میں کہا---

ابھی میں مزید کچھ کہتا اس سے قبل ہی مجھے ایک زور دار چیخ کی آواز آئی ی----

میں پیچھے مڑا تو وہ ایک کم عمر لڑکا زمین پر اپنا سر پکڑے تڑپ رہا تھا----

یہ کَیا کِیا تم نے ؟؟" ------میں بری طرح شاکڈ ہوکر ایمن کو دیکھ رہا تھا---جو فاتحانہ انداز میں اس ڈکیت کے سر پر ہاکی اسٹک سے وار کر کے ---اسے زمین بوس کرچکی تھی----

میں نے کھڑکی سے دیکھا کے یہ آپ سے گن پوائی نٹ پر موبائی ل اور والٹ لے رہا تھا---اس لیے آپ کی مدد کرنے چلی آئی ی----"وہ تیزی سے جواب دہ ہوئی ی ---

دماغ خراب ہے تمہارا---- سمجھتی کیا ہو خود کو تم ؟؟؟----تمھارے اندر عقل نام کی چیز ہے یا نہیں ؟؟؟-----اگر دیکھ لیا تھا کے میں مشکل میں ہوں تو ماموں کو بھیج دیتیں یا ولید کو یا عماد کو ---پر نہیں---- خود محترمہ چلی آئی یں---اگر اس کے ساتھ کوئی ی اور ہوتا اور وہ پیچھے سے فائی رکردیتا تو ---یا یہ ہی تمھیں دیکھ کر فائی ر چلا دیتا تو---"میں غصے سے پاگل ہوئے

جارہا تھا۔۔۔کے وہ بے وقوف لڑکی اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر میری مدد کرنے آئی ہی کیوں؟؟۔۔۔۔۔۔

میرے چیخنے کے سبب لوگ تیزی سے گھروں سے نکلے۔۔۔۔

اب یہ کیَا حرکت تھی؟؟۔۔۔"میں ابھی اس پر چیخ ہی رہا تھا کے اس نے ہاکی سے پھر ایک بار زور سے اس لڑکے کی کمر پر وار کیا۔۔۔جس پر میں اور باقی سب اسے الجھ کر دیکھنے لگا۔۔۔۔

غلطی ہوگئی جو آپ کی مدد کرنے چلی آئی۔۔۔۔"یہ زندگی میں پہلی بار تھا جب کھرچن نے مجھے پلٹ کر جواب دیا تھا۔۔۔اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔اور جاتے جاتے بھی ایک زوردار لات اس لڑکے کے پیٹ پر ٹکاگئی۔۔۔۔

میں حیرت سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

********

میں آفس کے لیے نکل رہا تھا۔۔۔وہ سامنے اپنے دروازے پر کھڑی تھی۔۔۔اسکول کے یونیفارم میں۔۔۔

اس ڈکیتی والے واقعے کے بعد اس نے مجھ سے بات چیت بالکل بند کردی تھی۔۔۔۔

میں نے اسکی ناراضگی کو کوئی ی خاص اہمیت نہیں دی۔۔۔

بیٹا جنید ۔۔۔تم ایمن کو اسکول چھوڑ دو گے؟؟" مامی نے مجھے جاتا دیکھ ۔۔۔لچکدار انداز میں روکتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔وہ چادر اوڑھے تیار کھڑی تھیں ۔۔۔اگر میں منع کرتا تو وہ بیچاری خود اسے پیدل اسکول چھوڑ کر آتیں۔۔۔۔ویسے بھی ایمن کا اسکول میرے رستے میں ہی پڑتا تھا۔۔۔

انکار کرنے کا کوئی ی جواز بھی تو نہیں تھا میرے پاس۔۔۔۔میں نے ایک بار اس کھڑچن کی جانب دیکھا ۔۔۔۔جو مغرور انداز میں مجھے نظرانداز کررہی تھی جیسے میں اسے نظر ہی نہ آرہا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے مامی ---میں چھوڑ دیتا ہوں---"میں نے رسمی طور پر مسکراتے ہوئے کہا---

امی انھیں زحمت دینے کی کوئی ی ضرورت نہیں---اور ویسے بھی میں اکیلے جاسکتی ہوں---خواہمخواہ ہی آپ مجھے چھوڑنے جارہی ہیں آج کل----"وہ چڑتے ہوئے بولی----

ٹھیک کرتی ہیں مامی تمھارے ساتھ جاکر---آج کل حالات بہت خراب ہورہے ہیں----"میں تیزی سے جتاتے ہوئے بولا----

ہاں یہی تو میں اسے سمجھا رہی ہوں---مگر یہ میری سنتی کہاں ہے----"مامی سر پکڑے عاجزانہ انداز میں کہنے لگیں---

اس لمحے میرا دل بڑی شدت سے چاہا کے ان سے معصومانہ سوال آج کر ہی لوں----کے اُسے اِس مقام تک پہنچایا کس نے ہے ؟؟----

مگر پھر اپنے دل کی خواہش پر قابو پاتے ہوئے ----سر اثبات میں ہلاکر ان کی بات کی تائیید کرنے لگا---

مامی نے اسے زبردستی میرے پیچھے بائیک پر بیٹھاکر ہی دم لیا----

پکڑ لو مجھے ورنہ گر جاؤ گی----"وہ ناراضگی کے سبب مجھے بغیر پکڑئے بائیک پر بیٹھی تھی----میں نے اسکی جانب ہلکا سہ منہ موڑ کر --آہستگی سے مگر حاکمانہ انداز میں کہا----

مجھے لگا تھا شاید اس بار بھی کوئی ی پلٹ کر جواب آئے گا---مگر ایسا نہ ہوا---اس نے خاموشی سے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ لیا-----

میرے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھرئ ی----

♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ *****____****

ایک دن میں اپنے گھر میں سیل پر بات کرتے ہوئے داخل ہوا۔۔۔۔باتوں میں ، میں اتنا مگن تھا کے اپنی عادت کے مطابق بلند آواز سے سلام نہ کیا۔۔۔۔۔

اچانک لاونچ سے گزرتے ہوئے میرے قدم رکے ۔۔۔۔۔

وہ دشمنِ جاں لال رنگ کی ساڑھی ۔۔۔۔جو میری امی کی تھی ۔۔۔۔اسے پہنے اتراتے ہوئے لاونچ میں کیٹ واک کررہی تھی۔۔۔۔۔

میری امی کی ساڑھی میں وہ واقعی بہت جچ رہی تھی۔۔۔۔

اک دو ثانیوں کے لیے میرے دل نے اسپیڈ پکڑئی ی۔۔۔۔

چہرے پر ازخود ہی بڑی سی مسکان رقصا ہوئی ی۔۔۔۔

اس وقت میں اس پر سے اپنی نظریں ہٹانا بھول گیا تھا۔۔۔۔

سیل کی دوسری جانب سے ہیلو ہیلو کی آواز نے میرے حواس بحال کیے----"ہ---ہاں ---کیا؟؟؟---کیا کہا تو نے ؟؟" میں نے آہستگی سے بوکھلاکر جواب دیا

کہاں غائب ہوگیا تھا ؟؟----کب سے ہیلو ہیلو کررہا ہوں "دوسری جانب سے کیے جانے والے سوال کا اُس لمحے میرے پاس کوئی مناسب جواب نہ تھا----

اسے دیکھا ہوا --- میں دبے پاؤں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا----

مجھے بہت حیرت ہوئی تھی کے اسے کب سے لڑکیوں والے شوق لگ گئے ؟؟---لیکن پھر خوشی بھی ہوئی کے چلو دیر سویر ہی صحیح --- محترمہ میں لڑکیوں والا کوئی گُھن تو جاگا-----

*****______****** 💞💞💞💞

آج ایمن کی سالگرہ تھی ------ہر سال کی طرح ماموں نے اسکی سالگرہ پر ایک بڑی پارٹی رکھی تھی----

اس کی ناراضگی ابھی بھی برقرار تھی یہی وجہ تھی کے اس نے اپنے

16th

سالگرہ پر مجھ سے کسی خاص تحفے کی ڈیمانڈ نہیں کی تھی-----

اس کے لیے جب میں مارکیٹ سے گفٹ لینے گیا تو ناجانے کیوں لال رنگ کی ایک خوبصورت سی ساڑھی خرید لایا----

مگر پھر اسے تحفے کے طور پر دینے کی ہمت نہیں ہوئی ی----اس لیے اُس ساڑھی کو میں نے اپنی الماری میں رکھ دیا----

آج تو دل تھام لو جنید "ناجانے کیوں آج ہر دوسرا بندہ مجھے یہی کہ کر چھیڑ رہا تھا-----

جنید آج تو بجلیاں گرنے والی ہیں تم پر---"سحرش کونی مار کر شوخی سے بولی-----

میں اس کی بات سن--- نا سمجھی سے مسکرا دیا----

میری نظریں ایمن کو ہی ڈھونڈ رہی تھیں---کے اچانک میری کمر سے کوئ ی ٹکرایا--- جیسے ہی میں پیچھے مڑا----لگا سانس تھم گ ئی-----

وہ ایمن تھی ---ہاں --مگر مجھے تو کوئ ی حور لگی----

وہ بے دیھانی سے سیل میں نظرئ یں جمائے چلتی ہوئ ی آرہی تھی کے سامنے سے مجھ سے ٹکراگ ئی----اس کی پیشانی میری کمر سے مَس ہوئ ی تھی----

وہ سوری کرتی اس سے قبل اسکی نگاہ مجھ پر پڑئ ی---نگاہوں میں خفگی ابھی بھی عروج پر تھی----

میں تو اس کے حسین چہرے سے نظریں ہٹانا ہی بھول بیٹھا تھا۔۔۔

وہ سفید رنگ کی خوبصورت سی نیٹ کی فراک اور چوڑیدار پاجامے میں ملبوث تھی۔۔۔اس نے سیدھے شانے پر نیٹ کا دوپٹہ سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔

آج پہلی بار اس نے اپنی زلفیں پونی سے آزاد کر رکھی تھیں۔۔۔جو اسکے حُسن کو مزید دوبالا کر رہی تھیں۔۔۔

زندگی میں پہلی بار وہ لڑکیوں کی طرح میک اپ کیے ہوئے تھی۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر آتشی رنگ کی لپ۔اسٹک لگی تھی ۔۔۔۔
جنھیں دیکھ مجھے سانس لینے میں دشواری ہونے لگی ۔۔۔

اچانک سے مجھے شدید گرمی کا احساس ہونے لگا۔۔۔۔

میں نے زندگی میں ایسا پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا جو آج کررہا تھا ----

وہ لڑکی واقعی سر تا پاؤں مجھ پر بجلیاں گرا رہی تھی ----

ہیپی برتھ ڈے کھرچن ---- ''وہ بغیر کچھ کہے --- منہ بگاڑ کر مجھے گھورتی ہوئی ی ابھی پلٹ کر جانے ہی لگی تھی کے میں نے اس کا ہاتھ تھام کر نرمی سے اُسے برتھ ڈے وش کیا-----

شکریہ'' نہایت رسمی انداز میں جواب آیا تھا مقابل کی جانب سے-----

کچھ اور کہنا ہے آپ کو ؟؟'' اس نے ابرو اچکا کر سنجیدگی سے استفسار کیا--- جس پر میں نفی میں گردن کو جمبش دینے لگا---

تو اب ہاتھ چھوڑیں'' اس نے تیزی سے مجھے دیکھ--- منہ بسورتے ہوئے کہا------

جس پر میں نے اسکا ہاتھ اپنی قید سے آزاد کیا---وہ الگ بات ہے دلی طور پر میں بلکل بھی چھوڑنے کے حق میں نہیں تھا-----

جب ایمن کیک کاٹ رہی تھی تب میری نگاہیں آس پاس کی ہر چیز سے بیگانی ہوکر صرف اسکے وجود کا طواف کررہی تھیں----

آج ناچاہتے ہوئے بھی مجھے یہ ماننا پڑ رہا تھا کے امی جان کا فیصلہ غلط نہیں تھا----

یہ تمھارا تحفہ---"ہال میں تو موقع ملا ہی نہیں اسے تحفہ دینے کا---اس لیے جب ہال سے گھر واپس آرہے تھے تو میں نے ایمن کو اپنے ساتھ بائیک پر بیٹھا لیا---سب کزنز اور رشتے داروں کی بائیکس آگے پیچھے چل رہی تھیں---اس لیے راستے میں بھی اسے تحفہ دینے کا موقع نہیں مل سکا---

پھر میں نے اچانک اپنی بائیک کی اسپیڈ بڑھائی ی---اور سب سے پہلے ایمن کو لے کر گھر پہنچا---وہ بائیک سے اتر کر ابھی جانے ہی لگی تھی کے میں نے اسکی نازک کلائی ی کو تیزی سے اپنی گرفت میں لیا-----اور اس کے ہاتھ میں پیسوں سے بھرا لفافہ رکھ دیا----

اس لفافے میں میرے پورے مہینے کی سیلری تھی---

اب ایسی بھی کیا ناراضگی ؟؟۔۔۔بندہ کم از کم سامنے والے کا تحفہ دینے پر شکریہ ہی ادا کردیتا ہے۔۔۔۔“اس نے ایک بار عجیب نگاہ سے لفافے کو دیکھا۔۔۔اس لمحے اسکی آنکھوں میں کچھ تھا جو میں پڑھ نہیں پایا۔۔۔۔اس نے ایک بار شکوئے بھری نگاہ سے میری جانب دیکھا اور پھر تیزی سے اپنے گھر کی طرف بڑھ گ ئی۔۔۔۔۔اس کے اتنے ٹھنڈے ری۔ایکشن کی مجھے امید نہیں تھی۔۔۔۔

مجھے تو لگا تھا وہ لفافہ جلدی سے کھولے گی ۔۔ جیسے عیدی کا لفافہ کھولتی ہے۔۔۔۔پھر لفافہ میں موجود رقم گنتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں گی ۔۔۔پھر وہ اپنی حیرت کا اظہار لفظوں میں کرئے گی ۔۔۔۔مگر ۔۔۔۔یہاں تو محترمہ نے کھولنا تک گوارہ نہ کیا۔۔۔۔

میں لٹکے ہوئے منہ کے ساتھ ابھی پلٹا ہی تھا کے باقی گھر والوں کی بائیکس آکر ماموں کے گھر کے سامنے رکنے لگیں۔۔۔۔

سب کو علم تھا کے ہمارے درمیان کافی وقت سے بات چیت بالکل بند ہے۔۔۔۔۔

اس لیے آتے ہی سب نے مجھ سے آنکھوں کے اشاروں میں پوچھنا شروع کردیا کے بات بنی ؟؟

مگر میرا تو موڈ بری طرح اف ہو چکا تھا۔۔۔۔میں نے سب کی نظروں میں اٹھتے ہوئے سوالات کو مکمل اگنور کیا ۔۔۔اور اپنے گھر کی جانب بائیک موڑی۔۔۔۔

*****______******♡♡♡

اس کے میٹرک کا امتحان دیتے ہی میں نے امی جان سے اپنی شادی کی خواہش ظاہر کی۔۔۔۔ساتھ ساتھ چھوٹی سے منگنی کی تقریب کی بھی۔۔۔جس میں ، میں اسکے ہاتھوں میں اپنے نام کی انگوٹھی پہنا سکوں۔۔۔

میں چاہتا تھا اسے علم ہو کے وہ میرے نام سے بچپن سے منسوب ہے۔۔۔۔

میرے بہت ارمان تھے جیسے ہر کنوارے لڑکے کے ہوتے ہیں۔۔۔

اس سال میں اسے عیدی بھجوانا چاہتا تھا-----

میں بہت مطمئن تھا اب اپنی امی جان کے فیصلے سے----

امی ابو میری خواہش ظاہر کرنے کے کچھ دنوں بعد ہی ماموں کے گھر چلے گ ئ ے بات کرنے---

میں آفس سے واپس لوٹا تو امی جان کو بہت افسردہ پایا----

کیا ہوا خیرت ؟؟" میں نے پریشان ہوکر امی جان کے برابر میں بیٹھتے ہوئے استفسار کیا----

خوش ہوجاؤ تم---بلکے مٹھائیاں باٹو----تمھاری دلی تمنا پوری ہونے جارہی ہے ---"امی جان تو میرے پوچھتے ہی بن بادل برسات کی طرح برس پڑ ئ یں تھیں---مجھے سمجھ نہیں آیا وہ کیوں مجھے جل ککڑی سنائے چلی جارہی ہیں----

ابو خیریت ؟؟--کیا ہوا ہے ماموں کے یہاں ؟؟" میں نہایت تجسس سے ابو کی جانب متوجہ ہوکر پوچھنے لگا----

ابو سر جھٹک کر--- افسردہ لہجے میں بولے----"ایمن نے صاف انکار کردیا ہے تمہارے رشتے سے----کہ رہی ہے اسے تم بالکل پسند نہیں---وہ اپنی ہم عمر لڑکے سے شادی کرئے گی تم جیسے انکل سے نہیں---"ابو کے الفاظ تھے یا ایٹم بم ----

مجھے کھرچن کی جانب سے اس قدر تذلیل آمیز جواب کی ذرہ برابر بھی توقع نہ تھی----

تو منگنی توڑ دی انھوں نے ؟؟" میں نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا---

بس میرا سوال پوچھنا گناہ ہوا تھا-----امی جان پھر جو گرجی ہیں------- الامان و الحفیظ

ارے کیا ہوگیا ہے بیگم صاحبہ ؟؟ تم اس پر کیوں غصہ ہوئے جارہی ہو ؟؟" ابو نے نہایت سخت لہجے میں امی کو دیکھ کہا----

تو کیوں ناں کہوں ؟؟ ---- یہ شروع سے کتنا برا رویہ رکھتا تھا میری بھتیجی کے ساتھ--- یہ تو ہونا ہی تھا---اب خوش ہوجاؤ تم-----ٹوٹ رہی ہے یہ منگنی---"امی جان مجھے خاصہ جتاتے ہوئے طزیہ کہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی یں------

کیا واقعی ؟؟" میری زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی میرا---مجھے بولتے ہوئے بھی ڈر لگ رہا تھا----

ابھی تمھارے ماموں نے کوئ ی صحیح جواب نہیں دیا---کہ رہے ہیں ایمن کی رضامندی کے بغیر اس بات کو آگے نہیں بڑھائ یں گے----ساتھ ساتھ معافی بھی مانگ رہے تھے کے غلطی کردی ایمن کی چھوٹی عمر میں تم سے منگنی کر کے----"ابو مجھے ماموں کا دیا جواب جو تقریبا انکار تھا--- سنا کر--- باہر کی جانب چل دیے-----

میں واقف تھا ایمن کتنی لاڈلی ہے ---اگر وہ راضی نہ ہوئی ی تو یہ منگنی جلدی ٹوٹ جائے گی----

مجھے ایمن کے الفاظوں نے شدید رنج میں مبتلا کردیا تھا---میں پوری رات بستر پر کروٹیں بدلتا رہا---

میں کسی کو اپنا حالِ دل بیان نہیں کرسکتا تھا کے میں اس وقت کتنی اذیت سے دوچار ہوں---

دوسرے دن سب سے پہلے میرے سب سے جگری دوست پلس کزن شاہزین کی کال آئی ی----وہ مجھے خوب مبارکباد دے رہا تھا------

مجھے یقین نہیں آرہا تھا ایک کے بعد ایک کال صرف مجھے مبارکباد دینے کے لیے آرہی تھی----

لوگوں کی نظر میں ، میں اپنی آن چاہی منگنی سے آزاد ہونے والا تھا---

جبکے میرے دل کی دنیا تو اجڑی اجڑی معلوم ہورہی تھی---

میں اپنے دل سے باربار سوال کررہا تھا کے دس سال سے جس منگنی سے جان چھڑانے کے پیچھے پڑا تھا---اب جب وہ ٹوٹ رہی ہے تو مجھے خوشی کیوں محسوس نہیں ہورہی ؟؟---کیوں میں رنجیدہ ہوں؟؟---

کیا اس کی وجہ ایمن کی جانب سے منگنی توڑنے کا عمل ہے ؟؟---شاید میری ایگو ہرٹ ہورہی تھی اِس بات سے کے اُس لڑکی نے ---جسے میں ایک آنکھ بھر کر دیکھنا پسند نہ کرؤں --مجھے انکل )کہ کر ٹھکرا دیا تھا--------(

فلحال امی جان مجھ سے سخت ناراض رہ رہی تھیں---

میں نے کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا کے مجھ جیسے ہینڈسم لڑکے کو ایمن جیسی لڑکی پسند نہیں کرئے گی----

دلی کیفیت دن گزرنے کے ساتھ ساتھ سوگوار ہوتی جارہی تھی ---اوپر سے گھر آمنے سامنے ہونے کی وجہ سے میرا اور اسکا اکثر و بیشتر سامنا ہوجاتا----

بڑی بلا کی ڈھیٹ تھی وہ -----مجھے دیکھ کر کبھی بھی نظریں نہیں چوراتی تھی ----بلکے اتنے دھڑلے سے مجھے گھورتی جیسے میں اُس کے پیسے چھین کر بھاگا ہوں----

کبھی کبھار تو مجھے اپنا آپ مجرم محسوس ہوتا-----

*****_____*****

اتوار کا دن تھا ---میں ایسے ہی لیپ ٹائی پ پر اپنی ای۔میلز چیک کررہا تھا کے اچانک میری نظر امریکہ کی مشہور کمپنی کی جانب سے آئی ی ہوئی ی جوابی ای۔میل پر پڑئی ی----

یہ وہی کمپنی تھی جہاں میں نے چند سال پہلے اپلائے کیا تھا-----

اس وقت مجھے اس نوکری کی واقعی بہت ضرورت تھی ---وجہ مالی حالت نہیں ----بلکے اس دشمنِ جاں کا باربار ہونے والا سامنا تھا----جو میری روح تک کو تڑپا دیتا تھا----

ابھی منگنی ٹوٹی نہیں تھی مگر میرے نزدیک بچنے کی کوئی ی امید بھی نہیں تھی----

میں نے جلد سے جلد اپنے سارے ڈاکومنٹس بنوائے اور امریکہ چلا گیا-----

میں ایک ریسٹورنٹ میں اکیلا بیٹھا کھانا کھارہا تھا جب مجھے ڈیڈ کی کال آئی ی----

رسمی سلام دعا کے بعد انھوں نے کہا "بیٹا جنید تمھارے ماموں آج گھر پر آئے تھے ---"بس ان کے اتنا کہتے ہی میرے دل نے اسپیڈ پکڑ لی----سچ کہوں تو میں بہت ڈر گیا تھا---

کی---کیوں؟؟---"بمشکل اتنے ہی الفاظ ادا ہوسکے میرے منہ سے----

"وہ---    "

ڈیڈ کی ہچکچاہٹ مجھے مزید خوفزدہ کررہی تھی---

وہ---دراصل بات ختم کرنا چاہ رہے تھے---وہ زبردستی نہیں کرنا چاہتے ایمن کے ساتھ ---اس لیے چاہ رہے ہیں کے معاملہ ختم کردیا جائے---مگر----ساتھ ساتھ وہ ہمارے درمیان رشتےداری خراب ہونے سے بھی ڈر رہے ہیں---اس لیے وہ چاہتے ہیں کے سب کی رضامندی سے یہ معاملہ طے پائے----"ڈیڈ کے الفاظ تھے یا ایٹم بم----مجھے اک دو ثانیوں کے لیے لگا جیسے میرے ارگرد اندھیرا چھا گیا ہے---ذہن مفلوج ہوگیا----

میں جانتا تھا میرے والدین نے اپنی رضامندی دے دی ہے---مجھے تو صرف رسمی طور پر انفارم کیا جارہا ہے-----

مطلب حد ہے یار---میری زندگی ہے---مگر کوئی ی مجھ سے پوچھنے والا نہیں----

امی جان نے اچھا مزاق کیا میرے ارمانوں کے ساتھ---پہلے تو اٹھا کر ایک چھ سالہ بچی سے میری منگنی کردی ---مجھے دس سال انتظار میں بیٹھایا گیا کے وہ کلی سے گلاب بنے ----اب ----جب وہ گلاب بن گ ئی -----تو اسے میں عمر میں بڑا لگنے لگا----

میں نے نہیں سنا ڈیڈ نے اور مزید کیا کہا----میں بس وہاں سے اٹھا--اور اپنے اپارٹمنٹ چلا آیا-----

واش روم میں آکر نا جانے کیوں پاگلوں کی طرح بار بار منہ دھونے لگا---ہر بار اپنا منہ دھونے کے بعد آئی ینے میں کھرچن کی نگاہ سے اپنا جائ زہ لیتا----کیا میں واقعی دکھنے میں بہت عمر رسیدہ لگنے لگا ہوں ---کے وہ مجھے (انکل )کہ رہی ہے----اور مجھ سے شادی کے لیے تیار نہیں---

میں ایک ہفتے تک شدید صدمے میں رہا----

اس دوران میں اپنے کمرے میں ---بیڈ پر بے ست سہ پڑا رہا---نہ دن کا ہوش نہ رات کی خبر----

میں واقعی واقف نہیں تھا اپنے دلی جذبات کو لے کر----

مجھے نہیں خبر ---کب وہ میرے دل کی گہرائیوں میں اتری ----کب میری ناپسندیدگی----پسند میں بدلی ----

گھر والوں اور رشتے داروں کی اس دوران بہت کالز آئی یں---مگر میں نے کسی کی کال ریسیو نہیں کی---یہاں تک کے ایک دو بار ماموں کی بھی آئی ی----

وقت سب سے بڑا مرہم ہے --

--ایک سال تک میں نے کسی سے کانٹیکٹ نہیں کیا-----یہاں تک کے اپنے والدین سے بھی نہیں---میں شدید ناراض تھا اپنی امی جان سے----

****_____******

مجھے تو لگتا تھا کے تم خوش ہوجاؤ گے منگنی کے ختم ہونے سے-----کیا وہ تم نہیں تھے جو ہر وقت منگنی توڑنے کی مجھ سے ضد کیا کرتے تھے؟؟-----"میں ڈیڈ کی ای۔میلز ضرور پڑھا کرتا تھا---وہ الگ بات تھی جواب نہیں دیتا تھا-----ڈیڈ نے اس بار اپنی ای۔میل میں لکھا کے امی جان آج کل بہت بیمار رہ رہی ہیں---اور بہت دکھی بھی----اس لیے ایک بار ہی صحیح---میں ان سے کال پر بات کرلوں---امی جان کی طبیعت کا سن کر میرا دل بے چین ہوگیا---پھر میں نے امی جان کو خود سے کال کی------امی جان کے سوال نے مجھے شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں اتار دیا----

اس لمحے میں سوچ میں پڑھ گیا کے میں کیوں غصہ ہوں امی جان سے؟؟---دیر سویر ہی صحیح----ہوا تو وہی جو میں چاہتا تھا------وہ الگ بات تھی----کے اس دیر نے میری چاہت ہی بدل دی-----

وہ امی جان نہیں تھیں جو منگنی توڑنا چاہتیں تھیں ---وہ میں تھا----

پھر کس بات کا غصہ دکھا رہا تھا میں انھیں ؟؟------

انھیں کیا خبر میرے جذبات کے تغیرات کی -----

پتا ہے ایمن ---"وہ ابھی کھرچن کے متعلق کچھ بولتیں اس سے قبل ہی میں غصے سے بھڑک اٹھا---میں اتنی دور اسی کے چکر میں بھاگ کر آیا تھا---یہاں آکر بھی اسی بلا کا تذکرہ نہیں سننا چاہتا تھا میں----

امی جان پلیز---مجھ سے اس کھرچن کے بارے میں آئندہ کوئی ی بات مت کیجیے گا---"میں نے نہایت سنجیدگی سے کہ کر کال کاٹ دی-----

مجھے نہیں علم وہ کیا بتانا چاہ رہی تھیں اس کھرچن کے بارے میں ---اور نہ ہی میں علم رکھنا چاہتا تھا-----

امی جان نے خاص مجھ سے ویڈیو کال پر بات کرنے کے چکر میں ن ئی ے سیل کی ضد پکڑ لی ----ڈیڈ میرے سیدھے سادے سے بندے ---انھیں یا امی جان کو کہاں آتا تھا یہ ٹچ اسکرین والے موبائی ل چلانا---یا ویڈیو کالز وغیرہ کرنا-----

******______*****

ایک دن میں اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا----کے اچانک مجھے ماموں کے نمبر سے ویڈیو کال آئی ی----

ناجانے کیوں دل میں پہلا خیال کھرچن کا آیا----

میں نے بغیر کچھ سوچے سمجھے کال ریسیو کرلی-----

کال ریسیو ہوتے ہی میری امی جان اسکرین پر نظر آنے لگیں۔۔۔۔میری نظر اس لمحے ٹھہر گ ئی۔۔۔۔پورے ایک سال اور چار مہینے بعد میں نے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔۔۔لگا جیسے اِس بے قرار دل کو سکون آگیا۔۔۔۔۔

میری آنکھیں بھر آئی یں۔۔۔۔۔میں اس لمحے اپنے جذبات کو بکھرتا ہوا محسوس کررہا تھا۔۔۔۔

مجھے کبھی نہیں لگتا تھا کے میں ایک جذباتی انسان ہوں ۔۔۔مگر اُس لمحے ۔۔۔میرا دل چاہ رہا تھا کے پھوٹ پھوٹ کر روں۔۔۔۔

بڑی مشکل سے اپنے بکھرتے جذبات کو سنبھالا ۔۔۔۔

دوسری طرف امی جان نے خوب زور زور سے مجھے دیکھ۔۔۔۔ رونا شروع کردیا تھا۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر گزرنے کے بعد میں نے امی جان کے پیچھے کے کمرے پر نظر دوڑائی ی۔۔۔۔وہ کھرچن کا کمرہ تھا۔۔۔۔۔

میں سمجھ گیا تھا کے اسی نے امی کو کال ملا کر دی ہے----

****_____*****

آج امی جان نے مجھ سے کال پر کہا کے اگر میری نظر میں کوئ ی لڑکی ہے تو میں انھیں بتادوں ---وہ اس کے لیے میرا رشتہ خوشی خوشی لے جائ یں گی----

تب سے اب تک کھڑکی کے پاس گم سم سہ کھڑا یہی سوچ رہا ہوں ---کے اس بات کا احساس مجھے آج ہوا ہے--- کے میں کتنا ایماندار بندہ ہوں ----میں نے اس آن چاہی منگنی کے بعد کبھی کسی لڑکی کی جانب نگاہ ہی نہ اٹھائ ی----پھر نظر میں رکھنا تو بہت دور کی بات ہے----

کڑتا تھا --جلتا تھا ---مگر نظر ہمیشہ اس کھرچن پر ہی رکھتا تھا -----

اب امی جان کو کیا بتاتا؟؟----

کاش یہ جملہ امی جان نے مجھ سے بارہ سال پہلے کہا ہوتا۔۔۔تو آج میں اتنی تکلیف میں نہ ہوتا۔۔۔۔

کچھ ماہ گزرتے ہی۔۔۔ امی جان نے مجھے لڑکیوں کی تصویریں دیکھانا شروع کردیں۔۔۔

مجھے ان میں سے ایک بھی سمجھ نہیں آتی تھی۔۔۔

پھر آخرکار امی جان نے تھک کر مجھ سے پوچھ ہی لیا۔۔۔کے مجھے کیسی لڑکی پسند ہے ؟؟۔۔۔

ان کے اس سوال پر میں الجھ کر رہ گیا۔۔۔ جتنی بار خود سے پوچھتا کے مجھے کیسی لڑکی چاہیے۔۔۔۔جواب میں کھرچن کا سراپا میری آنکھوں میں لہرا جاتا۔۔۔

وہ کوئی ی حسین پری نہیں تھی۔۔۔ایک سانولی سلونی سی لڑکی تھی ۔۔۔مگر میرا دل دھوکہ دہی کردے گا میرے ساتھ۔۔۔ میں نے یہ کب سوچا تھا؟؟۔۔۔

میں نے امی جان سے صاف کہا مجھے ایسی لڑکی چاہیے جو ہر وقت پونی باندھ کر رکھتی ہو۔۔۔۔۔۔ قمیض شلوار صرف تہواروں پر زیبِ تن کرتی ہو۔۔۔۔۔۔۔ مار پیٹ میں ماہر ہو ۔۔۔۔۔ سامنے والا ایک گالی دے تو وہ جواب میں دس لوٹائے اتنی بہادر ہو۔۔۔۔ ڈھٹائی میں اپنی مثال آپ ہو۔۔۔۔ چاہے پھر کچن کے کام سے بالکل ناواقفیت ہو۔۔۔۔قد لمبا ہو۔۔۔رنگت کالی بھی چلے گی۔۔۔۔۔رونے سے زیادہ رولانے پر یقین رکھنے والی ہو۔۔بس اتنی سی ڈیمانڈز ہیں میری۔۔۔۔۔۔۔

امی جان کو ناجانے کیوں لگا کے میں مزاق کررہا ہوں۔۔۔۔جبکے میں بہت سنجیدگی سے اپنی خواہش کا اظہار کررہا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤ ***********

میں خود کو حتی الامکان کام میں بیزی رکھنے کی کوشش کرتا۔۔۔۔یہاں تک کے گھر پر بھی آفس کا کام لے آتا۔۔۔۔اور آدھی رات تک کام میں مصروف رہتا۔۔۔۔۔

مجھے نیند نہیں آیا کرتی تھی ---

جب بھی تھک کر بیڈ پر لیٹتا ---یہ خیال جان نکالنے لگتا کے کھرچن انیس سال کی ہوچکی ہے ---اب ماموں نے اسکی منگنی اسکے ہم عمر لڑکے سے کردی ہوگی---کیا خبر شادی بھی ہوگ ئی ہو-----

بس اِس سے آگے میری سوچ کام نہیں کرتی تھی---مجھے لگتا ---میں شدتِ غم سے اگلا سانس نہیں لے سکوں گا----اس لیے تیزی سے اٹھ کر کھڑکی کی جانب بھاگتا----

کبھی کبھار میں خود سے الجھتا ---خود پر بہت غصہ کرتا---کیوں؟؟--کیوں میرے دل نے اس کھرچن کے معاملے میں دھوکہ دہی کردی میرے ساتھ؟؟-----کیوں اتنی مشکلات پیدا کردیں میرے لیے ؟؟---

مجھے اپنی دن رات کی محنت کا پھل آفس میں انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے مینیجر کے طور پر ملا---

مجھے ترقی ملی تھی ---گزشتہ چند سالوں میں یہ پہلی خوشی نصیب ہوئی ی تھی مجھے ----

ترقی کے ساتھ ساتھ مجھے امریکہ جیسے ملک میں اپنا ایک الگ لگژری اپارٹمنٹ اور کار دی گ ئی تھی----

تب میں نے ڈیڈ سے بہت ضد کی ---کے وہ اور امی جان امریکہ آجائی یں---میرے ساتھ رہنے ----

میں یہاں اکیلے رہ رہ کر تھک گیا تھا----

مگر وہ دونوں ہی اپنا ملک اور رشتے دار چھوڑنے کے لیے راضی نہ ہوئے----

****_____****** 💕 💕 💕 💕

چار سال بعد-----

آفس میں پانچ ن ئی ے انجینئرز کو ہائی ر کیا گیا تھا---جن میں سے دو لڑکیاں تھیں اور تین لڑکے -----

ممبرز کے سلیکشن کے دوران میں آفس کے کام سے ہی باس کے ساتھ جرمنی گیا ہوا تھا----

جب واپس آیا تو مجھے لسٹ پکڑا دی گ ئی--- میرے ڈیپارٹمنٹ کے نئے ممبرز کی----

میں اس وقت بہت بیزی تھا ایک ہوٹل کے پروجیکٹ کو لے کر ---اس لیے لسٹ چیک نہ کرسکا-----

جب کام سے فارغ ہوا ---تو ٹائ م چیک کیا---- ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا آفس ٹائم آف ہونے میں --میں نے سوچا کیوں ناں برائے راست اپنے ن ئی ے ممبرز سے مل آؤں---

یہی سوچ کر میں اپنے آفس سے نکلا---

مگر پھر اچانک مجھے باس کی کال آئی ی ---اور میں نے ن ئی ے ممبرز سے ملنے کا پلین دوسرے دن کے لیے ملتوی کردیا----

*****______*****💞💞💞

گڈ مارننگ سر" آج ن ئی ے اور پرانے تمام ممبرز کی میٹنگ رکھی گ ئی تھی ----میں باس کے ساتھ میٹنگ روم میں داخل ہوا -----میں ہر بار کی طرح ان کے برابر والی سیٹ پر بیٹھا----اپنے رعب دار انداز میں---

میں نے اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہی لیپ ٹائی پ اون کیا---

نیو ممبرز ایک ایک کر کے اپنا مختصر تعارف پیش کررہے تھے ---

میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا تعارف بھی سن رہا تھا---

اچانک ایک جانی پہچانی آواز میرے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی -----

مجھے اپنی سماعت پر ذرا بھی یقین نہیں آیا تھا اس لیے تیزی سے منہ اٹھاکر--- آنے والی نسوانی آواز کی سمت دیکھا----

"میں بے یقینی کے عالم میں بے ساختہ بولا--- "کھرچن----

مجھے واقعی یقین نہیں آرہا تھا اپنی آنکھوں پر ----وہ ایمن تھی ---ہاں ---کوئی ی خواب نہیں----مگر جو آج حیقیت تھا وہ تو کبھی خوابوں و خیالوں میں بھی نہیں گزرا تھا----

ایمن عرف میری کھرچن----امریکہ کی مشہور کمپنی میں --- حتی کے میرے ہی ڈیپارٹمنٹ کی ممبر کے طور پر اس وقت میرے سامنے بڑے بھرم سے بیٹھی ہوئی ی تھی ----

میرا اسے کھرچن کہنا ---وہاں بیٹھے کسی انگریز کے پلے نہیں پڑا تھا---البتہ ایمن مجھے کھاجانے والی نگاہ سے ضرور گھور رہی تھی----

واٹ؟؟---"باس نے الجھ کر میری جانب دیکھ کہا---"
میں نے تیزی سے نفی میں گردن کو جمبش دی----

پوری میٹنگ میں ---میں اسے ہی بے یقینی سے دیکھتا رہا---اور یقین کرنے کی کوشش کرتا رہا کے واقعی آج وہ میرے سامنے موجود ہے ---

وہ سفید رنگ کی شرٹ اور پینٹ میں ملبوث تھی----بال عادت کے مطابق پونی میں قید تھے----ایک ہاتھ میں گھڑی ---اور دوسرے ہاتھ میں اس نے پین پکڑا ہوا تھا----چہرے پر سنجیدگی نمایا تھی----

بالکل لائیٹ سہ میک-اپ اسکے چہرے پر چمک رہا تھا----

اس لمحے وہ سادگی میں بھی قاتل حسینہ لگ رہی تھی۔۔۔۔

ناجانے کیوں مگر دلی طور پر۔۔۔ میں مسرت سے سرشار ہوگیا تھا۔۔۔۔

چہرے پر بڑی سی مسکان رقصا تھی۔۔۔۔۔

میں بے صبری سے میٹنگ کے ختم ہونے کا ویٹ کرنے لگا۔۔۔۔

میں نے آنکھوں کے اشارے سے اسے رکنے کا کہا۔۔۔میٹنگ" اَلسَلامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَةُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ روم کے خالی ہوتے ہی میں اپنی جگہ سے اٹھ کر تیزی سے اس کی جانب بڑھا۔۔اور اسے بڑی محبت سے سلام کیا۔۔۔

اسے اچانک دیکھنے کی خوشی اِس قدر تھی کے میں یہ بھول ہی بیٹھا تھا کے اس لڑکی نے مجھے ریجیکٹ کیا تھا۔۔۔۔وہ بھی نہایت تذلیل کر کے۔۔۔۔

وَعَلَیْکُم السَّلَام "مقابل کی جانب سے ذرا بھی گرم جوشی کا ری۔ایکشن نہیں آیا تھا۔۔۔۔نہ ہی اس کی آنکھوں میں حیرت تھی مجھے دیکھ۔۔۔۔

جی ؟۔۔۔۔۔کوئی ی کام تھا آپ کو مجھ سے ؟؟" ۔۔۔۔۔اپنی کلائی ی پر بندھی واچ کو دیکھ۔۔۔نہایت بے زاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے مجھ سے استفسار کیا۔۔۔۔۔۔۔

کیا واقعی اسے ذرا سی بھی خوشی نہیں ہوئی ی تھی مجھے دیکھ کر ؟؟؟۔۔۔۔

آخر ہم اتنے سالوں بعد مل رہے تھے ۔۔۔اَن گنت سوال اس وقت میرے ذہن میں چل رہے تھے جو میں اس سے پوچھنا چاہتا تھا۔۔۔

کے وہ یہاں کیسے ؟؟۔۔۔کیا اس کی شادی ہوگ ئی ؟؟۔۔۔۔۔۔کیسے اس نے اجازت لی امریکہ جیسے ملک میں جاب کرنے کی ؟؟۔۔۔۔کیسے اسے آگے پڑھنے دیا گیا ؟؟۔۔۔۔بے ترتیب سوالات کا مجموعہ تھا میرے ذہن میں۔۔۔مگر اس کی بے زاری دیکھ۔۔۔ہمت ہی نہ ہوئی ی کوئی ی سوال کرنے کی ۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔"میں نے فقط اتنا کہا۔۔۔اور اپنے ہونٹ بھینچ لیے۔۔۔۔پھر اپنا لیپ ٹائی پ لینے کے لیے مڑ گیا۔۔۔جو میں اس کے چکر میں ٹیبل پر ہی چھوڑ کر آگیا تھا۔۔۔۔۔

جب میں لیپ ٹائی پ کے پاس پہنچا تو مجھے پیچھے سے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی ی۔۔۔۔میں اداس ہوکر۔۔۔پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

وہ چلی گ ئی تھی مجھے اکیلا چھوڑ کر۔۔۔۔بالکل اسی طرح۔۔۔جس طرح اس نے مجھے زندگی میں اکیلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

میں وہیں اکیلے کمرے میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کے آخر یہ لڑکی مجھ سے اتنی بے زار کیوں ہے ؟؟۔۔۔۔

منگنی کے علاوہ بھی ہمارے درمیان ایک رشتہ تھا۔۔۔۔۔

جب اسے منگنی کا علم نہیں تھا ۔۔۔تب بھی تو ہم بات کیا کرتے تھے ۔۔۔پھر اب کیوں نہیں ؟؟۔۔۔۔۔

اپنے دل کو میں نے کرچی کرچی ہوکر بکھرتا محسوس کیا۔۔۔۔

اگلے دن سے میں نے اسے بالکل اسی طرح ٹریٹ کیا جیسے دوسری اپنی جونیئر فی۔ میلز ممبرز کو کرتا۔۔۔۔۔

اس کا ڈیسک میرے آفس سے صاف نظر آتا۔۔۔۔ کبھی کبھار مجھے محسوس بھی ہوتا کے وہ مجھے دیکھ رہی ہے۔۔۔۔مگر میں اس کی جانب نظر نہ کرتا۔۔۔۔

*****______*******

میں لفٹ میں داخل ہوا ۔۔۔۔تو نظر سامنے لفٹ میں پہلے سے موجود کھرچن پر پڑی۔۔۔۔

ہم دونوں کے علاوہ لفٹ میں تیسرا کوئی ی نہیں تھا۔۔۔۔

میں اسی کے برابر میں ذرا فاصلے سے کھڑا ہوا۔۔۔۔

میں نے ایک ہی نظر میں اس کا سر تا پاؤں جائزہ لیا تھا۔۔۔وہ سفید رنگ کی شرٹ اور اس پر بلیک پینٹ کوٹ زیبِ تن کی ہوئی ی تھی۔۔۔۔۔اتفاقی طور پر میں نے بھی آج سفید شرٹ اور اس پر بلیک پینٹ کوٹ پہن رکھا تھا۔۔۔۔اس کے سیدھے ہاتھ کی کلائی ی میں بلیک رنگ کی واچ تھی ۔۔۔جیسے میرے ہاتھ میں تھی۔۔۔۔

اس کا قد پہلے ہی کافی لمبا تھا۔۔۔اوپر سے اس نے ہیل پہن رکھی تھی ۔۔۔جس کے سبب وہ میرے کان کی لو کے برابر آرہی تھی ۔۔۔۔

اُس لمحے ۔۔۔۔مجھے پہلی بار محسوس ہوا ۔۔۔وہ مقابل سمت کھڑی ہے میرے۔۔۔۔۔جیسے مجھ سے برابری کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔

بلکے چاہ نہیں رہی ---وہ اُس وقت وہی کررہی تھی-----بس میں نے سمجھنے میں دیر کی----

مگر کیوں؟؟-----اسے مجھ سے برابری کرنے کی کیا ضرورت ؟؟---میں الجھ کر رہ گیا تھا---

وہ مغرور لڑکی اکڑ کر خاموشی سے کھڑی رہی ---

وہ کھڑچن واقعی پتھر کا دل لے کر پیدا ہوئی ی تھی ---

اس کے لہجے یا رویے میں ذرا بھی لچک نہیں آتی تھی میرے لیے -----بلکے وہ مجھے ایسے ٹریٹ کرتی جیسے جانتی بھی نہ ہو-----

لفٹ کے رکنے پر ہم ایک ساتھ ہی لفٹ سے نکلے ----تب میں نے غور کیا وہ میرے قدم سے قدم ملا کر چل رہی ہے-----

اس وقت میری آنکھوں میں بچپن والی کھرچن کا سراپا گھومنے لگا۔۔۔میں نے اپنے دل سے پوچھا۔۔۔کیا میرے قدم سے قدم ملاکر چلنے والی یہ لڑکی وہی ہے ۔۔۔جس سے مجھے انس ہے ۔۔۔؟؟

میرے قدم از خود رکے ۔۔۔اور میں نے اسے خود سے آگے جانے دیا۔۔۔۔کیونکے اس لمحے میرے دل نے صاف کہا ۔۔۔وہ میری کھرچن ہے ہی نہیں۔۔۔۔

میری کھرچن ایسی تھی ہی نہیں۔۔۔وہ تو جھلی سی لڑکی تھی ۔۔۔بلکے لڑکی کے بھیس میں غنڈا تھی ۔۔۔۔۔جسے دیکھ کر میں ہر وقت کڑھتا تھا۔۔۔مگر آج اسے ہی یاد کر کے مسکراتا ہوں۔۔۔

اس کی یادیں ہی تو ہیں بس میرے پاس۔۔۔

♡♡♡♡*******______*****

رمضان کا مبارک مہینہ اسٹارٹ ہوا------پہلے ہی دن اس نے طبیعت خراب ہونے کے سبب چھٹی لی-----

میرا دل بہت بے چین سہ ہوگیا----

مجھے لگا اسے ضرورت ہوگی میری----

پھر خیال آیا کہیں ایسا نہ ہو کے وہ ظالم مجھے اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہی نہ ہونے دے ----

مگر یہ دل ---کب مانتا ہے کسی کی ؟؟----ذہن کی دی ہوئی ی ہر دلیل کو رد کر کے---بس ایک ہی رٹ لگائے رکھی---اسے پوچھنے جانا چاہیے---شاید اسے میری ضرورت ہو-------اس کا میرے علاوہ اس اجنبی ملک میں ہے ہی کون؟؟؟-----

پھر کیا تھا ----میں بیچارہ---اپنے دل سے ہارا---پہنچ گیا افطاری کا سامان لے کر---اس کے اپارٹمنٹ----

دو تین بار نوک کرنے کے بعد دروازہ کھلا۔۔۔۔

میں اس وقت بہت ڈر رہا تھا اس کے ری۔ایکشن سے ۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔میں نہیں جانتا۔۔۔۔

جنید آپ۔۔۔"اس نے پہلی بار میرے نام کے ساتھ بھائی ی کا لفظ نہیں لگایا تھا۔۔۔۔جو مجھے ایک دو ثانیوں کے مکمل شاکڈ میں ڈال گیا تھا۔۔ ۔۔۔اس کی آواز میں آج نرمی تھی۔۔ہر بار کی طرح بے زاری یا جھنجھلاہٹ نہیں۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔وہ ۔۔۔وہ "مجھے یقین نہیں آرہا تھا خود پر۔۔۔۔میں جو کروڑوں اور اربوں کی ڈیل " کرتے وقت زبان میں کسی قسم کی کوئی ی لکنت محسوس نہیں کرتا ۔۔۔وہ آج اس کھرچن کے سامنے اپنی زبان کو اٹکتا ہوا پارہا تھا۔۔۔

اندر آ جائیں---افطاری کا وقت ہونے ہی والا ہے---"اس نے مجھے اندر آنے کی دعوت دی ---اور میں اثبات میں سر ہلا کر--اندر داخل ہوا----

یہ لو---"میں نے سامان کا بیگ اس کی جانب بڑھایا---

اس کی کیا ضرورت تھی؟؟--"اس نے رسمی طور پر کہا اور سامان لے کر کچن کی جانب بڑھ گئی----

میں خاموشی سے لاونج میں بیٹھا اسے کچن سے سامان لاتے اور ٹیبل پر سجاتے دیکھتا رہا----

طبیعت کیسی ہے اب تمھاری؟؟" میں نے نہایت فکرمند لہجے میں استفسار کیا----

اللہ کا بڑا کرم ہے----آپ کو تو پتا ہے ناں ----پہلا روزہ رکھ کر میں گھر سے باہر نہیں نکلتی---مجھے روزہ بڑی شدت سے محسوس ہونے لگتا ہے ---اس لیے آج کی چھٹی لی ----"اُس نے سامان رکھتے ہوئے--میری جانب دیکھ ----مسکراتے ہوئے جواب دیا----

بہت سالوں بعد---میں نے اسے مسکراتے دیکھا تھا----

اس کی مسکراہٹ نے میری ہمت بندھائی ی---اور میں کھڑا ہوکر اس کے پاس گیا---

میں افطاری لگا دیتا ہوں---تم بیٹھ جاؤ---''میں نے چیر کھسکا کر---اسے بیٹھنے کا کہا---

ہاں یہ اچھا آئی یڈیا ہے----''وہ تیزی سے چیر پر بیٹھتے ہوئے بولی---ایک لمحے کے لیے اسے دیکھ لگا میں اپنی پرانی کھرچن کو دیکھ رہا ہوں----

میں سر جھٹک کر مسکراتے ہوئے کچن کی جانب بڑھ گیا-----

سوری--''میں نے جوس کا جگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوکر---اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے---شرمندگی سے کہا----

مجھے اکثر یہی پچھتاوا مارتا تھا کے کاش میں اس پر اس رات چیخا نہ ہوتا۔۔۔کاش میں نے اسے ڈانٹے کے بعد معافی مانگ لی ہوتی۔۔۔۔کاش ۔۔۔میں اسکی ناراضگی کو اہمیت دیتا ۔۔۔اور اسے منالیتا۔۔۔تو شاید وہ مجھے نہ چھوڑتی ۔۔۔۔۔

بظاہر میں کبھی نہیں مانتا تھا مگر دل کے کسی کونے میں مجھے یہ گلٹ تھا کے میں نے کبھی کھرچن کے ساتھ صحیح رویہ نہیں رکھا تھا۔۔۔۔

میں نے ہمیشہ اپنی آن چاہی منگنی کا غصہ اس پر نکالا۔۔۔جبکے اس بیچاری کو تو علم بھی نہ تھا ہمارے درمیان کی نسبت کا۔۔۔۔

میں بس معافی مانگنا چاہتا تھا۔۔۔چاہے اس سے ہم دونوں کے درمیان کچھ بدلے یا نہ بدلے ۔۔۔۔۔

میرے معذرت کرتے ہی ۔۔وہ ہکا بکا نگاہوں سے مجھے تکنے لگی۔۔۔۔

کچھ دیر ماحول پر خاموشی طاری رہی----

کس لیے ؟؟" اس کے چہرے پر الجھن صاف ظاہر تھی---اس نے ابرو اچکا کر مجھے دیکھ استفسار کیا----

مانگنا تو بہت سی باتوں کے لیے چاہتا ہوں----مگر سرِفہرست اس آخری غصے کے لیے ہے --- جو ہم دونوں کے درمیان بات چیت بند کرنے کا سبب بنا----میں---"اچانک میں بولتے بولتے رکا----کیونکے میں نے زندگی میں پہلی بار اس لڑکی کی آنکھوں میں آنسو جھلکتے دیکھے ---

وہ تیزی سے اپنا چہرہ جھکا کر---آنسو صاف کرنے لگی----

میں بہت حیران تھا کھرچن کو روتا ہوا دیکھ----

ماضی میں ، میں اسے کتنا ڈانٹا کرتا تھا -- مگر مجال ہے اس کی آنکھوں میں کبھی آنسو کا ایک قطرہ بھی اترا ہو----

وہ لڑکی جو ڈھٹائی ی میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔وہ آج میری معذرت سن۔۔۔رو رہی تھی۔۔۔۔۔

سوری ۔۔۔مگر میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرؤں گی۔۔۔"وہ قطعی انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

کیوں ؟؟۔۔۔۔۔"میں تیزی سے احتجاجاً استفسار کرنے لگا۔۔۔ "

کیونکے یادوں میں رہنا چاہتی ہوں آپ کی۔۔۔چاہے گلٹ بن کر ہی صحیح۔۔۔اگر معافی دے دی آج آپ کو۔۔۔تو آزاد ہوجائی یں گے آپ۔۔۔"اس کا جواب سن۔۔۔میں الجھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

مجھے بالکل سمجھ نہیں آیا تھا وہ چاہتی کیا ہے مجھ سے ؟؟۔۔۔۔

وہ کیوں چاہ رہی تھی کے میں اسے ہمیشہ یاد رکھوں؟؟----

اس کا دماغ بچپن سے ٹھکانے پر نہیں ہے اس بات کا کبھی کبھار احساس ہوتا تھا مجھے-----مگر آج تو یقین ہوچلا تھا کے محترمہ عقل جیسی نعمت سے مکمل طور پر محروم ہیں--آخر کیوں چاہتی تھی وہ مجھ جیسے انکل کی یادوں میں رہنا؟؟----جس سے اس نے خود دس سال پرانی منگنی توڑی ----

میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا---بہت کچھ پوچھنا چاہتا تھا---مگر اس کے کہے اگلے جملے نے مجھے سکتے میں ڈال دیا----

"عید کے چوتھے دن شادی ہے میری ----بڑے ابو کے بیٹے دانش کے ساتھ---"

اگلے ہی لمحے میں نے اپنی آنکھوں میں ----اس کے سراپے کو دھندلا ہوتا پایا---

میری آنکھیں از خود ہی آنسو بہانے لگیں تھیں----

میں نہیں چاہتا تھا کے اس کے سامنے بکھروں ----اس لیے تیزی سے کچن کی جانب بڑھ گیا----

میری آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے----ایک دو ثانیوں کے بعد مجھے سانس لینے میں مشکل ہونے لگی ---لگا اگلا سانس نہیں آئے گا----

میں نے کچن کا سلپ مضبوطی سے پکڑ لیا--اور منہ اوپر چھت کی جانب کر کے سانس لینے کی کوشش کرنے لگا-----

بہت دیر تک صرف خاموشی چھائی ی رہی -----

" روزے کا وقت ہوگیا ہے جلدی آجائی یں---"اس کی آواز پر ---میں اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتے ہوئے----خود کو نارمل کرنے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہوا --اس کے سامنے ---مگر نظریں جھکائے ---چیر پر بیٹھا----

یہ پہلی بار نہیں تھا کے ہم ساتھ روزہ کھول رہے تھے----مگر آخری بار ضرور تھا--- یہ سوچ کر ہی مجھے اپنا دل بے قابو ہوتا محسوس ہوا----

میں نے جوس کا گلاس بھرا---اور منہ سے تیزی سے لگا لیا----

میں نے پھر نگاہ نہیں اٹھائی ی اس ظالم لڑکی کی جانب----

کیونکے مجھے ڈر تھا کے میری آنکھیں اسے میرے دل کا حال بیان کردیں گی ----

سچ کہوں----تو مجھے لگا اگر اسے علم ہوگیا میرے دلی جذبات کا ----تو وہ مجھ پر ہنسے گی -----

وہ بہت سنگ دل تھی میری نظر میں----میں اپنے پورے خاندان کا سب سے ہینڈسم لڑکا تھا-----رنگ گورا----قد لمبا---ورزشی جسامت ---پڑھا لکھا--- سلجھے ہوئے ذہن کا

مالک۔۔۔لیکن اس نے مجھے انکل جیسا تذلیل آمیز لفظ کہ کر ریجیکٹ کیا تھا۔۔۔۔میں کیسے اس کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کرسکتا تھا ؟؟؟۔۔۔۔۔

ہم دونوں نے خاموشی سے افطاری کی ۔۔۔

میں مغرب کی نماز مسجد میں پڑھ کر وہیں سے اپنے اپارٹمنٹ جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔اس لیے اپنا بیگ لینے لاونج کی جانب گیا۔۔۔۔

سامان اٹھاکر ۔۔۔میں بغیر اسے الوداعی کلمات کہے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

دروازہ کھولنے ہی والا تھا میں۔۔۔جب اس کے سوال نے میرے قدموں کو رکنے پر مجبور کیا۔۔۔۔

"میری شادی میں آئیں گے ناں آپ ؟؟؟"

اس کے سوال پر میرا دل بری طرح چھلنی ہوا تھا۔۔۔

اس لمحے مجھے لگا اگر میں خاموشی سے چلا گیا تو وہ سمجھے گی کے میرے دل میں اس کے لیے جذبات ہیں-----

اس لیے میں نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا---چہرے پر بمشکل مصنوعی مسکان سجائی ی---دل پر منو پتھر رکھے ----اور قدرے نارمل انداز میں --"تم بلاؤ گی--- تو ضرور آؤں گا---"اس بار میں نے اس سے آنکھیں نہیں چورائی یں---بلکے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال جواب دیا تھا---

آنکھوں میں کچھ تھا اس کی ----

جیسے شکوے ہوں مجھ سے بہت----

گلہ ہو----

شکایات ہوں---

مگر کیوں ؟؟---میں سمجھنے سے قاصر تھا---

دل میں آیا کے پوچھوں----

ٹھیک ہے---میں پرسنلی خود آپ کو دعوت دوں گی ---آئی لیے گا ضرور---“اس سے ”
پہلے میں اس سے کچھ پوچھتا-------اس نے نہایت جتاتے ہوئے کہا---

پھر میں نے اپنے ذہن میں آنے والے ہر اس خیال کو جھٹک دیا جو راہ تلاش کر رہا تھا ---ہم
دونوں کے درمیان سب ٹھیک کرنے کی----

میں اداسی سے مسکراتے ہوئے باہر چل دیا

*****______*****

ایمن

کبھی کبھار کچھ باتیں۔۔۔کچھ جملے ذہن میں نقش ہوجاتے ہیں۔۔۔اس طرح کے ہم انھیں چاہ کر بھی بھلا نہیں سکتے۔۔۔۔

مجھے آج بھی یاد ہے سحرش آپی کا مارا ہوا وہ پہلا تھپڑ۔۔۔

۔ مجھ سے تو کوئی ی سخت لہجے میں بات تک نہیں کرتا تھا۔۔۔۔پھر آپی نے مجھے اچانک تھپڑ کیوں مارا؟؟۔۔۔میں نے تو کوئی ی شرارت بھی نہیں کی تھی۔۔۔۔

امی نے آپی کو بہت ڈانٹا۔۔۔۔

تب میں نے بہت سے ایسے جملے سنے جنھیں اُس وقت میں سمجھ نہیں سکی ۔۔۔۔

"آپ ابو سے بات کریں۔۔۔جنید نے رشتہ میرے لیے بھیجا ہے ۔۔تو پھر ابو نے ایمن کی بات کیسے پکی کردی اس سے ؟؟؟۔۔۔مجھے نہیں پتا امی۔۔۔آپ بات کریں ابو سے۔۔۔یہ

ٹھیک فیصلہ نہیں کیا ہے انھوں نے---جب جنید اور میں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں---تو پھر ایمن کی منگنی کیوں کردی انھوں نے؟؟؟-----"

"بیٹا سمجھنے کی کوشش کرؤ---جنید ابھی بچہ ہے----اسے ابھی اپنا فیوچر بننا ہے ----تمھیں اس کے انتظار میں بیٹھا کر نہیں رکھ سکتے----"

"امی جنید نے رشتہ میرے لیے بھیجا ہے ---ایمن کے لیے نہیں---میں اسے بہت پسند کرتی ہوں---اور اس کے لیے انتظار کر سکتی ہوں---ابو کو کم ازکم ایک بار مجھ سے پوچھنا تو چاہیے تھا کے میں کیا چاہتی ہوں----رشتہ میرے لیے آیا تھا---"وہ باربار وہی جملے روتے ہوئے دوہرائے جارہی تھیں---میں کچن میں اسی وقت داخل ہوئی ی تھی پانی پینے کی نیت سے-------آپی کو اس سے پہلے میں نے کبھی چیخ چیخ کر امی سے بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا---جس طرح وہ اُس وقت کررہی تھیں----

امی انھیں بہت سمجھا رہی تھیں۔۔۔مگر ان کے منہ پر ایک ہی جملہ تھا۔۔۔"جنید مجھے پسند کرتا ہے ۔۔۔وہ کبھی بھی ایمن کو پسند نہیں کرئے گا۔۔۔ پچھتائیں گے آپ لوگ ایک دن اپنے اس فیصلے پر۔۔۔"ان کے کہے وہ جملے میرے ننھے سے ذہن پر نقش ہوگ ئی ے۔۔۔

آپی کے چیخنے کے سبب میں سہم گ ئی تھی ۔۔اور میرے ہاتھ سے پانی کی بوتل گر گ ئی۔۔۔بوتل کے گرنے کی آواز نے آپی اور امی کو آگاہ کیا ۔۔۔میری کچن میں موجودگی سے۔۔۔

چڑیل کہیں کی۔۔۔سارے کام بگاڑتی رہتی ہے۔۔۔"آپی غصے سے میری طرف " آئی یں۔۔۔بوتل کے گرنے کے سبب سارا پانی زمین پر پھیل گیا تھا۔۔آپی نے ایک زور دار طمانچہ میرے ننھے سے چہرے پر رسید کیا۔۔۔

وہ طمانچہ میں چاہ کر بھی کبھی بھول نہ سکی۔۔۔

****______*******

آپی کا رویہ میرے ساتھ بہت برا ہوگیا تھا۔۔۔وہ مجھے دیکھتے ہی مجھ پر چیخنا اسٹارٹ کردیتیں۔۔۔۔

مجھے آپی کو دیکھتے ہی وہ تھپڑ یاد آجاتا۔۔۔۔اور میں سہم کر کبھی امی کے پاس تو کبھی ابو اور کبھی آمنہ آپی کے پاس بھاگ جاتی۔۔۔۔

میں ان کے ڈر سے اپنے گھر میں بالکل بھی نہیں کھیلتی تھی۔۔۔۔

آپی اور امی کی اکثر لڑائی ی ہوتی رہتی۔۔۔ جنید بھائی ی کے رشتے کو لے کر۔۔۔۔

آپی مجھے چڑیل کہا کرتیں۔۔۔۔

مجھے بہت دکھ ہوتا۔۔۔۔۔اور سمجھ بھی نہیں آتا کے آخر میں نے کیَا کِیا ہے جو آپی اچانک مجھ سے اتنی نفرت کرنے لگیں ہیں۔۔۔۔

*****_____*****

میں گلی میں کھیل رہی تھی جب میری نظر سفید قمیض شلوار میں ملبوث چمکتے ہوئے چہرے پر پڑئی ی----

میں نے نوٹ کیا تھا وہ زیادہ تر سفید کپڑے ہی پہنا کرتے---خاص طور پر جمعے کے دن---وہ ظہر کی نماز کے وقت باہر نکلا کرتے ---ان کے پروفیوم کی مہک بہت ہلکی مگر بہت اچھی ہوا کرتی----

وہ آئیڈیل تھے میرے---

ان کے سارے دوست مجھے دیکھ کر دبی دبی ہنستے----

”کھرچن ---تم سے کتنی بار کہا ہے گھر میں کھیلا کرؤ اپنے--- سمجھ نہیں آتی تمھیں---؟؟ وہ ہر بار کی طرح مجھ پر آکر ---گلا پھاڑ کر چیخنے لگے----“

"میں نے بھی تو آپ سے کتنی بار کہا ہے ---مجھے گھر میں گڑیا گڈے والا کھیلنا اچھا نہیں لگتا---"پتا نہیں کیوں---مگر انھیں دیکھتے ہی میں تھوڑا نروس سہ ہوجاتی ---میں نے نہایت ادب کا دامن تھامے جواب دیا---جو میرے لیے دنیا کا سب سے مشکل کام تھا۔

انھیں نہیں خبر------ یہ صرف انھی کا خاصہ تھا---کے وہ مجھ پر سب کے سامنے چیخیں---اور میں شریف شرفا بنے نہایت احترام سے جواب دوں---

اگر ان کی جگہ کوئی ی اور مجھے کھرچن کہتا---یا مجھ پر گلی میں کھڑا ہوکر اس طرح چیختا ---تو ماں قسم ---دانت و منہ دونوں سلامت واپس گھر نہ جاتے اس کے----

"چپ چاپ گھر جاؤ اپنے---اور گھر میں لڑکیوں کے ساتھ کھیلنا سیکھو---"وہ سخت لہجے میں حکم صادر کرنے لگے---

"اچھا تھوڑی دیر میں چلی جاؤں گی---ابھی کھیل تو پورا کرنے دیں---"میں نے نہایت بھولا سہ چہرہ بناکر---- لچک دار انداز میں گزارش کی----

"ٹھیک ہے پانچ منٹ ہیں تمھارے پاس---میں یہیں کھڑا تمھیں دیکھ رہا ہوں---جلدی کھیل ختم کرؤ اور گھر جاؤ---"وہ غصیلی انداز میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے بولے---

اس وقت میں نے پہلی بار محسوس کیا کے وہ بھی آپی کی طرح مجھ سے اکھڑے اکھڑے رہتے ہیں---- کبھی ٹھیک طرح بات نہیں کرتے---جیسے سب سے کرتے ہیں---

****_____*****

آپی کی شادی ہوئی ی تو میں بہت خوش تھی----مجھے لگا تھا اب گھر میں لڑائی ی جھگڑئے بند ہوجائیں گے---

مگر یہ صرف میری خوش فہمی تھی---

آپی ایک دو مہینے تک تو بہت خوش رہیں۔۔۔مگر پھر ان کی ساس نے انھیں تنگ کرنا شروع کردیا۔۔۔۔

جتنا ان کی ساس انھیں تنگ کرتی اتنا ہی وہ گھر آکر امی ابو تنگ کرتیں۔۔۔۔

"ان کا ایک ہی رونا تھا۔۔۔"میری شادی جنید سے کراتے تو یہ نہ ہوتا۔۔۔۔

ان کے شوہر بہت اچھے اور محبت کرنے والے شخص تھے۔۔۔انھوں نے شادی کے فورا بعد آپی کو سیل دلا دیا تھا۔۔۔جس پر وہ بجائے ان سے بات کرنے کے ۔۔۔رات رات بھر بیٹھ کر جنید بھائی ی کو اپنے دکھڑے سناتیں۔۔۔۔

مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا آپی کا جنید بھائی ی سے باتیں کرنا۔۔۔۔

******_________*******

جھوٹ نہیں کہوں گی---پڑھنا لکھنا مجھے بالکل پسند نہیں تھا---مگر کیا کرؤں---اس کھڑوس نے مجھے زبردستی اپنے پاس ٹیوشن پڑھنے بیٹھا لیا----

" کھرچن اگر میں تمھیں چاکلیٹ دوں تو کیا تم میری ایک بات مانو گی ؟؟" میں ان کے کمرے میں اپنی بال لینے گ ئی تھی کے وہ مجھے دیکھ تیزی سے پاس آکر کھڑے ہوئے---ان کا لہجہ پہلی بر شیرنی ٹپکا رہا تھا---جسے دیکھ میں سمجھ گ ئی---

" بچو ایمن ---دال میں ضرور کچھ کالا ہے---ورنہ یہ کھڑوس انکل کبھی اتنی اچھی طرح بات نہیں کرتے---"میرے دماغ کی لال بتی بڑی تیزی سے جل کر--- مجھے خطرے کا سگنل دے رہی تھی----

" نہیں جنید بھائ ی ---میں چاکلیٹ نہیں کھاتی--"میں نے نہایت صفائی سے جھوٹ کہا---ویسے بھی جھوٹ بولنے میں ، میں اپنی مثال آپ ہوں---

اچھا۔۔''میرے جواب نے انھیں کچھ لمحوں کے لیے سوچ میں مبتلا کیا۔۔۔۔''ٹھیک ہے۔۔۔۔جو تم بولو گی وہ دوں گا۔۔۔مگر بدلے میں تمھیں میرا ایک چھوٹا سہ کہنا ماننا پڑئے گا۔۔۔''وہ اتنی محبت اور چمکیلے دانت دیکھاتے ہوئے بولے ۔۔۔کے خطرے کا سگنل کا علم ہونے کے باوجود میں بیچاری بلبل پھنس گ ئی۔۔۔اور میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

پھر کیا تھا۔۔۔انھوں نے بڑی محبت سے میرا ہاتھ پکڑا۔۔۔اور صوفے پر بیٹھاکر تیزی سے بک شیل کی جانب بڑھے۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ میرے سامنے چند کتابیں لیے حاضر تھے۔۔۔

''یہ بکس ؟؟'' میں نے کتابوں کی جانب دیکھتے ہوئے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔

''ہاں۔۔یہ تمھاری ہیں۔۔۔۔میں خاص تمھارے لیے لایا ہوں خود بازار جاکر۔۔۔''وہ مسکراتے ہوئے میرے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولے۔۔۔۔

مگر میرے پاس گھر میں بہت ساری بکس ہیں۔۔"میں نے تیزی سے کہا۔۔۔"

ہاں۔۔مجھے پتا ہے۔۔۔"وہ منہ بگاڑتے ہوئے بولے۔۔۔"

مجھے پیاس لگ رہی ہے۔۔۔میں پانی پی کر آتی ہوں۔۔۔"میں سمجھ گئ ی تھی اب یہ کھڑوس انکل مجھے پڑھانے کی سوچ رہے ہیں۔۔۔اس لیے میں تیزی سے کھڑی ہوئی ی۔۔۔اور بھاگنے کے لیے بہانا بنانے لگی۔۔۔

کھرچن۔۔۔تھوڑا سہ پڑھ لو۔۔۔۔زندگی میں صرف کھیل کود سب کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔پڑھائی ی "لکھائی ی بھی بہت ضروری ہے۔۔۔۔"

مجھے اچھا نہیں لگتا پڑھنا" میں نے صاف گوئی ی سے کام لیا۔۔۔"

" کیوں؟ "

"---یہ کیسا سوال ہوا؟؟---بھئی ی نہیں لگتی تو نہیں لگتی---اب زبردستی ہے کیا ؟؟--"میں منہ بسورتے ہوئے بولی---

"اچھا-----ایک بار مجھ سے پڑھ کر دیکھ لو---شاید تمھیں پسند آجائے----"انھوں نے نہایت نرمی سے کہا----

اگر ان کی جگہ کوئی ی اور مجھے یہ آفر دیتا تو میں کبھی یہ چانس نہ لیتی---مگر وہ جنید بھائی ی تھے ---میری پرفیوٹ پرسنلٹی -----

"اوکے---"میں نے مریل سے لہجے میں جواب دیا----

جبکے میرا جواب سنتے ہی وہ بہت خوش ہوگ ئی ے تھے----انھوں نے پہلی بار بڑے پیار سے میرے بالوں پر اپنا ہاتھ پھیرا----

پھر کیا تھا ایک بار کی رضامندی میری سزا بن گ ئی ----

میں بیچاری ننھی سی جان کہاں جانتی تھی کے یہ کھڑوس انکل تو ہاتھ منہ دھو کر ---میرے پیچھے ہی پڑ جائیں گے----

***____****

منگیتر کیا ہوتا ہے ---یہ بات مجھے تب پتا چلی جب آمنہ آپی کی کامران بھائی ی سے منگنی ہوئی ی----

چند ماہ بعد وہ دولھا بن کر آئے ہمارے گھر--اور آمنہ آپی کو اپنی دولہن بنا کر لے گ ئی ے----

" جنید بھائی ی ---میں امتحان میں اچھے نمبر سے پاس ہوئی ی ہوں---اپنے وعدے کے مطابق اب میرا انعام دیں--یاد ہے ناں ---آپ نے کہا تھا جو میں مانگوگی وہ دیں گے۔"میں نے اپنا ہاتھ ان کے آگے بڑھا کر بڑی امید بھری نظروں سے تکتے ہوئے اپنا انعام طلب کیا---

یاد ہے--مگر تم نے اتنے اچھے نمبر نہیں لیے جتنے میں چاہتا تھا---اس لیے بھول جاؤ" ----"وہ خفگی سے کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر چلے گ ئ ے----

"یہ کھڑوس انکل کبھی خوش کیوں نہیں ہوتے؟؟؟---اتنے اچھے نمبر لانے پر بھی اس انکل کا منہ بنا ہوا ہے---"میں اپنے پاؤ ں پٹکتے ہوئ ے بڑبڑائی---

****____****

میں بڑی ہورہی تھی---مجھے اب لوگوں کے رویے سمجھ آنے لگے تھے----

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟؟" میں گھر میں آنکھیں مسلتے ہوئے داخل ہوئ ی---مجھے جنید بھائ ی نے بہت ڈانٹا تھا چائے کی دیگچی گرانے پر---ان کے سامنے تو میں اپنے آنسوؤ ں پر ضبط کرئے بیٹھی رہی -----میں گھر آنے کے بعد بھی پوری کوشش کررہی تھی کے نہ روؤ ں---مگر امی کے گلے لگا کر پیار سے پوچھتے ہی میں پھوٹ کر رونے لگی---

میں شروع سے ایسی ہی ہوں---کوئی ی مجھے ڈانٹے یا مجھ پر چیخے تو میں کبھی اس کے سامنے خود کو کمزور نہیں پڑنے دیتی-----مگر کوئی ی پیار سے کہے ---تو میں اس کے سامنے بکھر جاتی ہوں----

امی کے پوچھتے ہی میں نے انھیں بتایا کے جنید بھائی ی نے مجھے بہت ڈانٹا ہے---

پورا خاندان جانتا تھا جنید بھائی ی کتنے نرم مزاجیت کے مالک ہیں---اس کے باوجود ان کا میرے ساتھ بدسلوکی کرنا---میرے والدین کو خبردار کرتا تھا----کے وہ اس رشتے سے خوش نہیں ہیں---

مگر ابو صرف پھوپھو کا منہ دیکھ کر خاموش رہتے----

اوپر سے سحرش آپی جلے پر نمک چھڑکنے کا کام کرتیں---

امی جنید مجھ جیسی خوبصورت لڑکی کو پسند کرتا تھا۔۔۔وہ کبھی ایمن کو پسند نہیں کرے گا۔۔۔" آپی ہر بار کی طرح امی سے لڑ رہی تھیں۔۔۔۔

مجھے اب آپی سے نفرت سی ہونے لگی تھی۔۔۔۔مجھے وہ اپنی بہن کم دشمن زیادہ لگتیں۔۔۔۔

💞💞💞💞💞*************

" تیری ہمت کیسے ہوئی ی سالے ۔۔۔ایمن پر الزام لگانے کی؟؟" دانش میرے لیے گلی کے ایک لڑکے سے لڑ رہا تھا۔۔۔۔

" میں الزام نہیں لگا رہا۔۔۔۔اس نے ہی میری کار کے پیچھے کا شیشہ توڑا ہے ۔۔۔"ایک تو شرارتوں اور غنڈا گردی میں میری شہرت ۔۔مجھے ہمیشہ پھنسا دیتی۔۔۔۔۔گلی میں کسی کو پتھر لگے ۔۔یا کار کا شیشہ ٹوٹے ۔۔۔یا کوئی ی بیل بجاکر بھاگ جائے۔۔۔۔یا کسی لڑکے کا سر پھوٹ جائے۔۔۔۔تو سب مجھ معصوم پر ہی الزام لگاتے ۔۔۔وہ کہتے ہیں ناں بد سے بدنام

برا۔۔۔وہی کہانی تھی میری۔۔۔۔۔میں نے واقعی اس لڑکے کی کار کا شیشہ نہیں توڑا تھا۔۔۔مگر وہ سالا کمینا۔۔۔ماننے کے لیے تیار ہی نہ تھا۔۔۔۔

"لو جی۔۔۔بس ان شریف انکل کی کمی تھی۔۔۔۔آگ ئی ے حضرت۔۔۔میرے نہ کردہ جرم کی بھرپائی کرنے۔۔۔۔" اچھا لڑائی ی ختم کریں۔۔۔میں آپ کی کار کے شیشے کے پیسے دے دوں گا۔۔۔۔

"تم گھر چلو میرے ساتھ۔۔۔"وہ میرا ہاتھ مضبوطی سے اپنی گرفت میں لے کر کھینچنے لگے۔۔۔۔

"پر جنید بھائی ی آپ پیسے کیوں دیں گے جب ایمن نے شیشہ توڑا ہی نہیں" دانش تیزی سے احتجاج کرنے لگا۔۔۔دانش واحد بندہ تھا اس بھیڑ میں ۔۔۔جو میرا ساتھ دے رہا تھا۔۔۔

"میں جانتا ہوں یہ اس کھرچن کا ہی کام ہے۔۔۔۔لڑائی ی کو اور طول دینا ٹھیک نہیں۔۔۔"انھوں نے قطعی انداز میں دعوہ کیا کے میں نے ہی شیشہ توڑا ہے۔۔۔

اس وقت مجھے احساس ہوا وہ بھی آپی کی طرح ہیں۔۔۔۔ہمیشہ مجھے دیکھ کر منہ بگاڑنے والے۔۔۔۔ مجھ پر غصہ کرنے کا بہانا ڈھونڈنے والے۔۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔۔پلیز ۔۔۔بس ایک منٹ۔۔۔"میں نے نہایت معصومانہ چہرہ بنا کر ایک منٹ کی مہلت مانگی۔۔۔۔

انھوں نے الجھ کر ہاتھ چھوڑا۔۔۔۔

"یہ کیا حرکت تھی ؟؟" ان کے ہاتھ چھوڑتے ہی ۔۔۔میں نے پاس رکھا بڑا سہ پتھر اٹھا کر اس لڑکے کی کار کے سامنے کے شیشے پر دے مارا۔۔۔جس سے اگلے ہی لمحے وہ ٹھس کر کے ٹوٹا۔۔۔۔۔۔۔میرے اس عمل پر جنید بھائی ی لال پیلے ہو کر چیختے ہوئے استفسار کرنے لگے۔۔۔کیونکے اب ان کا چیخنا اور غصہ کرنا میرے نزدیک جائی ز تھا۔۔۔اس لیے میں خاموشی سے ان کی ڈانٹ وہیں کھڑے تقریبا دس منٹ تک سنتی رہی۔۔۔مگر اف تک منہ سے ادا نہ کیا۔۔۔

میں تھوڑی سر پھری سی ہوں۔۔۔کسی کی ناجائز ڈانٹ مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔۔قسم سے۔۔۔۔اگر مقابل میں حضرت نہ کھڑے ہوتے اور ان کی جگہ کوئی اور اتنی دلداری دیکھا رہا ہوتا۔۔۔تو پہلے میں اس دلدار بندے کا سر پھوڑتی جو میرے نہ کردہ گناہ کی بھرپائی کرنے چلا تھا۔۔۔اور بعد میں شیشہ۔۔۔۔

*****______****** 💞💞💞💞

"میں آٹھویں جماعت پڑھوں گی ۔۔۔میں کوئی جمپ نہیں کرنے والی ۔۔۔بہت مشکل ہوتی ہے بھئی ۔۔۔آپ نے پانچویں جماعت میں بھی جمپ کروا دی تھی ۔۔۔جس کے سبب میرا رزلٹ چھٹی جماعت میں اچھا نہیں آسکا تھا۔۔۔"میں بہت دیر سے کھڑوس انکل کو سمجھانے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔کے مجھے آٹھویں جماعت پڑھنے دیں۔۔۔

”نہیں ---آٹھویں جماعت میں نویں اور دسویں کا ہی کورس پڑھایا جاتا ہے---اس لیے جمپ کرلو---ویسے بھی کورس کور کروانا میرا کام ہے--- تمھیں کیا ٹیشن ؟؟“ وہ ابرو اچکاکر آخری جملے پر خاصہ زور دیتے ہوئے بولے----

”مجھے کیا ٹیشن ؟؟---ساری رات بیٹھ کر چیٹنگ پیپرز بنانے پڑتے ہیں ---آپ جیسے قابل طالب علم ہم نالائق طلبہ کا غم کیا جانیں----پوری رات لکھ لکھ کر ہاتھ دکھ جاتے ہیں---“میں نے روتو سہ چہرہ بناکر جواب دیا---

”تو کس نے کہا ہے چیٹنگ پیپرز بناؤ ؟؟---اگر پورے سال محنت سے پڑھ لو ----تو پھرے بنانے کی محنت سے بچ جاؤ گی-----پیپرز سے ایک رات پہلے میں تو صرف ایک بار پوری کتاب پڑھا کرتا تھا ----“وہ پُروقار انداز میں اپنا کالر پکڑ کر ---اپنی تعلیمی قابلیت کی مثال دینے لگے----

”ہاں--ویسے بھی چیٹنگ کرنے کے لیے ہمت اور فارمولے کا صحیح استعمال آنا چاہیے----جو آپ جیسے شریف لوگ کے بس کی بات نہیں---“میں نے بھی ٹکاکر جواب دیا تھا مقابل کو----

”اپنی نالائقی کو ہمت کا نام نہ دو---“وہ دانت پیستے بولے----

”ہر نالائق کو نہیں آتا صحیح وقت پر چیٹنگ کا فارمولا استعمال کرنا---“میں اکڑ کر بولی----جیسے دنیا کا ناجانے کون سہ ماہان کارنامہ انجام دیتیں ہوں میں----”آپ کو آتا بھی نہیں ہوگا چیٹنگ کا فارمولا---“میں اترا کر کہتی ہوئی ی ان کو منہ چڑھاکر جانے لگی---

”فارمولا؟؟“ وہ الجھ کر---

”ہاں فارمولا---نقل × عقل ÷موقع =پاس-----“میں نے پلٹ کر انھیں دیکھ---اتراتے ہوئے بتایا---

میں خوش تھی ---کیونکے یہ پہلی چیز تھی جو میں نے انھیں سیکھائی ی تھی----

"اری ہاں---میں تو آپ کو لوو لیٹر دینا ہی بھول گ ئی---"میں نے اپنی پیشانی پر ہاتھ زور سے مارتے ہوئے کہا----

"لوو لیٹر؟؟---"وہ مجھے ہکاء بکاء نگاہوں سے دیکھنے لگے----

"ہاں---یہ لیں--"میں نے اپنی پینٹ کی جیب سے لوو لیٹر نکال کر--ان کی جانب بڑھاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا---

ان کی آنکھیں پھٹی پھٹی سی تھیں---کچھ لمحوں کے لیے وہ بس مجھے حیرت سے تکتے رہے ---پھر میرے ہاتھ سے لیٹر لیا----

بڑی پھرتی سے انھوں نے لیٹر کھول کر پڑھنا شروع کیا

"یہ تو کسی افرحہ نے لکھا ہے "ان کے لہجے میں مایوسی جھلکتی محسوس ہوئی مجھے۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔افرحہ آپی نے ہی لکھا ہے ۔۔۔"میں نے فوراً تصدیق کی۔۔۔

"کون افرحہ ؟؟۔۔۔"وہ انجان لہجے میں استفسار کرنے لگے۔۔۔

"ارے ۔۔۔۔کونے کے مکان والی ۔۔۔پپو انکل کی دوسرے نمبر کی بیٹی۔۔۔بہت پسند کرتی ہے آپ کو۔۔۔اور ہاں اس نے کہا ہے کے پلیز اپنا سیل نمبر بھی دے دیں۔۔۔۔"میں نے افرحہ آپی کا پیغام بڑی ایمانداری سے ان تک پہنچایا تھا۔۔۔مگر پھر بھی ناجانے کیوں وہ برا مان گ ئ ے تھے۔۔۔۔

"شرم آتی ہے تمھیں اس طرح کے کام کرتے ہوئے ؟؟" وہ غصے سے پوچھنے لگے۔۔۔۔

ایک تو مجھے کھڑوس انکل کی سمجھ نہیں آتی تھی ۔۔۔ہر بات پر ہی آگ بگولہ ہو جایا کرتے۔۔۔۔

جب وہ سحرش آپی سے بات کرسکتے تھے تو کسی اور لڑکی سے بات کرنے میں کیا برائی ی تھی ؟؟---ویسے بھی اچھا ہی ہوتا وہ کسی اور لڑکی کی جانب راغب ہوتے--- سحرش آپی کا غرور کے وہ انھیں کبھی بھول نہیں سکتے ---خاک میں ملتا--- اور ان کا غرور خاک میں ملتا دیکھنے کی میں بڑی متمنی تھی----

"شرم ؟؟---میں کیوں شرم کرؤں ؟؟---میں نے تھوڑی لکھا ہے ---"میں نے کندھے نا سمجھی سے اچکاکر --- معصومانہ چہرہ بناکر کہا---

"یہی تو دکھ ہے----"وہ نہایت آہستگی سے بڑبڑائے---مگر میرے کانوں تک ان کی آواز نے رسائی ی حاصل کرلی تھی----

مگر پھر مجھے لگا شاید میں نے غلط سنا--

وہ لیٹر وہیں ٹیبل پر پٹک کر--- باہر کی جانب بڑھ گ ئے----

میٹھی عید کے دوسرے دن ہم سارے کزنز مل کر بڑے ابو کے گھر مووی نائٹ مناتے ہیں---- مووی نائٹ ہمیشہ سے میرے اور دانش کے لیے بورنگ نائٹ ہوتی ہے---

وجہ صرف اتنی سی ہے کے ہم دونوں کی پسند مار دھاڑ والی فلمیں ہیں---جبکے باقی سب لووی ڈووی والی چھچھوری فلمیں پسند کرتے ہیں----- جنھیں دیکھ کر ہی مجھے بوریت ہونے لگتی ہے---

آج بھی ہر سال کی طرح بڑے ابو کے گھر پر مووی نائٹ منائی جارہی تھی---

میں اور دانش ہر بار کی طرح سب سے فلم کے سلیکشن کے وقت لڑتے رہے---مگر پھر ووٹنگ میں ہارنے کے سبب ہمیں چپ چاپ ہوکر ---- ہر بار کی طرح لٹکا ہوا منہ لے کر سائیڈ میں بیٹھنا پڑا----

میرے برابر میں تھوڑی دیر بعد جنید بھائی آکر بیٹھے ---

کیا؟؟" ان کے بیٹھتے ہی میں نے انھیں گھوری سے نوازنا شروع کردیا۔۔۔جس پر وہ الجھ کر استفسار کرنے لگے۔۔۔۔

"عیدی نہیں دی آپ نے ابھی تک مجھے۔۔۔۔"میں نے خفگی سے کہا۔۔۔۔

"کون سی عیدی ؟؟۔۔۔"وہ انجان بننے کی اداکاری کرنے لگے۔۔۔

"عید کی عیدی۔۔۔"میں خاصہ جتاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"عید روزے داروں کی ہوتی ہے۔۔۔تم جیسوں کی نہیں۔۔۔"وہ منہ بگاڑتے ہوئے گویا ہوئے۔۔۔

"میں نے الحمدُللہ سارے روزے رکھے ہیں۔۔۔چاہے تو آمنہ آپی یا عماد بھائی ی سے پوچھ لیں۔۔۔ "ابھی وہ میری بات کا جواب دیتے ۔۔۔اس سے قبل۔۔۔۔

"ارے تم دونوں باہر جاکر بحث کرؤ --- سارا فلم کا مزہ خراب کرر ہے ہو---"ولید بھائی ی نے ہم دونوں کو ٹوکتے ہوئے کہا---جس پر میں بڑبڑاتے ہوئے فلم کی طرف متوجہ ہوئی ی---

"ہر بار مجھے عیدی دینے میں جان نکلتی ہے کھڑوس انکل کی اور باقی سب کے لیے فراخ دل بنے رہتے ہیں----"

فلم دیکھتے دیکھتے میں نیند کے جھوکے لینے لگی----

لووی ڈووی سین دیکھ دیکھ کر----مجھے بوریت کے سبب واقعی بڑی میٹھی میٹھی سی نیند آنے لگی تھی-----جبکے باقی کمرے کا ماحول رومانی ہوتا جارہا تھا---خاص طور پر بن بیائے جوڑوں کے لیے----

دو تین نیند کے جھوکے لینے کے بعد ---میں نے سوچا کیوں ناں دانش کے کندھے سے سر ٹکاکر --- تھوڑی دیر کے لیے سو جاؤں ---تب تک یہ بورنگ مووی بھی ختم ہوجائے گی----

ابھی یہ سوچ کر میں دانش کے کندھے کی جانب سر جھکا ہی رہی تھی کے اچانک مجھے اپنے رخسار کے نیچے کسی کا نرم ہاتھ محسوس ہوا۔۔۔۔

میں نے اپنی نیند سے بھری آنکھیں بمشکل کھول کر دیکھا۔۔۔

وہ جنید بھائی ی کا ہاتھ تھا جو میرے رخسار اور دانش کے کندھے کے درمیان حائل ہوا تھا۔۔۔۔

" اگر سونا ہے تو میرے کندھے پر سر رکھو۔۔۔" انھوں نے نہایت نرمی سے حکم صادر کیا۔۔۔ مجھے بہت حیرت ہوئی ی ۔۔۔ مگر اچھا بھی لگا۔۔۔۔

میں جانتی تھی وہ میرے منگیتر ہیں۔۔۔۔ لیکن ان کی سخت مزاجیت کے سبب میں ان کے قریب جانے سے ڈرتی تھی۔۔۔۔۔

مجھے سحرش آپی کی باتوں نے یقین دلا دیا تھا کے جنید بھائی ی مجھے کبھی پسند نہیں کرئی یں گے۔۔۔۔اس لیے ان کا اچانک اپنے کندھے پر سر رکھنے کا کہنا مجھے شدید حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔

میرے ذہن میں سب سے پہلے وہاں موجود سحرش آپی کا خیال آیا۔۔۔جو اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھی ہوئی ی تھیں۔۔۔۔

بس ان کا خیال آنا تھا کے میری ساری نیند اڑ گ ئی ۔۔۔اور میں واپس سیدھی ہوکر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

مجھے بہت دیر تک جنید بھائی ی کی غصیلی نگاہیں اپنے چہرے پر محسوس ہوتی رہیں۔۔۔مگر میں نے مکمل اگنور کیا۔۔۔۔

پتا نہیں کیوں۔۔۔۔ سحرش آپی کا خوف میرے دل سے نہیں جاتا تھا۔۔۔۔خاص طور پر ان کے الفاظ ۔۔۔کے میں ایک چڑیل ہوں جو ان کی ساری خوشیاں کھا گ ئی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جنید بھائ ی اٹھ کر باہر چلے گ ئی ے---سب نے آوازیں بھی دیں---مگر انھوں نے کوئ ی جواب نہ دیا---

شاید وہ غصہ ہوگ ئی ے تھے مجھ پر----

پھر میں نے سوچا---وہ تو ایسے ہی ہیں ---صدا کے منہ چڑھے--- غصیلے شہزادے---جو مجھ پر گرجنے و برسنے کا بہانا ڈھونڈتے ہیں--

کون سہ میں ان کو جاکر مناتی تو وہ مان جاتے----الٹا ایٹیٹیوڈ ہی دیکھاتے۔"---یہ کہ کر" میں خود کو تسلی دے کر---- ڈھٹائ ی کے ساتھ فلم دیکھتی رہی ----

*****_____****💞💞💞💞

"آپ کس سے بات کررہے ہیں اتنا ہنس ہنس کر ؟؟" میں پڑھنا چاہتی تھی مگر ان کے چہرے پر باربار پھیلتی مسکراہٹ مجھے شک میں ڈال رہی تھی۔۔۔۔آخرکار میں نے اپنی جگہ سے ذرا اٹھ کر۔۔ان کے سیل میں جھانکتے ہوئے پوچھ ہی لیا۔۔۔

"اسکیوزمی؟؟" وہ کافی حیرت سے مجھے دیکھ بولے۔۔۔۔

شاید انھیں یقین نہیں آرہا تھا کے میں بھی ان سے پوچھ تاچھ کرسکتی ہوں جیسے وہ مجھ سے کرتے ہیں۔۔۔

میں نے پوچھا کس سے بات کررہے ہیں آپ ؟؟۔۔۔"پہلے تو ان کی رعب دار نگاہوں نے مجھے نروس کردیا۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے میں اپنے وجود میں ہمت جمع کر ۔۔۔ بڑے بھرم سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

"کھرچن شاید آپ بھول گ ئی ہیں اس وقت آپ میری اسٹوڈنٹ ہیں۔۔۔تو پلیز میری ماں بننے کی کوشش نہ کریں۔۔۔"وہ برف کی طرح سرد لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر ۔۔۔۔گویا ہوئے۔۔۔۔

انھیں سخت ناگوار گزرا تھا میرا ان سے سوال کرنا۔۔۔۔

"مجھے نہیں پڑھنا ایسے سر سے جو ہر وقت اپنے سیل پر لگے رہتے ہیں۔۔۔۔جن کے پاس اپنے اسٹوڈنٹ پر دیھان دینے کا وقت بھی نہیں ہوتا۔۔۔"میں خفگی سے کہتی ہوئی ی اپنا سارا سامان سمیٹ کر بیگ میں ڈالنے لگی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔کل سے آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔"وہ لاپرواہی سے کہ کر۔۔۔مجھے غراتے ہوئے اٹھ کر چلے گ ئ ے۔۔۔۔

مجھے بہت غصہ آیا ان پر۔۔۔۔

اب مجھے پکا یقین ہونے لگا تھا کے ان کی نظر میں میری کوئی ی اہمیت نہیں----

💞💞💞💞********

ایک ہفتے تک میں بضد رہی کے ان کے پاس ٹیوشن پڑھنے نہیں جاؤں گی ---چاہے کچھ بھی ہو جائے----

" ایمن بیٹا----جنید آیا ہے --"میں اپنے کمرے میں تھی جب مجھے امی کی آواز آئی ی----

" تو مجھے کیوں بتا رہی ہیں؟؟--"میں نے سیڑھیوں کے پاس آکر--- منہ بسورے ---امی سے کہا---

"کیونکے وہ تمھیں پڑھانے آیا ہے---"امی کا جواب میرے لیے کوئی ی حیران کن بات نہیں تھی---کیونکے ہر بار یہی ہوتا تھا ---جب بھی میں ٹیوشن جانا چھوڑتی وہ کھڑوس انکل میرے گھر میں ہی دھرنا دے کر بیٹھ جاتے---اور مجھے مجبوراً ان سے پڑھنا ہی پڑتا----

"ان سے بولیں اپنے گھر جائیں---مجھے نہیں پڑھنا ان سے---"میں نے دانستہ طور پر بلند آواز کہا ----تاکے ان کے کانوں تک میری آواز جائے---

"بیٹا غلط بات---فورا پڑھنے آؤ----"امی نرمی سے آرڈر جاری کر کے وہاں سے چلی گ ئی یں----

ایک تو میں یہ بات سمجھنے سے قاصر تھی کے یہ کھڑوس بندہ میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتا؟؟----

کھڑوس انکل کو کیا ملے گا مجھے پڑھا لکھا کے؟؟---

میں پاؤ ں زمین پر زور زور سے پٹکتی ہوئی ی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی ی---

چلو کتابیں نکالو---"انھوں نے نہایت نرمی سے کہا---"

میں مظلوم ---میری کیا مجال ان کی مخالفت کرؤں---چپ چاپ منہ بسورے بکس کھولیں ---

مگر اس دن کے بعد سے میں نے کبھی بھی ان کے ہاتھ میں پڑھاتے وقت سیل نہیں دیکھا---

مجھے ان کے رد عمل نے بہت خوشی دی---اور امید بھی---کے اس کھڑوس بندے کے دل میں شاید میری تھوڑی ---بالکل تھوڑی---ذرہ برابر--- نہیں شاید اس سے بھی کم مگر اہمیت و جگہ ہے ---

****____*****

"واو---کیا ہینڈسم بندہ ہے "میری ایک فرینڈ کے فدا فدا لہجے میں کہتے ہی ہم سب نے منہ اٹھاکر ریسٹورنٹ کے دروازے کی جانب دیکھا ---جہاں سے وہ ہینڈسم لڑکا انٹر ہورہا تھا---

میں نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا ہوا تھا---

"واقعی یار ---کیا پپو بچہ ہے---"میری دوسری سہیلی نے جیسے ہی ٹھنڈی آہ بھر کر کہا ---مجھے لگا میرا پانی منہ میں ہی اٹک گیا----کیونکے وہ انٹر ہونے والا پپو بچہ میرا ہی تھا---

"یہ کھڑوس انکل یہاں کیا کررہے ہیں اس وقت؟؟" میں آج انگلش لینگویج کی کلاس کی چھٹی مار کر اپنی سہیلیوں کے ساتھ مل کر ریسٹورنٹ میں پارٹی کررہی تھی ---میری ساری سہیلیاں میرے جیسے مزاج کی ہی تھیں---اس لیے ہماری بول چال نہایت گندی تھی ----میں نے گڑبڑا کر کہا --اور تیزی سے مینیو کارڈ منہ کے آگے رکھ کر بیٹھ گ ئی---

"ویسے یار ---اس طرح کے ہینڈسم پیس پائے کہاں جاتے ہیں؟؟---ہمیں تو ملتے ہی نہیں---"میری برابر والی منہ بسور کر جنید بھائی ی کو دیکھ حسرت سے بولی---

میری سہیلیوں کا پورا گروپ جنید بھائی ی کو سر تا پاؤ ں تاڑنے میں مگن تھا-----

وہ لائی ٹ پنک شرٹ پر سفید پینٹ کوٹ زیبِ تن کیے ہوئے تھے---ایک ہاتھ کی کلائی ی میں عادت کے مطابق گھڑی بندی تھی --وہ کوئی ی خاص تیار نہیں ہوئے تھے --مگر پھر بھی قیامت ڈاہ رہے تھے-----وہ یقیناً کسی میٹنگ کے سلسلے میں وہاں آئے ہوئے تھے----تھوڑی دیر تک وہ وہاں اکیلے بیٹھے اپنا

i.pad

چلاتے رہے ----

ایک بات تو میں بھی مانتی تھی ---کے جتنے خوبصورت جنید بھائی ی سفید رنگ میں لگتے ہیں اتنا .....دنیا کا کوئی ی دوسرا شخص نہیں لگ سکتا

مجھے ایک بات نے بڑا حیران کیا---وہ تھا ان کا آس پاس اٹھتی ستائی شی نگاہوں کو اگنور کرنا----

کیا انھیں محسوس نہیں ہورہا تھا کے وہاں موجود بہت سی لڑکیوں کی نگاہ کا وہ مرکز بنے ہوئے ہیں؟؟---کیا وہ واقعی سحرش آپی سے اتنی محبت کرتے ہیں کے کسی دوسری لڑکی کی جانب نگاہ تک نہیں اٹھاتے؟؟؟----

ناجانے کیوں ان خیالات نے مجھے شدید افسردہ کردیا تھا----مجھے سحرش آپی کے ہر بار کیے جانے والے دعوے کان میں گونجتے ہوئے سنائی ی دیے----

"او۔ہیلو---دل نہ دے بیٹھنا اس ہینڈسم کو----"میری نگاہیں بظاہر ان پر ٹکی تھیں ---دماغ تو میرا کہیں اور ہی چل رہا تھا---میری برابر والی نے آنکھوں کے آگے چٹکی بجاکر مجھے چھیڑتے ہوئے کہا---

"دل؟؟---میں اگر انھیں دینا بھی چاہوں تو کون سہ وہ لیں گے-----"میں اس کا جملہ سن ---پہلے اداسی سے مسکرا دی-----پھر میں نے وہ کہ دیا جو میرے دل میں آیا---بغیر کچھ سوچے سمجھے----

دو تین ثانیوں کے بعد--- میں نے اپنے سر کو جھٹکا---کے کیا بکواس کررہی ہوں میں؟؟---میں کب سے ان کے لیے جذبات رکھنے لگی؟؟-------

میرے جملے نے میری ساری سہیلیوں کو چند ثانیوں کے لیے شاکڈ میں ڈالا---کیونکے یہ پہلی بار تھا کے میں کسی لڑکے میں اپنا انٹرسٹ شو کررہی تھی----

"کیا ہوگیا ایمن ؟؟--اور تم ایسے کیوں بول رہی ہو ؟؟---"فورا ہی میری ایک سہیلی نے پریشان ہوکر پوچھا----

"نہیں کچھ نہیں---چلو کہیں اور چلتے ہیں---"کبھی کبھار مجھے شدید اداسی و افسردگی کے دورے پڑتے تھے ------یہ انھی میں سے ایک دورہ تھا--میں لاپرواہی سے بیگ کندھے پر ٹانگتے ہوئے ----باہر کی جانب چل دی----

وہ سب بھی میرے پیچھے پیچھے چل پڑئی ہیں----

ابھی میں ٹیکسی روکنے کی نیت سے آگے روڈ کی جانب بڑھی ہی تھی کے مجھے اپنا ہاتھ کسی انجانی مگر مضبوط گرفت میں محسوس ہوا۔۔۔۔

او۔نو۔۔۔"میں بغیر دیکھے جانتی تھی وہ گرفت کرنے والا ہاتھ میرے کھڑوس انکل کا ہے۔۔۔۔

" کھڑچن یہ وقت تو تمھاری لینگویج کی کلاس کا ہے ناں۔۔تو پھر تم یہاں کیا کررہی ہو ؟؟" جیسے کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں میچ لیتا ہے۔۔۔اسی طرح میں بھی سر جھکاکر آنکھیں میچ کر کھڑی ہوگ ئی تھی ۔۔۔ان کے سوال کا میرے پاس کوئ ی جواب نہیں تھا۔۔۔۔

کمبخت اس اداسی کے دورے نے مر وا دیا۔۔۔اب ساری دوستوں کے سامنے ذلیل ہونا پڑے گا۔۔۔۔"میں نے ابھی تک نظریں اٹھاکر ان کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔لیکن میں امیجن کرسکتی تھی ۔۔۔کے اِس وقت ان کا چہرہ کیسے غصے سے لال پیلا ہورہا ہوگا۔۔۔

”میں کچھ پوچھ رہا ہوں کھڑچن تم سے “وہ مزید غصیلی آواز میں اپنا جواب طلب کرنے لگے----

”کم از کم بندہ باہر دوستوں کے سامنے ہی عزت رکھ لے ---جب دیکھو کھڑچن بولتے رہتے ہیں---“میں دل ہی دل کڑ رہی تھی-----

”میری آواز آرہی ہے محترمہ ؟؟---کیا کانوں کے پردوں پر بھی عقل کی طرح تالے لگا لیے ہیں ؟؟“ وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولے---اس بار ان کا لہجہ مزید سخت تھا----

”وہ--- --آج سر نہیں آئے تھے----تو---ہم سارے دوست پارٹی کرنے آگ ئی ے---“میں نے دنیا جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر سجائے ---بڑی صفائی ی سے جھوٹ کہا----

”اچھا---“شاید انھیں یقین آگیا تھا میرے جھوٹ پر--اس لیے اگلا جواب نہایت دھیمے لہجے میں آیا----

”چلو میرے ساتھ---“وہ ہاتھ پکڑ کر مجھے واپس اندر لے جانے لگے---

اس وقت میں نے اپنی ساری سہیلیوں کے چہروں پر حیرت مع الجھن نمایا جھلکتی دیکھی----

”میں اپنی دوستوں کے ساتھ واپس گھر ہی جارہی ہوں---“میں نے ہاتھ چھڑانے کی ہلکی سی کوشش کرتے ہوئے انھیں بتایا---

”کوئی ی ضرورت نہیں ہے ---میں ابھی میٹنگ سے فری ہوجاؤں ---پھر تمہارے ساتھ سینٹر چلوں گا---

”کیا ؟؟---پر کیوں؟؟“ وہ میرے ساتھ سینٹر جانے والے ہیں یہ سن کر ہی مجھے اپنی آنکھوں کے آگے اپنی شامت ناچتی ہوئی ی نظر آنے لگی-----میں نے تیزی سے احتجاجاً---ان کے چہرے پرنظریں ٹکائے پوچھا----

"کیونکے میں بڑی محنت سے پیسے کماکر تمھارے سینٹر کی فیس اس لیے نہیں بھرتاکہ تمھارے سر آئے دن چھٹی پر چلے جائیں اور تم پارٹیاں کرتی پھرؤ---"وہ خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوئے---

"تو نہ بھرئ یں---ویسے بھی کس نے آپ کے آگے ہاتھ جوڑئ یں ہیں؟؟؟---آپ ہی کو شوق چڑھا ہے مجھے انگلش لینگویج کورس کرانے کا-----"میں ہلکے سے منہ بسورتے ہوئے بڑبڑائ ی---

"کھرچن مجھے ساری آوازیں آرہی ہیں----"وہ مجھے کھاجانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے بولے---

میں ان کے ساتھ بچوں کی طرح بیٹھی کبھی ٹائ م دیکھتی ---تو کبھی ٹیبل پر منہ جھکاکر اپنی کوفت کا اظہار کرتی ---اچھی سزا ملی تھی مجھ ننھی جان کو پارٹی کرنے کی ---

جنید بھائی ی اور ان کے سامنے موجود ایک سوٹ بوٹ اور ٹائی ی میں ملبوث گنجے انکل---- مسلسل انگریزی زبان میں باتیں کیے جارہے تھے ---جو میرے سر کے اوپر سے فلائے کررہی تھیں---

پھر اچانک گنجے انکل نے مجھے دیکھ کچھ انگریزی میں پوچھا---

میں انگریزی زبان کے سخت خلاف ہوں--اس لیے نہیں کیونکے مجھے اردو زبان سے والہانہ محبت ہے بلکے اس لیے کیونکے انگریزی کی جانب سے میرے لیے انگور کھٹے ہیں---

میں بالکل بونگی بن کر ان کے چہرے کے ایکسپریشن سے سوال کا اندازہ لگانے کی کوشش کرنے لگی---

اس لمحے مجھے شدید شرمندگی ہورہی تھی انگلش لینگویج سے وابستگی نہ ہونے کے سبب----

میری جگہ مسکراتے ہوئے جنید بھائی ی نے انگریزی زبان میں جواب دیا----

اس دن سے میں نے اپنی انگلش لینگویج کی کلاسیس پر خاص توجہ دینا شروع کردیا۔۔۔۔

💓💓💓💓*****_____******

"آپ؟؟" ہمارا پورا خاندان آج پہلی بار ایک ساتھ پکنک پر جارہا تھا ۔۔۔۔ میں اس سے پہلے کبھی کینجھر جھیل نہیں گ ئی تھی ۔۔۔۔میں بس میں کھڑکی والی سیٹ پر بیٹھ کر باہر خاندان کے لڑکوں کو بس کے اوپر سامان رکھتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔مجھے دو دن سے بخار رہ رہا تھا ۔۔اس لیے میں بالکل بھی پرُجوش نہیں تھی۔۔۔۔پھر اچانک مجھے اپنے برابر میں کوئی ی شخص بیٹھتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔جب میں نے ہلکا سہ منہ موڑ کر اپنے برابر میں بیٹھنے والے شخص کو دیکھا ۔۔۔تو ایک لمحے کے لیے میری نظریں ٹھر گ ئی یں۔۔۔۔وہ کالے رنگ کے پینٹ اور اس پر ڈاک لال رنگ کی ٹی۔شرٹ پہنے ۔۔۔۔آنکھوں پر دھوپ کا کالا چشمہ لگائے۔۔۔۔ایک ہاتھ کی کلائی میں عادت کے مطابق گھڑی ۔۔۔۔اور دوسرے ہاتھ میں سیل پکڑئے ۔۔۔مسکراتے چہرے کے ساتھ مجھے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

بخار اترا؟؟؟---"انھوں نے میری آنکھوں میں اٹھنے والی ستائی ش کو مکمل اگنور کرتے ہوئے---میری پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھ کر---فکرمند لہجے میں پوچھا----

نہیں--ابھی دوائی ی پی ہے تو اتر گیا ہے---صرف دوائی یوں سے اتر رہا ہے---"میرے ہونٹ بخار کے سبب بالکل خشک رہ رہے تھے اور ان پر ہلکی سی سفیدی جھلک رہی تھی ----میری آنکھیں بھی لال ہورہی تھیں----میرا پورا جسم ٹوٹا ٹوٹا سہ محسوس ہورہا تھا----

چلو کوئی ی فکر کی بات نہیں---اللہ بہتر کرئے گا---"انھوں نے نرمی سے میرے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا----پھر اپنے سیل میں مگن ہوگ ئی ے----

وہ بہت کم ہی ٹی ۔ شرٹ پہتے تھے ----دھوپ میں ان کے گورے ہاتھ الگ ہی چمک رہے تھے ---میں بڑی فرصت سے سیٹ سے ٹھیک لگائے---انھیں ہی تکتی رہی ----تھوڑی دیر بعد انھوں نے اپنا چشمہ اتار کر اپنی ٹی۔ شرٹ پر لگا لیا---

اس لمحے میں نے بڑی شدت سے محسوس کیا کے وہ واقعی ایسٹم پیس ہیں۔۔۔بہت خوبصورت۔۔۔اگر تھوڑا غصہ کم کرلیں تو شاید۔۔۔۔۔میں بھی فدا ہوجاؤں ان پر۔۔۔۔

پھر اچانک ذہن میں سحرش آپی کا خیال آگیا۔۔۔

تم جو اتنے پیارے ہو۔۔۔"
بھاڑ میں جاؤ۔۔۔کون سہ ہمارے ہو۔۔۔"یہ جملے بڑبڑاتی۔۔میں خفگی سے منہ موڑ کر کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

چلو جنید ہمارے ساتھ۔۔۔۔"کینجھر جھیل واقعی بہت پیاری جگہ ہے۔۔۔۔سب کچھ ٹھہرا ہوا ہے وہاں۔۔۔۔۔ٹھنڈی ہوائیں روح و جسم کو تر و تازہ کررہی تھیں۔۔۔۔اوپر سے سامنے حد نگاہ تک نظر آنے والا صاف پانی۔۔۔۔۔وہاں پہنچنے کے بعد۔۔۔ میں جھیل کے کنارے کھڑی ہوگئی تھی۔۔۔۔جنید بھائی میرے ساتھ ہی کھڑے تھے۔۔۔۔عماد بھائی نے انھیں اپنے ساتھ پانی میں چلنے کی دعوت دی۔۔۔

نہیں یار---میں یہیں ٹھیک ہوں---"انھوں نے صاف انکار کردیا---اور کنارے پر ہی " کرسی لگاکر بیٹھ گئے---

سب انھیں باربار بلا رہے تھے لیکن وہ میرے ساتھ ہی رہے ---

انھوں نے لفظی طور نہیں کہا تھا کسی سے ---کے وہ وہاں میرے لیے کھڑے ہیں یا میرا خیال رکھ رہیں ہیں---مگر پھر بھی میں دلی طور پر بہت خوش تھی---

سحرش آپی بہانے سے وہاں آکر ان کے پاس کھڑی ہوگئیں---

ان کے آتے ہی میرا خون جل گیا تھا---میں پاؤں پٹکتی وہاں سے آمنہ آپی کے پاس جاکر کھڑی ہوگئی---

آمنہ آپی کے خوشخبری تھی---اس لیے وہ بھی ہم سے تھوڑے فاصلے پر کرسی لگائے بیٹھی ہوئی تھیں---

”تم یہاں کیوں آئی یں؟؟“ آمنہ آپی کے سوال پر میں اداسی سے مسکرا دی---

”پاگل تو نہیں ہو تم ؟؟--- تم کیوں سحرش آپی کو اپنا حق چھینے دے رہی ہو؟؟-----“آمنہ آپی مجھے ڈانٹنے لگی تھیں ---لیکن اس ڈانٹ میں محبت کا عنصر بہت نمایا تھا----

”میرا حق؟؟---- جنید بھائی ی میرے کب سے ہوگ ئی ے؟؟---وہ تو شروع سے آپی کے ہی ہیں----بلکے میں ان دونوں کے درمیان آئی ی ہوں--- تبھی تو آپی مجھے چڑیل کہتیں ہیں--“میں نے افسردگی سے جواب دیا---

صرف میرا دل جانتا تھا مجھے کتنی اذیت ہوتی ہے آپی کے مجھے چڑیل کہ کر مخاطب کرنے پر----

”ایمن ہوش کے ناخن لو----- جنید تمھارا منگیتر ہے---اور یہ بات پورا خاندان جانتا ہے---آپی تو اپنی جلن میں تمھاری خوشیاں جلا رہی ہیں---مگر بے وقوف تم کس خوشی میں اپنی

زندگی تباہ کرنے کی اجازت دے رہی ہو انھیں ؟؟---سب کو نظر آتا ہے وہ کیا کر رہی ہیں-----وہ صرف تم سے چھین رہی ہیں جنید کو---ان کی پلاننگ شروع سے یہی ہے ---کے اگر میرا نہیں ہوا تو ایمن تیرا بھی نہیں ہونے دوں گی---"وہ مجھے سمجھا رہی تھیں---

میری آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھے----

" ابھی واپس جاکر کھڑی ہو وہاں---اور آپی کو ذرا یاد دلاؤ ---- کے ان کا ایک عدد شوہر موجود ہے یہاں--- جتنی باتیں کرنی ہیں ان کے پاس جاکر کریں-----"

آپی کے کہتے ہی میں بھیگی بلی کی طرح منہ بنا کر ----چپ چاپ واپس اپنی جگہ جاکر کھڑی ہوئی ی---

" آپی آپ کو آپ کے ہسبیڈ یاد کر رہے ہیں---"میں نہیں جانتی کیوں---مگر آپی کا خوف میرے دل میں آج بھی سرایت کرتا تھا---اگر آمنہ آپی میرے اندر کی جرأت کو نہ جگاتیں تو میں

کبھی بھی ان کے سامنے کھڑے ہوکر --پورے کانفیڈنس کے ساتھ ---انھیں اُن کا صحیح مقام یاد نہ دلا پاتی----میں نے خاصہ جتاتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہا----تاکے وہ تھوڑی شرم کریں----اور اپنے شوہر کے پاس جائیں----سچ کہوں تو ہاتھ پاؤں لرز رہے تھے میرے ----مگر میں نے اپنے خوف کو ان پر عیاں نہیں ہونے دیا----

سحرش آپی میری بات سن کر بھی آن سنی کرئے---بے شرمی سے کھڑی تھیں----

" پاؤں تھک جائیں گے تمہارے---چلو اب بیٹھ جاؤ---"جنید بھائی میرے لیے ہی کرسی لائے تھے ---مگر میں نے منع کردیا تھا یہ کہ کر---کے پورے راستے بیٹھ کر ہی تو آئی ہوں---اب نہیں بیٹھ رہی -------

اس بار وہ کھڑے ہوکر ذرا سختی سے مجھے بیٹھنے کا کہنے لگے

" اف---بالکل سفید پڑ گئے ہیں تمہارے ہونٹ---"جنید بھائی اچانک میرے چہرے کے قریب آکر فکرمند لہجے میں گویا ہوئے---

”ہاں---بخار کی وجہ سے---“میں نے دھیمے سے جواب دیا---

”سحرش لپ۔گلو ہے تمھارے پاس؟؟--یا لپ۔اسٹک؟؟“ جنید بھائی ی کے پوچھتے ہی وہ اپنے پرس سے لپ۔اسٹک نکال کر--- مسکراتے ہوئے ان کی جانب بڑھانے لگیں--

”تھوڑی سی لگا لو----“انھوں نے لپ۔اسٹک مجھے دیتے ہوئے کہا---

”لپ۔اسٹک بھی ٹھیک طرح لگانی نہیں آتی تمھیں تو----“اس وقت میں شیشہ کہاں سے لاتی؟؟--اندازے سے ہونٹوں پر لپ۔اسٹک پھیر لی ---میرے لگاتے ہی سحرش آپی منہ پھاڑ کر مضحکہ انداز میں بولیں---

”لاؤ میں ٹھیک کردوں---“مجھے تو لگا تھا اب جنید بھائی ی ان کی بات کی تائید کریں گے ---اور پھر دونوں مل کر میرا مزاق اڑائیں گے---مگر میری توقع کے بالکل الٹ عمل کیا تھا

جنید بھائی ی نے---اپنی جیب سے رومال نکال کر میرے ہونٹوں سے نیچے پھیلی لپ۔اسٹک بڑی نرمی سے صاف کرنے لگے----

ان کے چھوتے ہی میرے پورے جسم میں کرنٹ برقی روح کی طرح پھیلا---میں سانس تک نہیں لے پارہی تھی ---

میں نے آپی کی جانب دیکھا جن کی نظریں ہم دونوں پر ہی ٹکیں تھیں---ان کی آنکھیں آگ کے شعلے اگل رہی تھیں---

"اب ٹھیک ہے---"جنید بھائی ی نے رومال اپنی جیب میں رکھتے ہوئے کہا---

"میرے ساتھ تھوڑا واک کر لیں---میرا ابھی بیٹھنے کا بالکل دل نہیں چاہ رہا---"شاید کھڑوس انکل کے مزاج میں نرمی میری طبیعت ناساز ہونے کے سبب تھی ---اس لیے موقعے سے فائی دہ اٹھاتے ہوئے--میں نے لچکدار انداز میں کہا----

انھوں نے اک گہری سانس ہوا میں خارج کی ---پھر ایک ہاتھ اپنے پینٹ کی جیب میں ڈالے ---بغیر کچھ کہے ---آگے کی جانب چلنے لگے ----

میں نے مسکراتے ہوئے اک بار سحرش آپی کی جانب فاتحانہ نگاہ سے دیکھا----

اور پھر تیزی سے جنید بھائی ی کے پیچھے چل دی----

ہم دونوں گیلی مٹی پر ایک ساتھ قدم رکھ رہے تھے ----وہ ہربار کی طرح بالکل خاموش تھے---مگر آج مجھے انکی خاموشی بھی اچھی لگ رہی تھی----

*******_______******

میں کھڑکی کے پاس کھڑی تھی ---کے سامنے جنید بھائی ی کی بائیک آکر رکی---اور ان کے پیچھے پیچھے مجھے ایک اجنبی شخص دیکھائی ی دیا---پھر میری آنکھیں حیرت و خوف سے پھیلیں---کیونکے اس نے جنید بھائی ی پر گن تان دی تھی----

میرے سر پر اس لمحے خون سوار ہوگیا تھا۔۔۔کے اگر اس کمینے نے میرے جنید پر گن تانی ۔۔۔۔تو تانی کیسے؟؟۔۔۔

میں جنونی انداز میں بھاگتے ہوئے نیچے آئی ی۔۔۔اس وقت اگر مجھے چھری مل جاتی تو یقینا میں اس سالے کنجڑ کو وہیں کاٹ ڈالتی۔۔۔مگر اس کی قسمت اچھی تھی ۔۔۔مجھے جلدبازی میں کچھ ملا نہیں۔۔۔۔ گیرج میں ہاکی اسٹک رکھی نظر آئی ی۔۔۔میں نے اس وقت اسے ہی غنیمت جانا ۔۔۔اور چل پڑی اس کمینے کی جان لینے۔۔۔۔

میں نے اپنی پوری جان کے ساتھ پیچھے سے اس کے سر پر وار کیا۔۔۔

اور لگلے ہی لمحے وہ زمین پر تڑپ رہا تھا۔۔۔۔میں تو ابھی اسے اور مارنے والی تھی کے اچانک جنید بھائی ی نے مجھ پر چیخنا شروع کردیا۔۔۔۔

مجھے اس وقت شدید غصہ آیا۔۔۔اتنا جتنا پہلے کبھی نہیں آیا ان پر۔۔۔۔

وہ یہ سوچ بھی کیسے سکتے تھے ؟؟؟----کے وہ مصیبت میں ہیں اور میں کچھ نہ کرؤں
----صرف شریف شرفا بنے ہاتھ پر ہاتھ دھرے مدد کی پکار لگاتی رہوں---

صاف بات---بندی ذرا سر پھری سی ہوں میں---کوئی ی انھیں کھروچ بھی مارے---- تو
جان سے مار دوں اسے----

میرا دل چاہا ان سے پوچھوں اگر میری جگہ وہ ہوتے ----تو وہ کیا کرتے ؟؟---جگہ جگہ مدد
کی پکار لگاتے پھرتے یا ڈائی ریکٹ مجھے بچانے آتے -----

مجھے پہلی بار احساس ہوا تھا آج---کتنی اہمیت ہے ان کی میری زندگی میں----

کیا مقام ہے ان کا----

کس حد تک پاگل ہوں میں ان کے پیچھے---

مجھے اب خود پر بھی غصہ آنے لگا تھا۔۔۔کے کیوں ؟؟۔۔۔کیوں احساسات ہیں میرے دل میں کھڑوس انکل کے لیے۔۔۔۔ جنھیں میری ذرہ برابر پرواہ نہیں۔۔نہ ہی میری عزتِ نفس کا خیال۔۔۔ورنہ اس طرح پوری گلی کے سامنے مجھ پر چیخ نہیں رہے ہوتے۔۔۔۔۔

انھوں نے تو یہ تک نہیں دیکھا کے ننگے پاؤں آئی ی تھی میں بھاگتے ہوئے۔۔۔۔گلی میں کوئی ی شاہی قالین نہیں بچھا ہوا تھا میرے لیے۔۔۔۔میرے پاؤں زخمی ہوگ ئی ے تھے ۔۔۔مگر انھیں کیا؟؟۔۔۔۔انھیں تو بس چیخنا آتا ہے۔۔۔۔

پتا نہیں اتنی سی بات کیوں سمجھ نہیں آتی انھیں ۔۔۔کے اب میں بچی نہیں رہی۔۔۔میری بھی عزتِ نفس ہے۔۔۔۔وہ مجھے اس طرح سب کے سامنے ذلیل نہیں کرسکتے۔۔۔۔

"غلطی ہوگ ئی جو آپ کی مدد کرنے چلی آئی ی۔۔۔۔"یہ زندگی میں پہلی بار تھا جو میں نے انھیں پلٹ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔میں نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔۔

آخر میں ایک زوردار لات اس کمینے کے پیٹ پر ٹکا کر ۔۔۔۔۔ بھری آنکھوں کے ساتھ گھر واپس آئی ی

💞💞💞💞*****_______*****

یہ دل بھی ناں۔۔۔ پاگل ہے سالا۔۔۔۔
پتا نہیں کیوں اسے خوش فہمی تھی کے وہ منانے آئیں گے۔۔۔

ناجانے کیوں امید بندھی تھی ان سے۔۔۔کے میری ناراضگی کو اہمیت دیں گے۔۔۔۔۔

انھوں نے تو بجائے منانے کے الٹا بات چیت بالکل بند کردی۔۔۔

سنگ دل کھڑوس انکل۔۔۔خدا ایسا منگیتر دشمن کو بھی نہ دے" ۔۔۔میں ہر وقت کڑتے ہوئے بڑبڑاتی ۔۔۔۔

" میری مانو---؟؟ جب وہ تم میں انٹرسٹ نہیں رکھتے تو اس زبردستی کی منگنی کا کیا فائدہ

---تو توڑ دو---بجائے اس کے ---کے بعد میں ان کی جانب سے ٹوٹے---" دانش میرے بڑے ابو کا بیٹا پلس میرا بچپن کا ساتھی---اس کے الفاظ تھے یا ایٹم بم-----اک دو ثانیوں کے لیے میرا دماغ اڑ گیا تھا---

" انسان بات ہی سالے بکواس بند کر---ورنہ منہ توڑ دوں گی تیرا---شکل اچھی نہ ہو---اچھی کرلیتا ہے---" میں اسکے سر پر پاس رکھی موٹی سی بک مارتے ہوئے --بھپر کر بولی---

" شکل بھی اچھی ہے اور بات بھی ٹھیک کررہا ہوں---عمر بھر کے رونے سے دو دن کا رونا اچھا ہے---سب کو نظر آتا ہے کے وہ تجھے بالکل پسند نہیں کرتے---پتا نہیں تجھے کیوں نظر نہیں آتا" وہ جھنجھلاتے ہوئے گویا ہوا---

" کیونکے شاید میں دیکھنا ہی نہیں چاہتی---میں خوش ہوں --میں امی ابو کو سحرش آپی کی طرح پریشان نہیں کرنا چاہتی کے انھوں نے میرے لیے کوئی ی غلط فیصلہ کیا---اور رہی کھڑوس انکل کی بات ---تو مجھے یقین ہے ----

اندھیرے کے بعد سویرا ضرور ہوگا۔۔۔

ایک دن وہ کھڑوس میرا ضرور ہوگا۔۔۔۔" میں نے شرارت سے ایک آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

" پتا نہیں چاچا جان سب دیکھ کر بھی آنکھیں موندیں کیوں بیٹھیں ہیں؟؟؟۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔۔۔۔

" بس کر یار۔۔۔کیوں ہلکان ہوا جارہا ہے میرے غم میں۔۔۔۔" میں نے اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔جس پر فکر کا عنصر شدت سے جھلک رہا تھا۔۔۔۔میں اس کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے مزاحیہ انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

مجھے علم تھا کے دانش اپنی جگ بالکل درست ہے۔۔۔۔

صرف اسے ہی نہیں امی ابو اور میرے بڑے بھائی یوں کو بھی جنید بھائی ی کی جانب سے لاپرواہی و بے رغبتی کا مظاہرہ ۔۔۔۔۔فکر میں مبتلا کرتا تھا۔۔۔۔

میں نے ان کے پاس ٹیوشن جانا چھوڑ دیا تھا اپنے غصے و انا میں۔۔۔۔جو شاید میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔۔۔

میں دو ہفتوں تک ان کا انتظار کرتی رہی۔۔۔مگر وہ مجھے پڑھانے میرے گھر نہیں آئے۔۔۔۔۔

ناراضگی کتنی ہی شدید کیوں ناں ہو۔۔۔رابطے ختم نہیں کرنے چاہیے۔۔۔۔ورنہ انسان بعد میں بہت پچھتاتا ہے۔۔۔۔اور یہی میرے ساتھ ہوا تھا۔۔۔۔

" واو۔۔۔کتنی پیاری ساڑھی ہے۔۔۔"جنید بھائی ی جب گھر نہیں ہوتے تھے ۔۔۔تب میں پھوپھو کے گھر چلی جاتی۔۔۔۔آج جب میں پھوپھو کے پاس آئی ی تو وہ اپنی ساڑھیاں طے کر کے الماری میں سجا رہی تھیں۔۔۔ان میں سے ایک لال رنگ کی ساڑھی دیکھ کر میری آنکھیں چمکیں۔۔۔۔

" میری پسندیدہ ساڑھی ہے یہ۔۔۔پہن کر دیکھ ذرا۔۔۔۔مجھے یقین ہے تجھ پر بڑی جچے گی۔۔۔"پھوپھو نے ساڑھی مجھ پر لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

”مجھ پر ؟؟“ میں الجھ کر۔۔۔ منہ بگاڑنے لگی۔۔۔۔

مجھے صرف دیکھنے تک اچھی لگی تھی۔۔۔پہنے کا میرا کوئی ی ارادہ نہ تھا۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔ لمبی اور پتلی لڑکیوں پر ساڑھی بڑی پیاری لگتی ہے۔۔چلو اب اٹھو۔۔۔ نخرے نہ کرؤ زیادہ۔۔۔پہن کر دیکھاؤ مجھے۔۔۔۔۔۔“پھوپھو نے مجھ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

”پر مجھے پہننا نہیں آتی۔۔“میں نے جان چھڑانے کی نیت سے جواز پیش کیا۔۔۔مگر وہ قابلِ قبول نہ تھا پھوپھو کی عدالت میں۔۔۔۔

”اس میں کیا بڑی بات ہے۔۔۔۔میں سیٹ کردوں گی ۔۔۔ تم پہن کر آؤ۔۔۔۔۔“پھوپھو کے بے حد أصرار پر میں نے ساڑھی نہ چاہتے ہوئے بھی زیب تن کرلی ۔۔۔

پہننے کے بعد جب آئی ینے میں اپنا عکس دیکھا۔۔۔تو لگا میں تو کوئی ی ماڈل سی لگ رہی ہوں۔۔۔ہائے ئے۔۔۔مجھے خود نہیں پتا تھا کے میں اتنی خوبصورت دکھتی ہوں۔۔۔

پھوپھو بھی صدقے واری جارہی تھیں۔۔۔ان کے حوصلہ افزائی ی کرنے پر۔۔۔میں لاونچ میں خوب مٹک مٹک کر کیٹ واک کرنے لگی۔۔۔۔

مجھے بڑا مزا آرہا تھا۔۔۔

میرے نزدیک انسان کو اپنا آپ خود اچھا لگنا چاہیے۔۔۔۔باقیوں کی خیر ہے۔۔۔

♡♡♡♡***********

آج میں اپنی

16th

برتھ ڈے منارہی تھی۔۔۔۔میں پیلے رنگ کی اسکرٹ اور اس پر نیلی جینز پہنے سب سے پہلے تیار ہوگ ئی تھی ہال میں جانے کے لیے۔۔۔

" اوئے ۔۔۔آج بھی خالی ہاتھ۔۔۔ تحفہ کہاں ہے میرا ؟؟؟۔۔۔"دانش جیسے ہی گھر میں داخل ہوا میری نظر اس کے خالی ہاتھوں پر گ ئی۔۔۔میں نے تیزی سے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔

" تو تیار کیوں نہیں ہوئی ی ابھی تک؟؟" اس نے میرے سوال کو مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔میرا سر تا پاؤں جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

" اندھا ہوگیا ہے کیا ؟؟۔۔۔لڑکیوں کو تاڑ تاڑ کر لگتا ہے تیری آنکھوں کی بنائی ی جواب دے گ ئی ہے۔۔۔تجھے میں تیار نظر نہیں آرہی؟؟" میں اسے خاصہ ذلیل کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

" آمنہ باجی ۔۔ادھر آؤ۔۔۔"وہ آمنہ آپی کا ہاتھ پکڑ کر انھیں میرے سامنے لے آیا۔۔۔

"بتاؤ ---یہ لگ رہی ہے برتھ ڈے گرل ؟؟" اس کے سوال پر آمنہ آپی میرا سر تا پاؤں تنقیدی جائزہ لینا اسٹارٹ ہوگئیں

"کیا؟؟--"انھوں نے نفی میں گردن کو جمبش دیتے ہوئے اپنے چہرے سے ناپسندیدگی کے تاثرات دیے----جس پر میں الجھ کر پوچھنے لگی ---

"جیسے روزمرہ میں لگتی ہو ویسی ہی لگ رہی ہو---"انھوں نے منہ بسورے کہا---

"مگر آپی یہ میرا نیا ڈریس ہے---"میں نے تیزی سے احتجاجاً کہا---

"چلو میرے ساتھ---"دانش سر جھٹک کر کہتا ہوا میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگا---

"کہاں ؟؟" میں اور آپی ہم آواز ہوکر استفسار کرنے لگے---

"بس آدھا گھنٹہ دیں آپی مجھے---میں اسے آج بندریا سے انسان کی بچی بنا کر لاتا ہوں---"وہ آمنہ آپی سے لچک دار انداز میں کہ کر مجھے اپنے ساتھ زبردستی پارلر لے گیا---

"یہ لو تمھارا گفٹ---"پارلر پہنچ کر جب میں کار سے اترنے لگی تو اس نے پیچھے کی سیٹ سے اٹھاکر---میری جانب ایک بیگ بڑھایا---

وہ مجھے پارلر زبردستی لایا تھا اس لیے میں خفگی سے اسے گھورتے ہوئے --بیگ اٹھاکر پارلر میں انٹر ہوگ ئی ---

پارلر میں میری بکنگ پہلے سے دانش نے کروا رکھی تھی ---

مجھے سب کچھ بہت عجیب لگ رہا تھا کیونکے میں اپنی پوری زندگی میں پہلی بار پارلر آئی ی تھی---

"آپ کا یہی ڈریس ہے ؟" پارلر والی نے مجھے سیٹ پر بیٹھاتے ہوئے پوچھا---

"جی --"میں نے اثبات میں سر ہلایا---

"اور کوئی ی جیولری وغیرہ سیٹ کروانی ہے آپ کو ؟؟" ان کے سوال پر میں نے سوچا کیوں ناں ایک بار دانش کے تحفے کو چیک کرلوں---

بیگ میں سفید رنگ کے قمیض شلوار تھے جو نہایت خوبصورت اور مہنگے معلوم ہورہے تھے---ساتھ ساتھ اس کی میچنگ کی جھمکیاں اور سینڈل بھی تھیں---

دانش جیسے کنجوس مکھی چوس شخص نے مجھے اتنا مہنگا تحفہ دیا مجھے یقین نہیں آرہا تھا---

اس کا تحفہ میرے چہرے پر بڑی سی مسکان بکھیر لایا تھا---

مجھے زندگی میں پہلی بار کسی نے تحفے میں قمیض شلوار گفٹ کیا تھا---جو مجھے بہت پسند آیا----

پارلر والی تو ایسا لگا میک۔اپ سے کھیل رہی ہو۔۔۔صرف پندرہ منٹ میں اس نے مجھے بدل دیا تھا۔۔۔پھر کچھ کپڑوں کا بھی کمال تھا۔۔۔۔

میں کار میں جب واپس آکر بیٹھی تو میں نے دانش کی نگاہوں کو اپنے لیے ستائی شی پایا۔۔۔۔

"شکریہ۔۔۔مجھے اچھا لگا تمھارا تحفہ۔۔۔"میں نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھ کہا۔۔۔

"شکریہ کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔۔اس میں میری خوشی ہے۔۔۔۔"اگلے ہی لمحے اس نے میری بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے نہایت رومانی انداز میں کہا۔۔۔۔

مجھے اس کے چھونے نے عجیب سی گھبراہٹ میں مبتلا کیا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں رومانیت بھری تھی۔۔۔جس نے مجھے مکمل شاکڈ میں ڈالا تھا۔۔۔۔۔

"دانش کار اسٹارٹ کرؤ---"میں نے تیزی سے اس کا ہاتھ جھٹک کر--- منہ دوسری جانب موڑتے ہوئے---- سخت لہجے میں کہا----

"کیا ہوا ؟؟---میری کوئی ی بات بری لگی تمھیں ؟؟" وہ فکرمند لہجے میں گویا ہوا----

اس لمحے میں خاموش رہی ---مجھے بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا کے اسے کیا جواب دوں----

"شاید میں ہی کچھ زیادہ سوچ رہی ہوں---"میں نے آہستگی سے سر جھٹکتے ہوئے کہا----

کبھی کبھار ہم دیکھ کر بھی اَن دیکھا کرنا چاہتے ہیں---کیونکے ہمیں ڈر لگتا ہے حقیقت کو فیس کرنے سے---میرا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا---میرا ایک ہی تو جگری دوست تھا---
بچپن کا ساتھی --
جو سمجھتا تھا مجھے---
میری ہر بات کو---
میرے جذبات کو---

جو کبھی بھی میرا ساتھ نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔

میں اپنا دوست کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

”مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔۔بلکے بہت وقت سے کہنا چاہ رہا ہوں۔۔۔“دانش نے میرا ہاتھ تھام کر۔۔۔ بڑی محبت سے کہا۔۔۔

”مجھے تم بہت پسند ہو ایمن۔۔۔۔اور میں تمھارے لیے اپنے دل میں کافی ٹائم سے احساسات و جذبات رکھتا ہوں۔۔۔“میں نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا۔۔ مجھ میں ہمت ہی نہیں تھی۔۔۔۔

”دانش میری منگنی ہوچکی ہے۔۔اور یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو۔۔۔پھر ان باتوں کا کیا مطلب؟؟۔۔۔کیوں تم ہماری دوستی خراب کررہے ہو؟؟“ میں نے اپنا ہاتھ اس کی پکڑ سے چھڑاتے ہوئے۔۔۔ غصے سے کہا۔۔۔

آج مجھے سمجھ آرہا تھا وہ کیوں ہروقت میری منگنی ختم کرانے کے پیچھے پڑا رہتا تھا۔۔۔

" جنید بھائی ی تمھیں پسند نہیں کرتے۔۔۔۔ میں کرتا ہوں۔۔۔ میں نے امی ابو سے بھی بات کرلی ہے۔۔۔۔ انھیں بھی ہمارے رشتے سے کوئی ی مس ئی لہ نہیں ہے۔۔۔۔ میں" وہ ابھی بول ہی رہا تھا۔۔۔ کے میں تیزی سے اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔۔۔

" دانش کھڑوس انکل مجھے پسند کرتے ہیں یا نہیں ۔۔ یہ میرا مس ئی لہ ہے۔۔۔" میں نے اس سے نظریں ملاکر دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

" جی نہیں۔۔۔۔ یہ تمھارا اکیلے کا مس ئی لہ نہیں ہے۔۔۔ میں اپنی محبت ایک ناقدرے شخص کو نہیں دینے والا۔۔۔ کسی صورت نہیں۔۔۔ ایک وقت میں پیچھے ہٹ جاتا اگر میں دیکھتا کے وہ تمھارے لیے مجھ سے زیادہ اچھے اور بہتر ہیں۔۔۔ مگر ایسا نہیں ہے۔۔۔۔" میں نے اس لمحے دانش کی آنکھوں میں جنون دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھیں مجھے خوفزدہ کررہی تھیں۔۔۔۔

میرے لیے سب سے بڑا دکھ اس وقت یہی تھا کے میں دانش کی باتوں کو جھٹلا نہیں سکتی تھی۔۔۔کیونکے میں جانتی تھی ۔۔۔وہ ٹھیک کہ رہا ہے۔۔۔میں زبردستی مسلط کی گ ئی ہوں ان پر۔۔۔میری قدر کرنا تو بہت دور کی بات۔۔۔وہ تو مجھ سے سیدھے منہ بات تک کرنا پسند نہیں کرتے۔۔۔۔

اچانک دانش کا سیل رنگ ہونے لگا۔۔۔

ابھی کے ابھی مجھے گھر چھوڑو۔۔۔ورنہ میں پیدل چلی جاؤں گی۔۔۔"اسے آمنہ آپی کی کال " کاٹتے ہوئے دیکھ۔۔۔میں غصے سے بھپر کر۔۔کار کا گیٹ کھولتے ہوئے دھمکی امیز لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔

وہ واقف تھا میں واقعی کار سے اتر جاؤں گی اگر اس نے میری بات نہ مانی تو۔۔۔۔

وہ مجھے لے کر ڈائی ریکٹ ہال پہنچا۔۔۔

"واو۔۔۔ تم تو بالکل سحرش لگ رہی ہو آج۔۔۔ ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا ہماری چھوٹی نند اتنی خوبصورت ہے۔۔۔" بھابھی نے میری تعریف کرتے ہوئے کہا۔۔۔وہ واحد نہیں تھیں۔۔۔آج ہر کوئی ی میری بہت تعریف کررہا تھا۔۔۔

مگر مجھے وہ تعریفیں ذرا بھی اچھی نہیں لگ رہی تھیں۔۔۔

کیونکے میں سحرش آپی جیسی نہیں لگنا چاہتی۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

میرا دل اداس ہوگیا تھا۔۔۔ میری نگاہیں صرف کھڑوس انکل کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔۔

میں صرف ان کا ری۔ایکشن دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

"آج تو کوئی ی بڑا پیارا لگ رہا ہے ۔۔۔کیا بات ہے ؟؟۔۔۔" سحرش آپی کے ہسبینڈ مسکراتے ہوئے مجھے چھیڑنے لگے۔۔۔۔

ہاں۔۔آج تو بالکل میری پرچھائی ی لگ رہی ہو۔۔۔ جنید تو پہلی ہی نگاہ میں فدا ہوجائے گا ”
تم پر۔۔۔“ سحرش آپی نے اتراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ان کے الفاظ نشتر کی طرح میرے جسم میں پیوست ہوئے تھے۔۔۔۔

میں بس دل ہی دل دعا کرنے لگی کے آج جب کھڑوس انکل مجھے دیکھیں تو منہ بسورتے ہوئے کہیں۔۔۔”کھرچن ۔۔۔۔میک۔اپ تم پر بالکل نہیں جچ رہا۔۔۔ تم سادگی میں ہی ٹھیک لگتی ہو۔۔۔“

اتفاق سے میں ان سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

وہی ہوا تھا جس کا مجھے ڈر تھا۔۔۔ان کی نگاہوں میں پہلی بار میرے لیے ستائی ش ابھری تھی۔۔۔۔وہ مجھے پلکیں جھپکائے بغیر ۔۔۔۔بس ٹک ٹکی باندھے دیکھے چلے جارہے تھے۔۔۔۔

انھوں نے لفظی طور پر کچھ نہ کہا۔۔۔۔مگر کچھ کہنے کی ضرورت باقی بھی تو نہیں رہی تھی۔۔۔

ان کی نگاہوں نے سب کہہ دیا تھا۔۔۔کے انھیں آج پہلی بار میں اچھی لگ رہی ہوں۔۔۔

اور کیوں ناں لگتی۔۔۔آخر ان کی محبوبہ نے مجھے خود اپنی پرچھائی ی ہونے کا خطاب دیا تھا۔۔۔

واپسی پر انھوں نے مجھے تحفے کے طور پر فقط ایک لفافہ پکڑا دیا۔۔۔

میں ان کی زندگی میں اتنی بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی کے میرے لیے تھوڑا سہ ٹائی م نکال کر۔۔۔ ایک تحفہ ہی لے آتے۔۔۔

میں نے غصے سے کمرے میں جاکر اس لفافے کو بغیر کھولے اپنی دراز میں پٹک دیا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡*******_____*****

پیپرز سے فارغ ہوتے ہی ---کچھ دن بعد پھوپھو اپنے ہسبینڈ کے ساتھ باقاعدہ شادی کی بات کرنے آئی یں---

شروع سے میرے گھر والوں نے پورے خاندان کو یہی تاثر دیا تھا کے--- میں ابھی بچی ہوں--اور مجھے جنید بھائی ی سے اپنی منگنی کی کوئی ی خبر نہیں----

ابو امی ویسے بھی منگنی توڑ دینا چاہتے تھے---کیونکے دانش نے میری سالگرہ والے دن امی سے خود بات کی تھی---جس کا مجھے بعد میں علم ہوا----

میں اکثر جنید بھائی ی کو *کھڑوس انکل *کہا کرتی تھی سب گھر والوں کے سامنے---مجھے کیا خبر تھی کے ابو وہی الفاظ ذرا لہجہ بدل کر پھوپھو کو جواب میں دے دیں گے---

کچھ دن گزرنے کے بعد----

ابو نے مجھ سے الگ سے پوچھا---میں کیا چاہتی ہوں؟؟----

ابو کے سوال کرتے ہی میرے ذہن میں دانش کے الفاظ گھومنے لگے----اور میں نے خود سے سوال کیا---"کیا میں اپنی پوری زندگی ایک ایسے شخص کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں جسے میری ذرا پرواہ نہیں؟؟؟---جس نے مجھے کبھی پسند نہیں کیا-----جو اپنی ناپسندیدگی ظاہر کرنے کا کوئی ی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا----کیا میں خوش رہ پاؤں گی اس کے ساتھ جو مجھ میں، میری بڑی بہن کو تلاش کرتا ہے؟؟----

"میرے دل نے صاف جواب دیا---نہیں---

میں نے ابو کو کوئی ی جواب نہ دیا----کیونکے میرے دل کو ابھی بھی آس باقی تھی ---

ایک آس---

ہلکی سی امید---

ابھی منگنی ٹوٹی نہیں تھی---ابو امی انتظار کررہے تھے جنید بھائی ی کے ری۔ایکشن کا-----

اور میں بھی----

مگر وہ ستمگر تو جیسے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا----

بجائے منگنی ٹوٹنے سے بچانے کے ----وہ امریکہ جاکر بیٹھ گ ئ ے----

جاتے وقت ملنے تک نہیں آئے وہ ابو سے---جس کا ابو کو شدید دکھ ہوا----

ان کے چلے جانے کے بعد ---میرا دل بری طرح ٹوٹ گیا----

ظالم نے بہت چھوٹی عمر میں مجھے محبت کا روگ لگا دیا تھا----

ایک دن ابو پھوپھو کے گھر بات کرنے گ ئ ے----

واپس آکر انھوں نے بتایا کے سب کی رضامندی سے میری منگنی اب اس ستمگر سے ختم ہوگ ئی ہے----

اس لمحے تو میں سب گھر والوں کے سامنے پتھر بنے کھڑی رہی------

مگر اپنے کمرے میں آکر---- کمبل میں منہ چھپاکر خوب پھوٹ پھوٹ کر روئی ی----

*****_____*****

منگنی ٹوٹنے کا مجھے شدید صدمہ پہنچا تھا----

مجھے لگنے لگا تھا کے انھوں نے مجھ سے جان چھڑائی ی ہے----

کچھ ماہ بعد ہی بڑے ابو کے گھر سے دانش کا رشتہ آیا----جس پر ابو باخوشی رضامند ہوگ ئی ے---

میں نے اپنے کمرے سے باہر نکلنا بالکل ترک کردیا تھا۔۔۔۔کھانا بھی امی بڑی زبردستی کھلاتیں۔۔۔۔

میرے اور دانش کے درمیان بھی سب بدل گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔دوری میں نے دانستہ طور پر خود بڑھائی ی تھی۔۔۔۔جس کا وہ اکثر شکوہ بھی کرتا۔۔۔۔

****_____*****

"اِنَّا للہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعونَ" ایک یوم میں سو کر اٹھی تو سحرش آپی کی ساس کے انتقال کی اطلاع ملی۔۔۔۔

ساس کے انتقال کے بعد تو آپی کے رنگ ڈھنگ ہی بدل گ ئی ے۔۔۔۔

انھوں نے گھر آنا جانا بھی چھوڑ دیا۔۔۔۔ساتھ ساتھ ان کا رونا دھونا بھی ختم ہوگیا تھا۔۔۔۔

اب وہ بہت مطمئن تھیں اپنی شادی شدہ زندگی سے---

محلے کی ایک تقریب میں میرا ان سے ٹکراؤ ہوا-----

وہاں وہ بڑے فخر سے سب کو بتارہی تھیں کے ان کے ہسبینڈ نے ن ئی ی کار خریدی ہے----

کچھ لوگ فسادی ہوتے ہیں---جب تک خود خوش نہ ہوں ---دوسروں کی زندگی میں بھی آگ لگاتے رہتے ہیں---- سحرش آپی انھی فسادی لوگوں میں سرفہرست ہیں----

میں طنزیہ مسکراتے ہوئے انھیں بغیر سلام کرئے وہاں سے گزر گ ئی----میں بھی خوش تھی---کیونکے اب یہ فسادی عورت ہمارے گھر نہیں آیا کرتی تھی میرا اور میرے ماں باپ کا خون جلانے-----اب ہمارے گھر میں کافی سکون تھا----

*****____******

جنید بھائی ی امریکہ جانے کے بعد بہت مغرور ہوگ ئی ے تھے۔۔۔۔مگر ایسی بھی کیا مغروریت کے انسان اپنے ہی والدین سے رابطہ نہ کرئے؟؟؟۔۔۔۔بیچاری پھوپھو اکثر ہمارے گھر آکر روتیں۔۔۔۔

مجھے بہت غصہ آتا تھا اس کھڑوس انکل پر۔۔۔۔

ہمارے خاندان میں، میں پہلی لڑکی تھی جو آگے پڑھنا چاہتی تھی۔۔۔وہ بھی انجینئرنگ کی اسٹوڈنٹ بن کر۔۔۔۔۔

میں بہت لاڈلی تھی اس لیے صرف ایک دن کھانا نہ کھانا کافی رہا امی ابو کو ایموشنلی بلیک۔میل کرنے کے لیے۔۔۔۔

میں نے دن رات محنت کی۔۔۔۔۔دل لگا کر پڑھائی ی کی۔۔۔۔

مجھے اکثر ایک خیال بہت پریشان کر کے رکھتا----وہ تھا میرا دانش سے شادی کے بعد گول مٹول سہ ہوجانا---جیسے ہمارے خاندان کی باقی ساری شادی شدہ خواتین تھیں---

مجھے باقاعدہ پوری تصوری فلم نظر آتی---کے میرے چار پانچ بچے ہیں----میں گول مٹول سی ہوگ ئی ہوں-----میرے بچے مجھے دن رات ایک پاؤں پر نچا کر رکھتے ہیں-----تب جنید بھائ ی امریکہ سے اپنی گوری سی میم کے ساتھ مجھ سے ملنے آئ یں ہیں--جو دکھنے میں بلا کی حسین ہے---اور صرف انگریزی زبان میں بات کرتی ہے-----میرا ایک ماہ کا بچہ دائ یں گود میں ہے---دوسرا ایک سال کا بائ یں گود میں-----اس سے بڑا میرا دامن پکڑ کر کھینچ رہا ہے----اور اس سے بڑا واش روم میں بیٹھا پوٹی دھلانے کے لیے آوازیں لگا رہا ہے----اور اس لمحے میرا بدصورت سہ حلیہ دیکھ کر--- جنید بھائ ی کے چہرے پر ایک اطمینان بخش مسکراہٹ ہے اپنے ماضی میں کیے ہوئے فیصلے کو لے کر---

افففففف----أَستَغْفِرُ الله أَستَغْفِرُ الله أَستَغْفِرُ الله

میں دلی طور پر خواہش رکھتی تھی کے ایک دن اُس بلندی پر پہنچوں کے جنید بھائی ی کو پچھتاوہ ہو مجھے چھوڑنے پر۔۔۔۔نہ کے خوشی۔۔۔۔۔۔۔

💞💞💞💞💞💞*****______******

اسی کمپنی میں بھیجی جہاں جنید C.V میں نے دانستہ طور پر پڑھائی ی مکمل ہوتے ہی اپنی بھائی ی تھے۔۔۔

میں نے جانماز پر بیٹھ کر خوب رو رو کر دعائی یں ک ئی یں۔۔۔کے میرا سلیکشن ہوجائے۔۔۔۔۔

میں نہیں جانتی یہ میری دعائی یں تھیں یا گڈ لک یا دن رات کی جانے والی محنت۔۔۔۔۔

مجھے صرف کچھ ماہ گزرنے کے بعد ہی ان کا مثبت جواب موصول ہوگیا تھا۔۔۔۔

میں نے بغیر کسی کو بتائے اتنا بڑا کارنامہ انجام دینے کی جرأت کی تھی۔۔۔

پھر ایک ہفتے تک امی ابو اور بھائی یوں کا شدید غصہ و ناراضگی فیس کیا۔---

فلحال تھوڑے مگرمچھ کے آنسو بہانے سے میرا کام بن گیا ----اور میں چل پڑی ی

------امریکہ----میرے خوابوں کی دنیا----جہاں وہ ستمگر تھا----

میں صرف کھڑوس انکل کا ری۔ایکشن دیکھنا چاہتی تھی---

اور مجھے وہ ملا بھی----

ان کے چہرے کی حیرت ہی میری جیت تھی----

مجھے بہت اچھا لگتا تھا جب وہ مجھے بڑی عزت سے "مس ایمن" کہ کر مخاطب کرتے----

💞💞💞💞******_____****

سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔۔۔کے رمضان کی مبارکباد دینے کے لیے میں نے اپنے والدین کو کال کی۔۔۔۔

تب میرے سر پر امی جان نے ایٹم بم پھوڑا عید کے چوتھے دن شادی کا۔۔۔۔

میں نے پُرزور احتجاج کیا۔۔۔مگر اس کا کوئی ی فائ‌ده نہ ہوا۔۔۔۔

آخر تم کب تک بھاگو گی اپنی شادی سے ؟؟'' امی کے سوال نے مجھے لاجواب کردیا۔۔۔۔

میں بھی تھک گ ئی تھی اب سیراب کے پیچھے بھاگتے بھاگتے۔۔۔۔

میں اپنے والدین کی بڑھاپے کی اولاد تھی۔۔اور خاندان کی سب سے چھوٹی ۔۔۔۔۔اسی سبب سے مجھے شروع سے جنید بھائ ی کھرچن کہتے۔۔۔آج مجھے ان کا کھرچن کہنا شدت سے یاد آرہا تھا۔۔۔۔جبکہ پرانے وقتوں میں مجھے ان کا یہی کھرچن کہنا سخت زہر لگتا تھا۔۔۔ ۔۔میری

آنکھیں از خود آنسو بہا رہی تھیں ---جبکے لبوں پر بڑی سی مسکان رقصا تھی---میں نہیں جانتی-- میں ہنس رہی تھی یا رو رہی تھی---بیک وقت شاید میں آج دونوں ہی کام کررہی تھی----

میرے والدین میری دانش سے شادی کرا کر--- اب جلد سے جلد اپنے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے تھے----

******______*******

جنید

اس کی شادی کی خبر مجھے پاگل کر رہی تھی---وہ میری کھرچن تھی ---پوری زندگی میں نے انتظار کیا تھا اس کا-----

تین دن تک میں شدید صدمے میں رہا---اس دوران میں اپنا زیادہ وقت مسجد میں رہا-------

رمضان چل رہے تھے---میں صرف ایک گلاس پانی پی کر سحری کرتا---اور ایک گلاس سادہ پانی سے افطاری----

میں ہر نماز میں بہت روتا---اتنا کے میری جانماز آنسوؤں سے بھیگ جاتی-----

آفس سے مسلسل کالز و میسیجز آرہے تھے---پھر چوتھے دن باس خود اپنے سیکریٹری کے ساتھ میرے اپارٹمنٹ چلے آئے----

میں نے اپنی طبیعت خراب ہونے کا بہانا کیا---

مجھے کیا خبر تھی یہ بہانا مجھے بڑا مہنگا پڑنے والا ہے---اگلے ہی دن آفس کا سارا اسٹاف میری طبیعت پوچھنے گھر چلا آیا---سوائے اس ظالم کھڑچن کے----

وہ کتنی پتھر دل ہے---یہ مجھ سے بہتر کون جانتا ہے-----

میری طبیعت خراب ہونے کا سن کر بھی اس کی صحت پر کون سہ کوئی ی فرق پڑا ہوگا۔۔۔۔میں یہی سوچ کر کرڑتا رہا۔۔۔۔

میں پورے ایک ہفتے آفس سے غائی ب رہا۔۔۔مگر وہ میرا حال پوچھنے نہیں آئی ی۔۔۔۔

************* 💞💞💞

"آپ؟؟۔۔۔اس وقت؟؟" رات کے دو بجے میں اس کے اپارٹمنٹ جاپہنچا تھا۔۔۔۔وہ الجھی تھی مجھے دیکھ۔۔۔۔

"اندر آسکتا ہوں مس ایمن؟؟" میں نے نارمل انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔مگر۔۔۔۔"وہ ہچکچاہٹ سے ابھی بول ہی رہی تھی ...کے میں اس کا ہاتھ پکڑ کر گھر میں داخل ہوگیا۔۔۔۔

"آپ اس وقت کیوں آئے ہیں؟؟" میں اسے لاونچ تک لے آیا تھا۔۔۔اس کے کیے جانے والے سوالات کو مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔تمھیں ڈر لگ رہا ہے مجھ سے؟؟" میں اندھا نہیں تھا۔۔۔مجھے اس کے چہرے پر ابھرتا ہوا خوف صاف نظر آرہا تھا۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔میں کیوں آپ سے ڈرنے لگی۔۔۔"اس نے بغیر نظریں ملائے تیزی سے جواب دیا۔۔۔

میں نے اسے صوفے پر بیٹھایا۔۔۔اور خود کے اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔۔۔

"بے فکر ہوجاؤ۔۔۔تم کل بھی میری ذمہ داری و عزت تھیں۔۔۔چاہے تم مانو یا نہ مانو ۔۔۔مگر تم آج بھی میری ذمہ داری و عزت ہو۔۔۔اور جنید کو اپنی عزت و ذمہ داری کا خیال رکھنا خوب آتا ہے۔۔۔"میں نے نہایت محبت سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کے چہرے پر اگلے ہی لمحے طنزیہ مسکراہٹ بکھری---جسے دیکھ میں الجھا----

اس کی طنزیہ مسکراہٹ مجھے الجھن میں ڈال گ ئی تھی----مگر میں نے سوال نہ کیا---ہمت ہی نہیں ہوئی ی----

جن سے ہمیں بلا کی محبت ہو ان کی ناراضگی سے ڈر از خود ہی دل میں جگہ بنا لیتا ہے----اور پھر میرے سامنے بیٹھی لڑکی تو بے مروتی و سرد مہری میں اپنا ثانی نہیں رکھتی----

" آپ اتنی رات میں یہ باتیں کرنے آئی یں ہیں یہاں؟؟" اس نے منہ بسورتے ہوئے استفسار کیا----

کچھ لمحے ماحول پر خاموشی طاری رہی---

وہ میرے جواب کی منتظر تھی اور میں سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا----

نہیں۔۔۔میں تو تمھارے ساتھ سحری کرنے کی نیت سے آیا ہوں۔۔۔"کبھی کبھار ہم سوچتے کچھ ہیں اور حقیقت میں ہوتا کچھ اور ہے۔۔۔۔بہت کچھ سوچ کر آیا تھا میں۔۔۔مگر اس کی طنزیہ مسکراہٹ جو میرے صدق جذبات پر ابھری تھی وہ مجھے خاموش ہونے پر مجبور کر گ ئی۔۔۔اس لمحے میں نے خود سے سوال کیا۔۔۔(کیا بدل جائے گا اگر میں اسے اپنے ....جذبات بتادوں گا تو ؟؟۔۔۔کیا وہ پلٹ کر میری محبت کا جواب محبت سے دے گی ؟؟)۔

جواب میرے دل و ذہن دونوں کا ایک ہی تھا۔۔ (نہیں۔۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔وہ مزاق اڑائے گی میرا۔۔۔میرے جذبات کا۔۔۔میرے احساسات کا۔۔۔وہ دانش جیسے خوبرو نوجوان ۔۔۔جو اس کا ہم عمر اور بچپن کا ساتھی ہے۔۔۔ پر بھلا کیوں مجھ جیسے انکل کو فوقیت دینے لگی؟؟؟۔۔۔وہ کہیں سال پہلے مجھے انکل کہ کر رجیکٹ کر چکی ہے۔۔۔وہ پتھر دل لڑکی پھر مجھے رجیکٹ کردے گی۔۔۔۔میں دوبارا اس سے ذلیل ہونے کی ہمت نہیں رکھتا۔۔۔)۔۔۔

میرے جواب پر اس کی آنکھیں حیرت سے مجھے تکنے لگیں۔۔۔جیسے اسے یقین نہ آیا ہو میرے جواب پر۔۔۔

"آپ رات کے اس وقت میرے ساتھ سحری کرنے آئے ہیں ؟؟---واقعی؟؟" اس نے ابرو اچکاکر تفتیشی انداز میں پوچھا----

"ہاں--- مجھ سے اکیلے سحری نہیں کی جاتی---"میں نے منہ لٹکائے --نظریں چورا کر---جواز پیش کیا---

"تو--- آپ کیا روز سحری کرنے آیا کریں گے ؟؟" وہ تیزی سے پریشان لہجے میں پوچھنے لگی----

"اب ایسا بھی نہیں ہے---"میں نے سپاٹ سے لہجے میں کہا---

"ویسے یہ ممکن تھا بھی نہیں---کیونکے مجھ پھوہڑ کو دیگچی سے چائے تک نکالنا نہیں آتا---آپ کے لیے سحری بنانا تو بہت دور کی بات ہے---"اس نے مسکراتے ہوئے طنز کا تیر مارا تھا مجھے-----

اس کے جملے سن ---مجھے کافی حیرت ہوئی ی ---اسے اتنے سالوں بعد بھی--- میرے بولے ہوئے الفاظ یاد تھے----

”کوئی ی بات نہیں ---میں بنالوں گا---“میں نے بھرم سے جواب دیا--وہ الگ بات تھی ---کھانا بنانا مجھے بھی نہیں آتا تھا---

صرف چائے ، کافی ، نوڈلس، اسپیگیٹی اور انڈے بنا لیا کرتا تھا جب کبھی دل چاہتا ---یا امی ابو کے لیے---مگر امریکہ آنے کے بعد تو سوائے چائے اور کافی کے کسی چیز کے بنانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا----

”ٹھیک ہے --آپ سحری بنائی یں---جب تیار ہوجائے ---تو میرے کمرے کا دروازہ نوک کردیجیے گا---میں آجاؤ ں گی----“وہ کھڑے ہوکر جمائی ی لیتے ہوئے بولی----

جی نہیں۔۔۔میرے ساتھ کچن میں چلو۔۔۔"میں نے ایک لمحے کی دیری کیے بغیر اس کا " ہاتھ تھام کر کہا۔۔۔۔

میں کیوں؟؟" وہ الجھی نگاہ سے۔۔۔۔ "

کیونکے تمھارے کچن میں سامان کہاں رکھا ہے۔۔۔مجھے کیا پتا۔۔۔"میں نے تیزی سے بھولا " سہ چہرہ بناکر جواب دیا۔۔۔ویسے بھی مجھے کوئی ی اور بہانا نہیں سوجھ رہا تھا اس کے ساتھ تھوڑا اور وقت گزارنے کا۔۔۔۔۔

وقت بھی کیا عجیب کھیل کھیلتا ہے ناں۔۔۔ کبھی میرے پاس اس کا مکمل وقت میسر تھا لیکن میں نے اس کی قدر نہ کی۔۔۔۔ آج جب وہ مجھے نہیں مل رہی تھی۔۔۔ تو میں اس کے ساتھ کچھ خوشگوار لمحات گزارنے کے لئے بہانے تلاش کر رہا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔۔مگر یہ تو مجھے بھی اتنا خاص نہیں پتا۔۔پھر مجھے بہت نیند بھی آرہی ہے۔" وہ آنکھیں مسلتے ہوئے بولی۔۔۔۔وہ میرے وجود سے ۔۔۔اپنی کوفت کا اظہار۔۔۔ ہر ادا سے کررہی تھی ۔۔۔۔مگر۔۔۔ میں بھی آج ڈھیٹ بن گیا تھا۔۔۔۔

" چلو کوئی ی نہیں۔۔۔آج ایک ساتھ مل کر جان لیتے ہیں ۔۔تمھارے کچن میں کون سہ سامان کہاں رکھا ہے۔۔۔"میں اسے کچن کی جانب کھینچ لایا تھا۔۔۔

وہ منہ بسورے۔۔۔۔سلپ سے ٹیک لگا کر ۔۔۔مجھے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

میں کنفیوز کھڑا تھا ۔۔۔مجھے بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا اب آگے کیا کرؤں۔۔۔

کہ تو دیا تھا بڑے بھرم سے۔۔۔کے سحری میں بنالوں گا۔۔۔مگر کیسے؟؟۔۔۔۔۔۔

فلحال اللہ کا نام لے کر کام شروع کیا۔۔۔۔

" اللہ---"میں اناڑی چھری سے پیاز کاٹنے کی کوشش کرتے کرتے اپنی انگلی ہی کاٹ بیٹھا---خون تیزی سے فرش پر گرنے لگا----

" جب پیاز کاٹنا آتا ہی نہیں---تو پھر ماسٹر شیف بننے کی کیا ضرورت تھی؟؟؟؟---حد ہے مطلب----بندہ منہ سے بول دے کے نہیں آتا کھانا پکانا---پر نہیں---آپ کی تو شان کم ہوجائے گی ناں --- دیکھیں کتنا خون نکل رہا ہے----"وہ لڑکی پٹی باندھتے وقت مسلسل مجھے بچوں کی طرح ڈانٹے چلی جارہی تھی -----

" اتنا تو مجھے کبھی میری امی نے بھی نہیں ڈانٹا---جتنا آپ ڈانٹ رہی ہیں مس ایمن ---"میں نے اسے ٹوک کر---منہ بگاڑتے ہوئے کہا----

" میں آپ کو ڈانٹ نہیں رہی --- سمجھا رہی ہوں---"وہ تیزی سے احتجاجاً بولی----

" مگر محترمہ آپ کا لہجہ سمجھانے والا نہیں ہے---"میں نے دوٹوک انداز میں ---اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا----

"کیونکے مجھے شدید غصہ آرہا ہے آپ پر۔۔۔۔اور اس سے کہنں زیادہ خود پر۔۔۔کے یہ جانتے ہوئے بھی کے آپ کو کھانا پکانا نہیں آتا۔۔۔صرف آپ کی اکڑ توڑنے کے لیے۔۔۔۔۔آپ کو کھانا پکانے دیا۔۔۔۔۔"وہ خاصہ غصیلی آواز میں جواب دہ ہوئی ی۔۔۔مگر اس کے لہجے میں پچھتاوا بھی نمایا محسوس ہورہا تھا۔۔۔۔

"آپ اچانک مسکرا کیوں رہے ہیں؟؟" اس کا جواب سنتے ہی۔۔۔میرے چہرے پر بڑی سی مسکان رقصا ہوئی ی۔۔۔جسے دیکھ وہ سوال کرئے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔

"بس میں بھی ایسے ہی غصہ ہوا کرتا تھا تم پر۔۔۔۔اور تم سے زیادہ خود پر۔۔۔شاید اس لیے ہمیشہ کچھ زیادہ بول جاتا تھا۔۔۔۔"اس نے تھوڑی دیر پہلے مجھ پر طنز کر کے بہت پرانا واقعہ یاد دلایا تھا۔۔۔۔۔۔یہ اسی کا مفاہمانہ جواب تھا۔۔۔۔۔

"جی نہیں۔۔۔آپ کے اور میرے غصے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔۔آپ کے غصے میں ناپسندیدگی جھلکتی تھی۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

"تو کیا تمھارا غصہ مجھ پر پیار برسا رہا ہے اس وقت ؟؟" میں نے ابرو اچکا کر۔۔۔مضحکہ خیز انداز میں کہا۔۔۔

شاید وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔کے میرے غصے میں واقعی اس کے لیے محبت چھپی تھی۔۔۔۔

"میں خود کرلوں گا۔۔۔"میں نے سخت خفگی سے کہ کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچ لیا۔۔۔

"میں کررہی ہوں ناں۔۔۔"وہ پھرتی سے دوبارا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔گھوری سے نوازتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"میں چلتا ہوں۔۔۔"میں اس کے پٹی باندھتے ہی کھڑا ہوگیا تھا۔۔

آرام سے بیٹھ جائیں---میں سحری بنا کر لاتی ہوں---"اس کے نرمی سے کہتے ہی " ---میں نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا---

تمھیں کھانا بنانا آتا ہے؟؟" میری آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں---- "

جی---جتنا آپ سمجھتے ہیں اتنی پھوہڑ نہیں ہوں میں اب ۔"اس نے خاصہ اترا کر جواب " دیا---پھر کچن کی طرف بڑھی----

میں اس کے پیچھے پیچھے کچن میں گیا---

اس نے میرے سامنے ہی کھانا بنانا اسٹارٹ کیا----

ٹماٹر فریج سے نکال کر دیں---بلکے چھوڑیں میں خود لے لیتی ہوں----"وہ کہتے ہوئے " تیزی سے فریج کی جانب گ ئی----

”کب سیکھی کوکنگ ؟؟“ میں نہایت تجسس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔سلپ سے ٹیک لگائے۔۔۔

”یہاں آنے سے کچھ ماہ پہلے۔۔۔۔“اس نے فریج سے سامان نکالتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

”آپ آرام سے باہر بیٹھ جائیں۔۔۔۔یہاں کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں دکھ جائیں گے۔۔۔“اس کی باتیں مجھے خوش فہمی میں مبتلا کررہی تھیں۔۔۔۔

وہ ایسے بول رہی تھی جیسے ناجانے کتنی فکر ہو اسے میری۔۔۔۔

میں الجھ کر ۔۔۔۔فقط مسکرانے لگا۔۔۔۔۔

”ویسے اب سحرش آپی سے بات ہوتی ہے آپ کی ؟؟“ اس نے اچانک ہی مجھے دیکھ استفسار کیا۔۔۔۔اس کا لہجہ یہ سوال کرتے وقت بڑا دوستانہ سہ تھا۔۔۔

"سحرش سے۔۔ نہیں تو۔۔۔" میں نے لاپرواہی سے نفی میں گردن کو جمبش دیتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

"ویسے امریکہ آنے کے بعد آپ کچھ زیادہ ہی مغرور نہیں ہوگ ئی ے تھے؟؟؟۔۔۔آپ نے کتنا رولایا ہے پھوپھو کو۔۔۔" اس نے میری جانب دیکھتے ہوئے غصیلے انداز میں کہا۔۔۔

"میں مغرور نہیں ہوا تھا۔۔ ناراض تھا اُن سے۔۔۔" میں نے دونوں ہاتھ سینے پر فولٹ کرتے ہوئے ۔۔۔صاف گوئی ی سے جواب دیا۔۔۔

"ناراض ؟؟۔۔۔مگر کیوں؟؟" وہ الجھ کر مجھے دیکھ۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے لگی۔۔۔۔

اب اِس (کیوں ) کا کیَا جواب دیتا میں اُسے؟؟۔۔۔کیا بتاتا؟؟۔۔۔

میں نے اس سوال کے جواب میں خاموشی کو ترجیح دی۔۔۔

جب آپ میرے سوالات کو اگنور کرتے ہیں ناں۔۔۔تب آپ مجھے شدید زہر لگتے ہیں۔۔۔۔" جواب نہ ملنے پر وہ دانت پیستے ہوئے کہ کر واپس سحری تیار کرنے لگی۔۔۔۔

وہ آج کافی دوستانہ انداز مں بات کررہی تھی مجھ سے۔۔۔۔ اس سے پہلے ہمارے درمیان کبھی اس طرح کی باتیں نہیں ہوئیں۔۔۔۔۔۔مجھے اچھا لگ رہا تھا اس کا مجھ سے بے تکلف ہونا۔۔۔۔

مگر جس سوال کا وہ جواب مانگ رہی تھی۔۔۔میں وہ دینے سے قاصر تھا۔۔۔۔

پھر ماحول پر صرف خاموشی کا راج رہا۔۔۔۔

💞💞💞********💞💞

"سحرش آپی سے آخری بار بات کب کی تھی آپ نے ؟؟" اس نے پھر ایک بار سحرش کا ذکر چھیڑا---- مجھے یہ بات تھوڑی عجیب لگی-----وہ کیوں مجھ سے صرف سحرش کے متعلق سوال کررہی تھی؟؟؟---

میرا ذہن ہلکا سہ الجھا----

"پاکستان میں ---تمہاری سالگرہ والے دن----"مجھے اچھی طرح یاد تھا کے سحرش نے بڑے شوخ انداز میں مجھ سے کہا تھا ----کے مجھ پر بجلیاں گرنے والی ہیں---

اور ایسا ہوا بھی تھا-----

آج پھر میری آنکھوں کے آگے کھرچن کا وہ سفید کپڑوں میں ملبوث خوبصورت سراپا لہرا گیا تھا----

میرے جواب دیتے ہی وہ ناجانے کیوں استہزائیہ انداز میں بولی---"اووو-----تو آپ کو پتا نہیں ہے شاید---ان کی ساس کا انتقال ہوگیا ہے---اس کے بعد سے وہ اپنی میرج لائف سے بہت خوش ہوگئی ہیں--انھوں نے تو اپنے میکے بھی آنا جانا چھوڑ دیا ہے--"

مجھے اس کی باتیں اب الجھن میں ڈال رہی تھیں----

اس کی پوری گفتگو میں مجھے تو کوئی ہنسنے یا مزاق اڑانے والی بات محسوس نہیں ہوئی---

"چلو اچھی بات ہے --وہ اپنی لائف میں خوش ہے---"میں اثبات میں سر ہلا کر کہتے ہوئے----واپس سحری کرنے لگا----

"ایک سوال پوچھوں---اکثر میرے ذہن میں آتا ہے----آج موقع لگا ہے تو سوچ رہی ہوں پوچھ ہی لوں---پتا نہیں پھر کبھی یہ موقع ملے نہ ملے---"اس نے مجھے دیکھ ---لچکدار انداز میں کہا----

ایسا کیا سوال تھا جو کھرچن مجھ سے پوچھنا چاہتی تھی؟؟---میں بھی اشتیاق میں مبتلا ہوا----

"ہاں پوچھو---"اس کے سامنے میں نے اپنے تجسس کو ظاہر نہیں کیا---بلکے دہی سے بھرا چمچہ منہ میں ڈالتے ہوئے لاپرواہی سے کہا---

"کبھی آپ سحرش آپی کو ہوٹل وغیرہ لے کر گئے؟؟---یا---کہیں اور--؟؟؟---"اس کے مفاہمانہ سوال نے میرے دماغ کو کچھ ثانیوں کے لیے مکمل ہلا کر رکھ دیا تھا--------

"یہ کیسا گھٹیا سوال ہے؟؟---"میں نے سخت لہجے میں اسے دیکھ---بھپر کر پوچھا---

"اوو---سوری---"وہ زبان دانتوں میں دبا کر---مسکراتے ہوئے بولی----

پھر واپس کھانے میں مگن ہوگئی----

اتنا گھٹیا سوال کرنے کے بعد اس کا لاابالی پن سے معذرت کرنا ---مجھے بالکل سمجھ نہیں آیا تھا----

اتنا گھٹیا سوال کیوں کیا تھا اس نے مجھ سے ؟؟---وہ بھی اپنی ہی شادی شدہ بہن کے متعلق----

"کیا مطلب تھا اتنے گھٹیا سوال کا ؟؟" میں نے پھر اس سے سخت لہجے میں سوال کیا----

"او ۔ہو---آپ تو پیچھے ہی پڑ گ ئی ے--- نہیں شی ئی ر کرنا تو نہ کریں---اس طرح غصے سے چیخ کر سامنے والے اپارٹمنٹ والوں کو نہ بتائی یں ---کے ہم حیدرآبادی ہیں----"وہ منہ بگاڑ کر کہتی ہوئی ی ---اپنی چیر سے کھڑی ہوکر کچن کی جانب جانے لگی----

”ایمن باتوں کو گول گول مت گھماؤ۔۔۔صاف صاف کہو۔۔۔کیا مطلب تھا تمھارا اس گھٹیا سوال سے۔۔۔۔میں جب سے آیا ہوں تم کیوں باربار مجھ سے سحرش کے متعلق سوال کیے جارہی ہو ؟؟“ میں تیزی سے اپنی چیر سے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔

اس کا نازک بازو اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔اس کا رخ اپنی جانب موڑتے ہوئے۔۔۔۔انتہائی ی سخت لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

”وہی مطلب تھا۔۔۔جو آپ سمجھ کر بھی نا سمجھ بن رہے ہیں۔۔۔“وہ دانت پیستے ہوئے آنکھوں میں کدورت لیے ۔۔۔جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔مجھے واقعی سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔ “

”اووو۔۔۔۔تو آپ چاہتے ہیں آج کھل کر بات ہو۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔“اس نے اپنے بازو سے میرا ہاتھ جھٹکتے ہوئے۔۔۔دونوں ہاتھ بڑے بھرم سے فولٹ کر۔۔۔۔مجھے عجیب نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے ۔۔۔۔آپ کے اور سحرش آپی کے چکر کے بارے میں ، میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔"اس کا جملہ مجھے مکمل شاکڈ میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔

چکر ؟؟۔۔۔وہ بھی سحرش کے ساتھ ؟؟۔۔۔

کیا بکواس کررہی تھی کھرچن۔۔۔۔ ایک دو ثانیوں کے لیے تو میرا ذہن مفلوج ہوگیا۔۔۔۔اتنا گھٹیا الزام ۔۔۔۔۔

میری پوری زندگی صرف اسی کے گرد گھومتی آئی ی ہے۔۔۔۔ میں تو وہ لکیر کا فقیر ہوں جس نے اس سے منگنی ہوجانے کے بعد۔۔۔ناخوش ہوتے ہوئے بھی۔۔۔۔ کسی لڑکی کی جانب نگاہ تک نہ اٹھائی ی۔۔۔۔وہ کیسے مجھ پر اتنا گندا الزام لگا سکتی تھی؟؟۔۔۔وہ بھی اپنی ہی بڑی بہن کے ساتھ ملا کر ۔۔۔۔

ایمن۔۔۔"میں اپنا سر پکڑے کھڑا تھا اس وقت۔۔۔۔ "

”سحرش میرے لیے میری بہن جیسی ہے----اس کے اور میرے درمیان کبھی بھی کوئی ی تعلق نہیں رہا----“میں ایک ایک لفظ پر خاصہ جماؤ دیتے ہوئے گویا ہوا---

”اووو واقعی؟؟؟“ وہ استہزائیہ انداز میں -----

”جی ہاں---میں وہ الو کا پٹھا ہوں جس نے پوری زندگی صرف ایک لڑکی کے پیچھے ذلیل و خوار کی ہے----اور ابھی بھی کر رہا ہوں--اور جس طرح کی میرے دل کی کارکردگی ہے---مجھے خود پر پورا یقین ہے فیوچر میں بھی اسی بلا کے پیچھے خوار ہوں گا-----میں نے اس کے علاوہ کبھی کسی لڑکی کی جانب نگاہ تک نہیں اٹھائی ی ہے---تو کسی سے تعلق رکھنا یا افئیر چلانا تو بہت دور کی بات ہے----اور پھر اسی لڑکی کی بہن سے افئیر چلانا---ناممکن----“میں نے قطعی انداز میں کہا---

میرا غصہ اس وقت آسمانوں سے باتیں کررہا تھا---

میں نے آج غصے میں ہی صحیح ---مگر اپنی چھپی ہوئی ی محبت کا اظہار کردیا تھا---وہ الگ بات ہے مقابل نے ان جملوں کو سمجھنے کی زحمت ہی نہ کی----

" اچھا---تو سحرش آپی رات رات بھر کالز پر جنات سے باتیں کیا کرتی تھیں؟؟" وہ آنکھوں میں کدورت و نفرت بھرے--- اور چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے گویا ہوئی ی----

" کرتی ہوگی ---مجھے کیا پتا---مگر مجھ سے نہیں کرتی تھی----"میں نے تیزی سے جواب دیا----

" اف اللہ---مجھے تو لگتا تھا اس جھوٹ بولنے کے فن میں ، میں ہی ماہر ہوں--مگر آج یقین ہوگیا استاد ---استاد ہی ہوتا ہے ---ہر چیز میں آگے-------کچھ تو خدا کا خوف کریں----آپ کی آنکھوں میں تو ذرا بھی شرم نہیں ہے----کتنے دھڑلے سے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال جھوٹ بول رہے ہیں "

مجھے تو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا اتنی بڑی غلط فہمی کیسے ہوگ ئی اسے میرے بارے میں؟؟؟---

وہ کسی طرح یقین کرنے کے لیے تیار نہیں تھی کے میرا سحرش سے کوئی ی تعلق نہیں----

"میں جھوٹ نہیں بول رہا----اس کی شادی کے تین چار ماہ بعد مجھے کال آئی ی تھی اس کی---بہت دکھی تھی وہ بیچاری----میں نے صرف اسے ایک دوست ہونے کی حیثیت سے دلاسہ دیا----میں ویسے بھی اس دوران پڑھائی ی میں بہت زیادہ مصروف رہا کرتا تھا---ایک دو دن تک تو میں نے اس سے بات کی---پھر جب تیسرے دن اس کی کال آئی ی تو میں نے اس سے کہا امی سے بات کرلے----وہ خود ایک عورت ہیں----ایک اچھی خوشحال زندگی گزارنے اور ساس سے بنا کر رکھنے کے اچھے مشورے دے دیں گی----میں تو لڑکا ہوں--- مجھے نہیں معلوم ان معاملات کو کیسے ڈیل کرتے ہیں---اس دن کے بعد مجھے نہیں یاد پڑتا اس کی کبھی کال آئی ی ہو مجھے----"

"اگر آپ کا ان سے کوئی ی تعلق نہیں تھا---تو پھر وہ اتنے بھرم و دعوے سے کیسے کہتی تھیں کے آپ انھیں پسند کرتے ہیں؟؟" ----اس لمحے اسکی آنکھوں میں شدید کرب تھا----

"میں ---- یقین مانو میرا کھرچن---ڈالا میں فہمی غلط نے چیز کس اسے معلوم نہیں مجھے

---"میں ابھی اسے اپنے کردار کی صفائی ی پیش کر ہی رہا تھا کے وہ تیزی سے میری بات کاٹتے ہوئے بولی--

"قسم کھا سکتے ہیں آپ ؟؟--کے آپ آپی سے بات نہیں کرتے تھے رات رات بھر---"

"مجھے اس حسین دلربا کی قسم ---جس میں میری جان بسی ہے----جس سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں--کے دھڑکنوں کو بھی جگہ دیجیے محترمہ----آپ تو پورے دل پر ہی قبضہ کیے بیٹھی ہیں-----"میں نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے---محبت سے چور لہجے میں کہا---

میں بہت الجھا ہوا تھا----مجھے ماضی میں کی ہوئی ی ایسی کوئی ی بات یاد نہیں آرہی تھی جس کے سبب سحرش کو یہ غلط گمان پیدا ہو----کے میں اسے پسند کرتا ہوں---

اوپر سے یہ فون کالز کا کیا چکر تھا؟؟؟-----

مجھے کبھی کیسے پتا نہیں چلا کے کھرچن مجھ سے اتنی بدگمان ہے----کے اس کے نزدیک میں اتنا بدکردار لوفر و لفنگا آدمی تھا کے اسی کی شادی شدہ بہن سے افئیر چلا رہا تھا---

"لو جی---آپ کی وجہ سے سحری کا وقت ختم ہوگیا---اور میں نے ٹھیک طرح سحری بھی نہیں کی----"اچانک سے الارم گھڑی کی آواز پورے لاونچ میں گونجنے لگی----جسے سنتے ہی وہ خفگی سے مجھے گھورتے ہوئے بولی---

پھر اس نے سحری کا سامان سمیٹنا شروع کردیا----

"یہاں میری پوری لائف کا بینڈ بج گیا ہے---اور تمھیں سحری ٹھیک طرح تناول نہ کرپانے کی پڑئی ی ہے----حد ہوتی ہے بے حسی کی بھی---"میں اسے کھاجانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے بولا----

میں یہاں قسمیں کھاکر اسے یقین دلانے کی ہرممکنہ کوشش کررہا تھا۔۔۔ کے میرا سحرش کے ساتھ کوئی ی چکر نہیں۔۔۔اور وہ کھرچن میڈم ۔۔۔۔انھیں تو صرف پیٹ پوجا کی پڑی تھی۔۔۔۔

"آپ کی جھوٹی قسم سے میرا پیٹ تھوڑی بھرئے گا۔۔۔اور کیوں اتنا سیرس ہورہے ہیں؟؟؟۔۔۔پلیز ٹیک اٹ ایزی۔۔۔ان باتوں کا اب ویسے بھی کوئی ی مطلب نہیں بچا۔۔۔میری شادی ہے عید کے چوتھے دن ۔۔۔سو۔۔۔اب بھول جائیں ساری باتیں۔۔۔اور اپنے گھر جائیں۔۔۔۔۔۔۔"وہ نہایت لاپرواہی سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

کیسے وہ اتنا بڑا الزام مجھ پر لگا کر ۔۔۔مجھے سیرس نہ ہونے کا مشورہ دے رہی تھی؟؟۔۔۔۔

"میں نے جھوٹی قسم نہیں کھائی ی۔۔۔۔۔اور میں کیسے چپ چاپ یہاں سے چلا جاؤں اپنے پاکیزہ کردار پر اتنا بڑا داغ لے کر؟؟۔۔۔۔"

"یہ داغ بہت پرانا ہے۔۔۔آپ کو اب خیال آرہا ہے۔۔۔۔۔۔"اس نے نہایت طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔۔

"کس کو کال کررہے ہیں آپ؟؟" اسے میری قسم بھی جھوٹی لگ رہی تھی۔۔۔۔مجھے اس لمحے سحرش کا خیال آیا۔۔۔وہ بندی واحد تھی جو ہم دونوں کے درمیان سے یہ غلط فہمی ختم کرسکتی تھی۔۔۔۔کیونکے میرا اپنی بے گناہی میں بولے جانے والا ہر لفظ۔۔۔۔ سامنے کھڑی اُس دشمن جاں کے نزدیک فقط عبث کی حیثیت رکھتا تھا۔۔۔وہ مجھے کال کرتا دیکھ تیزی سے ابرو اچکاکر۔۔۔میرے سیل میں جھانکنے کی کوشش کرتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔۔

شاید اتنا اچک اچک کر سیل میں جھانکنے کے باوجود اسے أسکرین صاف نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

"سحرش کو۔۔۔۔وہی تمھیں بتائے گی ۔۔۔کے میں سچا ہوں۔۔۔۔میری قسم سچی ہے۔۔۔میرا کردار پاکیزہ ہے۔۔۔۔میرا اور اس کا ایسا کوئی ی تعلق نہیں ۔۔۔جو مجھے تمھارے یا کسی اور کے سامنے شرمندہ ہونا پڑئے۔۔۔۔"میں کال ملاکر ۔۔ سیل کان پر لگاتے ہوئے۔۔۔ایک ایک لفظ خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟---- کال ریسیو نہیں کررہیں وہ آپ کی؟؟---بتایا تو ہے آپ کو----وہ بہت خوش ہیں اب اپنی میرج لائی ف سے----انھیں اب کوئی ی انٹرسٹ نہیں رہا آپ میں----"وہ نہایت دلخراش لہجے میں کہتی ہوئی ی کچن کی جانب بڑھ گ ئی---

میں نے بھی اس کی بات کا کوئی ی جواب نہ دیا---کیونکے میں جانتا تھا اس کا کوئی ی فائی دہ نہیں----

میں مسلسل وہیں کھڑا سحرش کو کال ملاتا رہا---مگر بیل رنگ ہونے کے باوجود سحرش ریسیو نہیں کررہی تھی---

میری فجر کی نماز کا وقت بھی نکل رہا تھا----

میں نے سوچا---- سحرش سے رابطہ کرنے کے بعد---کھرچن سے بات کرؤں گا-----

میں مزید وقت ضائی ع کیے بغیر---نماز پڑھنے چل پڑا----

💞💞💞💞*****_____*****

دوسرے دن آفس پہنچا تو معلوم ہوا کے مجھے باس کے ساتھ فورا ہی جرمنی کے لیے نکلنا ہے----وہاں ہمارا نیا پروجیکٹ کچھ مسائ ل کے سبب رک گیا ہے----

میں کھرچن سے بات کرنا چاہتا تھا----مگر سحرش سے اب تک میرا رابطہ نہیں ہوسکا تھا---اس لیے میں ناچاہتے ہوئے بھی بغیر کھرچن سے کوئ ی بات کرئے ---باس کے ساتھ جرمنی چلا گیا----

بیس دن تک میں جرمنی میں ہی رہا-----وہاں بھی مجھے جب بھی موقع ملتا--میں سحرش سے کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کرنے لگتا----میں نے بہت میسجز کیے اسے---- واٹس ایپ اور میسنجر پر بھی میسج چھوڑے----مگر کہیں سے کوئ ی ریپلائے نہیں آیا----

اب مجھے سمجھ آنے لگا تھا سحرش کو کوئی ی غلط فہمی نہیں ہوئی ی---اس نے دانستہ طور پر میری زندگی میں آگ لگائی ی ہے-----

مگر سمجھ نہیں آرہا تھا---کیوں؟؟؟-----میری تو اس سے کوئی ی دشمنی بھی نہیں----پھر کیوں اس نے میری پوری زندگی تباہ کردی؟؟؟------

کیوں اس عورت نے میرے اور کھرچن کے درمیان اتنی بدگمانیاں پیدا کیں؟؟----

آن گنت سوالات تھے میرے ذہن میں---مگر جواب ایک کا بھی نہیں----

میں اکثر اپنے ذہن پر زور ڈالتا---کیا میں نے اس کے ساتھ کچھ غلط کیا تھا؟؟--یا اس سے کبھی کچھ ایسا کہا کے جس سے اس کی دل آزاری ہوئی ی ہو---اور اس کا بدلا وہ مجھ سے اسطرح لے رہی ہو-----

مگر مجھے ایسا کوئی ی واقعہ یاد نہیں آتا تھا---

میں نے شروع سے ہی اسکے ساتھ دوستانہ تعلق رکھا تھا----

میں ہمیشہ سوچا کرتا تھا----کیوں کھرچن کی نگاہیں شکوئے و شکایات سے بھری ہوتیں ہیں؟؟-----

کیوں وہ ہمیشہ مجھے ایسے دیکھتی ہے جیسے میں اس کا مجرم ہوں؟؟----

اب ان سوالات کا جواب مجھے مل چکا تھا----

میں جرمنی سے واپسی پر پورے راستے یہی سوچتا ہوا آیا کے جاتے ہی سب سے پہلے کھرچن کے پاس جاؤں گا----اور اسے اپنا حالِ دل صاف الفاظ میں بیان کردوں گا----

کیونکے میں جان گیا تھا ان بدگمانیوں کو مزید میرے رویے نے بڑھایا تھا---اگر میں شروع سے اسے اعتماد میں رکھتا---اسے وہ محبت دیتا جس کی وہ حقدار تھی تو کبھی سحرش اس کے سامنے کھڑے ہوکر وہ جھوٹے دعوے نہ کر پاتی-----

میں کھرچن کے ساتھ اپنے ماضی میں کیے جانے والے رویے کی معافی مانگنا چاہتا تھا---

سارے ارمان ریزہ ریزہ تب ہوئے---جب مجھے آفس پہنچ کر پتا چلا ---کے کھرچن اپنی شادی کے لیے چھٹیاں لے کر پاکستان جاچکی ہے----

میرا ضمیر مجھے شدید ملامت کر رہا تھا---کیونکے میں نے اپنی بے وقوفیوں کی وجہ سے اپنی محبت کھوئی ی تھی---گویا کے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنے والا شخص ہوں میں----

تین دن لگے مجھے یہ فیصلہ کرنے میں --کے میں پاکستان جاؤں گا---اس کی ساری غلط فہمیاں دور کرؤں گا--ایک بار ہی صحیح مگر اپنی محبت کا اظہار ضرور کرؤں گا اس

سے---- چاہے پھر وہ مجھے مثبت جواب نہ دے---- چاہے پھر وہ میرا ہاتھ نہ تھامے---- چاہے پھر وہ میرے ہی سامنے ڈولی میں بیٹھ کر چلی جائے-----

******_____*****

میں عید کے پہلے دن تقریبا آٹھ بجے کے قریب پاکستان پہنچا-----

میں ایئرپورٹ سے ڈائریکٹ کھرچن کے گھر گیا----

وہاں مایوں مہندی کا فنکشن چل رہا تھا----

میرے گھر میں انٹر ہوتے ہی لوگوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں---- کچھ نے خوشی کا تاثر دیا---- کچھ نے منہ بسورا----

اگر شادی میں شرکت کرنے آئی یں ہیں تو موسٹ ویلکم------ "دانش کے چہرے کا رنگ مجھے دیکھتے ہی اڑ گیا تھا---- وہ گلے لگتے ہوئے--- ہلکے سے کان میں سرگوشی کرنے "

لگا۔۔۔ ”اور اگر شادی میں کوئی ی رکاوٹ ڈالنے آئی یں ہیں تو یہیں سے واپس لوٹ جائیں۔۔۔ ورنہ میں کوئی ی لحاظ نہیں رکھوں گا۔۔۔۔ پہلے ہی وارننگ دے رہا ہوں ۔۔۔ایمن اب میری ہے۔۔۔۔ “وہ دھمکی آمیز لہجے میں کہتے ہوئے ۔۔۔میرے گلے سے ہٹا۔۔۔پھر آنکھوں میں آنکھیں ڈال ۔۔۔۔بڑے رعب سے آخری جملہ ادا کیا۔۔۔۔۔۔

دل کو بری طرح چھلی کیا تھا دانش کے آخری جملے نے۔۔۔۔مگر میں جواب میں خاموش رہا۔۔۔۔

مجھے اپنے والدین کہیں نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔۔ پھر میری نگاہ ماموں پر گ ئی۔۔۔

میں نے ماموں کے چہرے پر پریشانی جھلکتی دیکھی۔۔۔۔شاید وہ بھی خوش نہیں تھے میرے واپس آنے سے۔۔۔۔

اچانک میری نگاہ سیڑھیوں کی جانب اٹھی۔۔۔ وہاں سے وہ بلائے جان لال دوپٹے کے سائے میں خراماں خراماں سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے لاونج میں آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پیلے رنگ کے ڈھیلے ڈھالے قمیض شلوار میں ملبوث تھی۔۔۔پوری زندگی میں پہلی بار میں نے اس کے بالوں میں کھجور چوٹی بنی دیکھی۔۔۔اس کے آگے کے بال بے۔بی کٹنگ ہوئے وے تھے۔۔۔جو اس کی پوری پیشانی پر بکھر کر۔۔۔اس کے حسن میں مزید چار چاند لگا رہے تھے۔۔۔وہ نازک سی کوئی ی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔بہت خوبصورت۔۔۔۔

اس ظالم حسینہ نے آج پھر مجھ پر بڑا ظلم ڈھایا تھا۔۔۔آج پھر اپنے ہونٹوں کو آتشی رنگ سے سجایا تھا۔۔۔۔پتا نہیں کیوں۔۔۔۔مگر اس کے ہونٹوں پر لگی وہ آتشی لپ۔اسٹک آج بھی میری سانس روک رہی تھی۔۔۔۔

وہیں لاونج میں سفید رنگ کے صوفے پر اسے بیٹھا دیا گیا۔۔۔۔

اس لمحے اس نے پل بھر کے لیے اپنی نگاہ اٹھائی ی۔۔۔۔میں اس سے بہت دور۔۔۔۔مگر چہرے کی سیدھ میں کھڑا تھا۔۔۔۔سب اس کی خوب بلائی یں لے رہے تھے۔۔۔۔

کھرچن کے تینوں بھائی‌یوں میں سے ایک نے بھی مجھ سے ٹھیک طرح بات نہیں کی تھی----نہ ہی ماموں جان نے----مجھے اپنا آپ بن بلائے مہمان جیسا لگ رہا تھا---

اس کے چہرے اور ہاتھ پاؤں پر دانش کے گھر سے آیا ہوا اپٹن لگایا جارہا تھا---

میں بڑی حسرت سے اس کے وجود کو کھڑا تکتا رہا----

میری آنکھیں بہنے کے لیے بےتاب ہورہی تھیں----

اک آگ سی لگی تھی میرے سینے میں----

کرچی کرچی ہوکر میرے سارے ارمان آج بکھر رہے تھے-----

وہ میری کھرچن تھی---جس کے ہاتھ پر آج کسی اور کے نام کی مہندی لگائی ی جارہی تھی----

ایک طوفان برپا تھا دل میں۔۔۔مگر لب خاموش تماشائی ی بنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

ساری رسمیں ہوجانے کے بعد۔۔۔زور و شورو سے فنکشن اسٹارٹ ہوگیا تھا۔۔۔

میں اپنی جگہ کھڑا خاموشی سے سارے کزنز کو ناچ گانا کرتا دیکھتا رہا۔۔۔

" اوو۔۔۔تو آپ آگ ئی ے۔۔۔مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔۔۔اتنے بڑے بڑے لوگ شرکت کررہے ہیں میری شادی میں۔۔۔"میری نگاہیں صرف اسی پر ٹکی تھیں۔۔۔مجھے وہاں موجود کسی اور بندے سے کوئی ی مطلب نہیں تھا۔۔۔میں بڑی حسرت سے اس کے ہاتھوں پر مہندی لگتے دیکھتا رہا۔۔۔ جیسے ہی اس کی مہندی کا عمل مکمل ہوا۔۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر میری جانب چلی آئی ی۔۔۔اس نے نہایت مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔مگر اس لمحے میں نے صرف اس کی آنکھوں کو دیکھا۔۔۔ جن میں شدید اضطراب تھا۔۔۔بہت شکوئے ۔۔۔بہت سی شکایتیں۔۔۔۔بہت غصہ۔۔۔۔

شاید بہت روئی ی تھی وہ۔۔۔آنکھیں سوجھ رہی تھیں اس کی۔۔۔

میں اک لمحے میں ہی بھاپ گیا تھا وہ بالکل خوش نہیں ہے اس شادی سے----

میوزک بہت تیز ہونے کے سبب اسے لگا شاید میرے کانوں تک اس کی آواز رسائی ی حاصل نہیں کر پا رہی----

"سب کہ رہے ہیں بالکل سحرش آپی جیسی خوبصورت لگ رہی ہوں میں ---شاید تبھی آپ کی نگاہیں اتنی ستائی شی ہورہی ہیں----کیا آپ کو سحرش آپی کی یاد دلا دی میں نے آج؟؟؟---"اس نے ذرا اچک کر ---میرے سیدھے کان کے پاس منہ لاکر--زچ کرنے والے انداز میں کہا----

اور طنزیہ مسکراتے ہوئے--- میرے پاس سے ہٹنے لگی---

"سحرش اتنی خوبصورت تھی مجھے تو آج پتا چلا --سچ کہوں--- تمھیں دیکھنے کے بعد اگلا سانس لینا تک بھول بیٹھا تھا---ہائے--- تم نے بڑا ظلم ڈھایا ہے میری جان پر----اپنے حسن کو

پردے میں رکھو---بندہ تھوڑا کمزور دل ہے---آئندہ آتشی رنگ سے اپنے خوبصورت ہونٹوں کو زینت نہ دینا------"میں نے ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر---اسکی نازک کمر پر ہاتھ رکھ کر---اسے خود سے دور جانے سے روکا---میرے اس غیر متوقع عمل پر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں----میں نے اس کے سیدھے کان کی جھمکی پر اپنے ہونٹ مس کیے----اور نہایت محبت سے چور لہجے میں اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا----

کہتے ہیں ناں صحبت اثر رکھتی ہے----شاید یہ سرپھری و نڈر کھرچن کی صحبت کا ہی اثر تھا---جو مجھ جیسا شریف بندہ پٹنے والے کام بڑی جرأت سے انجام دے رہا تھا----

یہ پہلی بار تھا کے مجھے کسی کی کوئی ی پرواہ نہیں تھی----

ہاتھ ہٹائیں اپنا---"اس کے ہاتھوں پر لگی مہندی ابھی گیلی تھی---وہ کھا جانے والی " نگاہ سے گھورتے ہوئے حکم صادر کرنے لگی---

محبت کا جواب سخت بے رخی سے دیا تھا اس دشمنِ جاں نے ---مگر مجھے پھر بھی اس سے کوئی ی گلہ نہیں تھا------

"ہٹا دیا---بس---خوش رہو----اس کے ساتھ---جس کے ساتھ رہنا چاہتی ہو-----"اس کے حکم صادر کرتے ہی --میں نے تیزی سے ہاتھ ہٹا لیا----ایک قدم پیچھے ہٹ کر --نم آنکھوں اور تڑپتے دل کے ساتھ اسے دعا دے کر ---میں اس کی محفل چھوڑ کر آگیا---

***********

گھر سے نکلتے ہی گلی میں مجھے سحرش اپنے ہسبینڈ کے ساتھ ملی------

وہ تو نظریں بچاکر نکل رہی تھی ---میں نے دانستہ طور پر آواز دے کر روکا----

اسے دیکھتے ہی میرے پورے وجود میں آگ بھڑک اٹھی تھی----

اگر سحرش کے ہسبینڈ کا لحاظ نہ ہوتا تو میں اس محترمہ کی عدالت وہیں لگا دیتا۔۔۔مگر عزت پر جان قربان کرنے والے لوگ ہیں ہم۔۔۔۔میں کیسے اس جتنا گر سکتا تھا؟؟۔۔۔میرا لیول اتنا لو نہیں ہے۔۔۔۔

میں نے اس کے ہسبینڈ سے رسمی سلام دعا کی۔۔۔اس دوران سحرش کے چہرے کے رنگ مکمل اڑئے ہوئے تھے۔۔۔شاید اسے میرے پاکستان اچانک واپس آجانے کی توقع نہ تھی۔۔۔

اس نے آنکھیں تک نہ اٹھائی یں میری جانب۔۔۔بات کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔

مجھے اندازہ تھا کہ اسے میری ان گنت فون کالز نے الٹ کر دیا ہے۔۔۔۔

سحرش تم رکنے آئی ی ہو ماموں کے گھر؟؟۔۔۔"میرے سوال پر وہ گڑبڑا کر بولی۔۔۔ "

" ہ۔۔۔ہاں "

”چلو اچھی بات ہے۔۔۔۔پھر تو بہت وقت ہے میرے پاس۔۔۔رات کو محفل جماتے ہیں۔۔۔بہت ساری باتیں کرنی ہیں تم سے مجھے۔۔۔۔“میں نے حق المکان اپنے لہجے کو دوستانہ رکھنے کی کوشش کی۔۔۔۔تاکے اس کے ہسبینڈ کو کوئی ی شک نہ ہو۔۔۔۔

”ارے تو ابھی کہاں جارہے ہو؟؟۔۔۔چلو اندر چلو ہمارے ساتھ“ اس کا ہسبینڈ مسکراتے ہوئے بے تکلفی سے بولا۔۔۔۔

”وہ امی ابو سے ملنے جارہا ہوں۔۔۔ابھی تک ملا نہیں ہوں ان سے۔۔۔۔اصل میں ائیرپورٹ سے ڈائیریکٹ ماموں کے گھر ہی آگیا تھا۔۔۔“میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔اور سحرش کو گھوری سے نوازتا ہوا اپنے گھر کی جانب بڑھا۔۔۔۔

***♡💞

میں نے اپنے گھر کا دروازہ آہستہ سے نوک کیا۔۔۔۔

دروازہ امی جان کھولنے آئی یں۔۔۔

میں انھیں دیکھتے ہی بے ساختہ گلے سے لگا۔۔۔۔

ان کی حیرت و خوشی کا کوئی ی ٹھکانا نہ تھا۔۔

امی مجھے مزید اپنے حصار میں جکڑ کر زور زور سے رونے لگیں۔۔۔۔۔

۔ابو امی کے زورزور سے رونے کی آوازیں سن ۔۔۔پریشان ہوکر دروازہ کی جانب آئے۔۔۔۔

مجھے دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں جگنو جگمگائے۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک بے یقینی کے عالم میں دور کھڑے مجھے تکتے رہے۔۔۔۔

امی سے ہٹ کر میں ابو کی طرف بڑھا---

ان کے سینے سے لگ کر ---لگا جیسے آج بہت سالوں بعد زندہ ہونے کا احساس ہوا ہو---

وہ بہت شفقت سے میری کمر کو سہلا رہے تھے---

میں شدید غمزدہ تھا----مگر ابو کے سینے سے لگ جانے کے بعد مجھے دلی سکون میسر آیا---

تھوڑی دیر بعد----

"آپ لوگ شادی میں شرکت نہیں کررہے ایمن کی ؟؟" میرے سوال پر امی نے مجھے شکوئے بھری نگاہ سے دیکھا---

کیسے کرلوں؟؟-----اتنا بڑا دل نہیں ہے میرا---شروع سے اپنی بہو کے روپ میں دیکھا تھا اسے----میں---"امی بہت جذباتی ہوکر بولیں---یہاں تک کے دوران گفتگو وہ اپنا چہرہ دوپٹے میں چھپاکر---رونا شروع ہوگ ئی یں----

میں واقف تھا---امی کس قدر دلی لگاؤ رکھتی ہیں اس کھرچن سے----

"تم اچانک کیسے؟؟---مطلب؟؟" ابو الجھ کر استفسار کر رہے تھے---

میرا اچانک واپس آنا انھیں الجھا رہا تھا---شاید انھیں اندازہ تھا میرے اچانک واپس آنے کا تعلق کہیں ناں کہیں کھرچن کی شادی سے جوڑا ہے----

میں نے ابو کی جانب افسردگی سے دیکھا---اور بغیر کچھ کہے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا---

مجھے گمان تھا اتنے سالوں بعد اچانک آیا ہوں تو یقیناً کمرہ گندا ملے گا---مجھے بیٹھ کر خود صفائی ی کرنی پڑئے گی----

مگر اپنے گمان کے بالکل برعکس پایا تھا میں نے----

میرا کمرہ چاندی کی طرح چمک رہا تھا-----

میرے کمرے کی ہر چیز مجھے خود بتا رہی تھی----کسی نے بڑی شدت سے انتظار کیا ہے میری واپسی کا-----

کمرے کی کھڑکی بند کرنے کے باوجود بھی مجھے کھرچن کے گھر سے گانوں کی آوازیں مسلسل آتی رہیں----

جنھیں سن سن کر میرا دل جل کر کوئی لہ ہوا جارہا تھا----

"مہندی لگاؤں گی میں سجنا کے نام کی" خاص طور پر ناجانے کون کمینہ میرے جلے پر مزید نمک چھڑک رہا تھا ایک ہی گانا باربار چلا کر-------

میں بہت تھکا ہوا تھا---کُڑتے، جلتے کب مجھے نیند آئی ی---مجھے خبر نہیں-----

*****_____******

میرے کانوں کی سماعت سے مسلسل اس کھرچن کی آوازیں ٹکرا رہی تھیں---

میں بستر سے اٹھ کر ---سر کھجاتے ہوئے لاونج کی جانب چل پڑا----

”دیکھیں پھوپھو---اچھی لگ رہی ہے ناں میری مہندی---“وہ میرے سامنے صوفے پر بیٹھی امی جان کو اپنے ہاتھوں پر سجی مہندی دیکھا رہی تھی----

وہ سفید رنگ کے کُرتے اور آتشی رنگ کے چوڑیدار پاجامے میں ملبوث تھی----

آتشی رنگ کا نیٹ کا دوپٹہ بڑی تمیز سے سر پر اوڑھ رکھا تھا۔۔۔لائٹ سہ میک۔اپ۔۔۔مگر ہونٹوں پر ڈاک آتشی رنگ کی لپ۔اسٹک۔۔۔وہ بلا قیامت ڈاہ رہی تھی مجھ مظلوم پر۔۔۔۔

میرا دل اسے دیکھتے ہی زورزور سے دھڑکنا شروع ہوگیا۔۔۔

شدید گرمی کا احساس ہونے لگا۔۔۔

میں سمجھ گیا تھا مس کھڑچن صرف مجھے تڑپانے اور جلانے آئی یں ہیں۔۔۔

"بہت پیارا رنگ آیا ہے۔۔۔ماشاءاللہ سے۔۔۔"امی بیچاری بڑی حسرت سے اسکی مہندی دیکھ۔۔۔چہرے پر زبردستی کی مسکان سجائے بولیں۔۔۔۔

"صبح ہی صبح کیا کررہی ہو تم یہاں؟؟۔۔۔مایو کی دولہن ہوکر بھی۔۔۔تم سے سکون سے اپنے گھر پر نہیں ٹکا جارہا۔۔۔"میں جل ککڑے انداز میں اسے دیکھ ۔۔۔منہ بگاڑتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

"میں تو صرف پھوپھو کو اپنی مہندی دیکھانے آئی ی تھی---"وہ معصومیت سے بولی----

"ہمم---اچھی طرح نظر آرہا ہے کیا دیکھانے آئی ی ہو---"میں نے طنزیہ کہا---اور منہ بسورتا ہوا --اپنے کمرے کی جانب لوٹ گیا---

"جنید---جنید بیٹا---"امی کی مسلسل آوازوں پر---میں دانتوں میں برش کرتے ہوئے واپس باہر آیا----

"بیٹا اسے ذرا گھر چھوڑ آؤ---"امی جان نے لچکدار انداز میں مجھے دیکھ کہا----

"کیوں؟؟---میں کیوں چھوڑ کر آؤں؟؟---ویسے بھی محترمہ کا گھر سامنے ہی تو ہے-----جیسے آئی یں ہیں---ان سے کہو---ویسے ہی چلی جائی یں---"میں نے امی کی جانب مخاطب ہوکر کہا---اور اسے مکمل اگنور کرتے ہوئے واپس پلٹنے لگا---

"بیٹا۔۔۔یہ تو میری محبت میں صبح صبح چلی آئی ی۔۔۔اسے نہیں معلوم تھا کے مایو کی دولہن گھر سے باہر نہیں نکلتی۔۔۔۔۔۔اب میں نے اسے بتا دیا ہے۔۔۔اب خیال رکھے گی یہ۔۔۔ تم اسے چھوڑ آؤ ناں۔۔۔"

"جی جی ۔۔۔دانت برش کرلوں۔۔۔پھر چھوڑ کر آتا ہوں۔۔۔دنیا کی سب سے معصوم مایوں کی دولہن کو۔۔۔جسے شاید یہ بھی علم نہیں کے مایوں کی دولہن پیلے کپڑے پہنتی ہے۔۔۔آتشی نہیں ۔"میں نے دانت پیستے ہوئے۔۔۔ طنزیہ اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں منہ ہاتھ دھو کر ۔۔۔ٹاول سے منہ صاف کرتے ہوئے جیسے ہی واش روم سے نکلا۔۔۔وہ میرے کمرے میں ہی کھڑی۔۔۔ایکوریم میں مچھلیوں کو کھانا ڈال رہی تھی۔۔۔۔۔اس کے چہرے پر اس لمحے بڑی پیاری سی مسکان رقصا تھی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے ۔۔۔۔اس نے مجھے دیکھا۔۔۔پھر اس کے چہرے کی وہ دلفریب مسکراہٹ بالکل غائب ہوگئی۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ابھی بھی شدید غصہ و خفگی جھلک رہی تھی۔۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔۔" وہ مجھے دیکھ کر۔۔منہ بسور کر باہر کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی۔۔۔کے میں نے تیزی سے ٹاول بیڈ پر ڈالی۔۔۔اور اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔۔" وہ ابرو اچکا کر۔۔۔

"کچھ دینا تھا تمھیں۔۔۔۔"

"مجھے؟؟"

"ہاں۔۔۔۔" میں کہ کر الماری کی طرف بڑھا۔۔۔۔

"واو۔۔۔اتنی پیاری ساڑھی۔۔۔۔کس کی ہے؟؟۔۔۔" میں نے بہت سال پہلے اس کے لیے ساڑھی خریدی تھی۔۔۔مگر دینے کی ہمت نہیں کرسکا تھا۔۔۔۔مگر اب ناجانے کیوں شدید دل

میں خواہش جگی ----کے اِس ساڑھی کو اس کے حقدار کو دے دوں---اس لیے وقت ضائ ع کیے بغیر اس کے ہاتھ میں ساڑھی کا بیگ پکڑا دیا----اس نے ساڑھی کو دیکھتے ہی تعریفی کلمات بے ساختہ کہے---------پھر ابرو اچکاکر ----الجھ کر پوچھنے لگی----

"تمھارے لیے لایا تھا---"میں افسردگی سے فقط اتنا ہی کہ سکا-----

"میرے لیے ؟؟----"وہ مزید الجھ کر ----

"ہاں----تمھاری
16th
سالگرہ پر ---مگر دے نہیں سکا تھا----"میں نے نظریں جھکائے کہا---وہ صرف ساڑھی نہیں تھی-----میرے ارمان تھے----میرے خواب---وہ خواب جن میں ، میں اسے اپنی دولہن کے روپ میں دیکھتا تھا----میں یہ ساڑھی اسے شادی کی پہلی رات منہ دیکھائ ی میں تحفے کے طور پر دینا چاہتا تھا----میرا بڑا ارمان تھا اسے دوبارا لال رنگ کی ساڑھی میں دیکھنے کا----

میرا دل اس لمحے شدید رنج و غم میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کی نظر اچانک بیگ میں موجود اس ساڑھی کی رسید پر گ ئی۔۔۔اس میں تاریخ لکھی تھی۔۔۔جس دن وہ ساڑھی مال سے خریدی گ ئی تھی۔۔۔۔

" اگر اس دن میرے لیے ساڑھی لائ ے تھے ۔۔تو دی کیوں نہیں؟؟" اس کی آواز اچانک سے بھر آئ ی تھی۔۔۔جس پر میں نے نگاہ اٹھاکر اس کے خوبصورت چہرے کی جانب دیکھا۔۔۔اس کا چہرہ سرخ لال ہورہا تھا۔۔۔آنکھوں سے آنسو جھلک رہے تھے۔۔۔۔مگر لب و لہجے میں شکوہ بھی نمایا تھا۔۔۔۔

" ۔۔۔بس ہمت نہیں ہوئ ی۔۔۔۔ "میں نے افسردگی سے نظریں جھکاکر ۔۔۔دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہمت نہیں ہوئی ی؟؟---مگر کیوں؟؟----سب کے سامنے بے دھڑک ڈانٹنے کی ہمت ہے آپ میں---بس تحفہ دینے کی ہمت نہیں ہوئی ی---"وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے--- غصے سے بھڑک کر گویا ہوئی ی---

"تم تو ایسے بول رہی ہو---جیسے یہ ایک تحفہ ہمارے درمیان کی ساری غلط فہمیاں مٹا دیتا---"

"مس ئلہ یہی تو ہے---آپ ہمیشہ ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کو نظرانداز کر دیتے ہیں---جو دوسروں کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہیں----"اس نے مفاہمانہ انداز میں ---جتاتے ہوئے کہا----

"ٹھیک ہے---میں اپنی غلطی مان رہا ہوں---مگر کیا میں اکیلا قصور وار ہوں ان سب کا؟؟؟---کیا وہ تم نہیں تھیں جس نے انکل کہ کر مجھے ریجیکٹ کیا تھا-؟؟؟---"میں زخمی شیر کی طرح دھاڑا----

بہت چاہا تھا کے یہ شکوہ منہ پر نہ آئے۔۔۔۔کیونکے اس میں میری شدید تذلیل تھی۔۔۔۔مگر وہ لڑکی تو ہر چیز کا الزام مجھ پر ڈال کر خود بری الذمہ ہونے کے چکر میں تھی۔۔۔۔جو میں بالکل نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔۔

مانا غلطیاں زیادہ میری ہیں۔۔۔مگر اس کا ایک انکل کہ کر ریجیکٹ کرنا میری ہر غلطی پر بھاری ہے۔۔۔۔۔

ہماری منگنی اس نے توڑی تھی۔۔۔۔ میں نے نہیں۔۔۔۔۔

"ہاں کہا تھا۔۔۔۔بلکے آج بھی کہتی ہوں۔۔۔کھڑوس انکل ہیں آپ۔۔۔جب دیکھو مجھ پر چیختے رہتے ہیں۔۔۔ کبھی خیال نہیں کیا آپ نے میری سیلف ریسپکٹ کا۔۔۔۔سب کے سامنے اوپر سے کھرچن بلاتے تھے۔۔۔۔یہاں تک کے میرے دوستوں کے سامنے بھی۔۔۔۔"وہ تو آج جیسے بن بادل گرجنے و برسنے آئی ی تھی مجھ مظلوم پر۔۔۔۔۔۔میرے قریب آکر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ غراتے ہوئے شیرنی کی طرح دھاڑنے لگی۔۔۔۔

"ہاں ---بلاتا ہوں کھڑچن---کیونکے تم ہو---اپنی زندگی سے کھرچ کھرچ کر نکالنے کی کتنی کوشش کی میں نے تمھیں---مگر تم تو جیسے چپک ہی گ ئ ی ں تھیں میری قسمت و زندگی سے---" میں نے دانت پیستے ہوئے جوابی کاروائ ی کی---

"تم سے جان چھڑانے کے چکر میں ، میں نے گھر سے بھاگنے تک کی دھمکی دی تھی امی کو---مگر -----" میں بولتے بولتے سانس لینے کے لیے رکا---

"مگر کیا؟؟---" وہ تجسس کے مارے تیزی سے ابرو اچکا کر پوچھنے لگی----

"مگر امی پھر بھی اپنے فیصلے پر ڈٹی رہیں---پتا نہیں کیا جادو کردیا تھا تم نے میری ماں پر-----" میں چڑتے ہوئے بولا----

"دراصل آپ کی نظریں کمزور ہیں---اس لیے آپ کو میری کوئ ی اچھائ ی نظر ہی نہیں آتی---اور رہی جادو کی بات---اگر مجھے واقعی جادو آتا---تو یقین جانیں سب سے پہلے آپ پر

ہی کرتی۔۔۔۔ بڑے آئے۔۔۔۔۔کھڑوس انکل کہیں کے“ وہ میرے منہ پر مجھے کھڑوس انکل کہہ رہی تھی۔۔۔۔

میری ٹھیک ٹھاک تپ گ ئی تھی۔۔۔۔

”تمھاری زبان کچھ زیادہ ہی نہیں چل رہی آج؟“ ۔۔۔میں نے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”ہاں چل رہی ہے۔۔۔۔تو کیا کرلیں گے کھڑوس انکل آپ؟؟۔۔۔ مجھ پر چیخیں گے؟؟۔۔۔۔“وہ ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر جیسے میدان میں اترئ ی تھی۔۔۔۔

میں نے اپنے غصے پر قابو پانے کے لیے ایک لمبا گہرا سانس لیا۔۔۔۔وہ کھرچن ہر بار کی طرح میرا بلڈ پریشر ہائی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے کھڑوس انکل بلانا بند کرؤ۔۔۔۔ورنہ۔۔۔۔"یہ کھڑوس انکل کا لفظ مجھے اپنی ٹھیک ٹھاک توہین معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔میرا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔اس لڑکی کا حشر کردوں۔۔۔۔میں نے بمشکل اپنا غصہ پیتے ہوئے۔۔۔۔ وارننگ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ورنہ کیا؟؟۔۔۔میں تو کہوں گی کھڑوس انکل۔۔۔"وہ تو آج ڈھٹائی کے سارے ریکارڈ توڑنے آئی ہوئی تھی۔۔۔۔میرے اور نزدیک آکر۔۔۔۔مجھے زچ کرنے لگی۔۔۔۔

"کھڑوس انکل۔۔۔۔"وہ بلائے حسن میرے اور قریب آکر۔۔۔اترا کر چڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اس کے مزید قریب آتے ہی میری نگاہیں اس کے خوبصورت ہونٹوں پر ٹک گئیں۔۔۔۔

میری حالت غیر ہونے لگی تھی۔۔۔۔

مجھے لگا میرا سانس رک رہا ہے۔۔۔۔۔

شدید گرمی کا احساس ہونے لگا۔۔۔

وہ اپنی دھن میں مگن مجھے چڑھانے میں مصروف تھی۔۔۔

چپ۔۔۔۔۔۔ایک دم چپ۔۔۔۔''میں مزید اس کی نزدیکی برداشت نہیں کرپارہا تھا۔۔۔۔۔اس لیے ۔۔۔تیزی سے اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر۔۔۔اس کی آواز کو دبایا۔۔۔ساتھ ساتھ اپنی آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں میرے اس عمل پر حیرت سے بڑی بڑی ہوئی یں ۔۔۔ساتھ ساتھ خفگی بھی جھلکانے لگیں۔۔۔۔

کیا جان سے مارنے کا ارادہ ہے مجھے؟؟؟۔۔۔۔۔۔۔''جیسے ہی میں نے ہاتھ ہٹایا۔۔۔وہ گہرا سانس لیتے ہوئے۔۔۔مجھے دیکھ خفگی سے بولی۔۔۔۔

پھر پاؤں پٹکتی ہوئی ی ساڑھی اٹھاکر جانے لگی۔۔۔

"میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے کھرچن----" میں نے بغیر کچھ سوچے سمجھے---بڑی محبت و جرأت سے اعلانیہ کہا----

پھر اس کے قدموں کو رکتے دیکھا----

میں پُرامید نگاہوں سے اس کے وجود کو تک رہا تھا---

اس کے مثبت جواب کا منتظر کھڑا تھا----

اس نے پلٹ کر میری جانب بے یقینی سے دیکھا---

"یہ جملہ آپ نے آپی سے بھی ماضی میں ضرور کہا ہوگا---ہے ناں؟؟" اس نے چھبتے ہوئے لہجے میں استفسار کیا-----

اس کی آنکھیں پُرنم تھیں----

اس کے سوال پر میں نے ہار ماننے والے انداز میں سر جھٹکا----اور اداسی سے مسکرا دیا----

ناجانے کیوں مجھے بڑی خوش فہمی تھی کے میری محبت کا اظہار---- ہمارے درمیان کی غلط فہمیوں کو کم کردے گا---مگر حقیقیت اس کے بالکل برخلاف تھی-----

اس لمحے میں شدید کرب میں مبتلا ہوا---مجھے لگا اگر دو لمحے وہ مزید میرے سامنے کھڑی مجھے سوالیہ نظروں سے تکتی رہی ---تو میں ٹوٹ کر بکھر جاؤں گا----

"چلیں چھوڑئیں نہ بتائیں----"وہ طنزیہ مسکراتے ہوئے کہ کر---کمرے سے باہر جانے لگی-----

"ایک وقت آئے گا جب تمھیں پتا چلے گا میں سچ کہ رہا تھا ---میرا سحرش سے کوئی ی تعلق نہیں----اور---"میں ابھی گمبھیر لہجے میں بول ہی رہا تھا ----کے وہ میرے جملے کو تیزی سے مکمل کرتے ہوئے بولی----

"اور میں پچھتاؤں گی---یہی کہنا چاہتے ہیں ناں آپ؟؟---چلیں تو دعا کردیں ---میں آخر میں واقعی پچھتاؤں----"اس کے لہجے میں انا تھی---مغروریت تھی---یا شاید صرف غصہ تھا---مجھے نہیں پتا----

وہ نادان لڑکی نہیں جانتی --بھلا کوئی ی اپنے ہی محبوب کے پچھتاوے کی دعا کر سکتا ہے---

میں اس کا جملہ سن----پھر ایک بار فقط افسردگی سے مسکرا دیا----

کیونکے مجھے علم تھا ---آخر میں ہونا تو یہی ہے----

میں سچا ہوں ---میری محبت سچی ہے ----مگر جب تک تمھیں یقین آئے "
گا-----تمھارے کیا ---میرے مقدر میں بھی پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہ رہے گا "میں اسے دیکھ افسردگی سے گویا ہوا-----

وہ میری بات سن کر --طنزیہ مسکراتی ہوئی ی باہر چلی گ ئی----

میں تو محبت کا اظہار کر کے بھی خالی ہاتھ رہ گیا تھا----

**********💞💞💞💞

میں نے اسے پیچھے کے دروازے سے گھر چھوڑا---

ایک کام کردو گی "میں نے لچکدار انداز میں اسے دیکھ استفسار کیا---- "

ہممممم ----اگر محنت والا ہوا تو ہرگز نہیں---"وہ سپاٹ سہ جواب دیتے ہوئے ---- "

"مجھے کسی طرح سحرش سے اکیلے میں ملوا دو۔۔۔" میرے کہتے ہی وہ چھوٹی آنکھیں کر کے مجھے گھورنے لگی۔۔۔۔

"شرم نہیں آتی آپ کو۔؟؟۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے مجھ سے محبت کے دعوے کر رہے تھے۔۔اور۔۔" وہ بے وقوف لڑکی موقع محل کا لحاظ رکھے بغیر گلا پھاڑ کر چیخنے لگی۔۔۔میری تو جان حلق میں آئی ی تھی۔۔۔تیزی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر آواز دبائی ی۔۔۔

"اشششش۔۔۔۔کیا اپنی ڈولی سے پہلے میرا جنازہ اٹھوانے کا ارادہ ہے؟؟۔۔۔چیخ کیوں رہی ہو؟؟۔۔۔" میں نے غصیلی مگر دبی دبی آواز میں اسے ڈپٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"آپ جیسے بے شرم لوگوں کے جنازے نہیں اٹھتے ۔۔۔انھیں تو سنگسار کیا جاتا ہے۔۔۔آپ کو شرم نہیں آتی ایک شادی شدہ عورت سے تنہائی ی میں ملنے کی خواہش رکھتے ہوئے۔۔۔۔" اس کے ہونٹوں کا نرم و گرم لمس مجھے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر محسوس ہورہا تھا۔۔۔کوئی ی دیکھ نہ لے اس خوف سے میں نے تیزی سے اس کے منہ سے ہاتھ

ہٹایا۔۔۔۔میرے ہاتھ ہٹاتے ہی پہلے اس نے ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔پھر ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔ مجھ پر خوب برسنے لگی۔۔۔۔

" میرے کہنے کا مطلب وہ نہیں تھا جو تم سمجھ رہی ہو۔۔میں صرف اس سے بات کرکے جاننا چاہتا ہوں اس نے جھوٹ کیوں کہا۔۔۔۔۔گھر پورا مہمانوں سے بھرا ہے۔۔۔ان کے سامنے بات نہیں کرسکتا ۔۔۔۔ اوپر سے وہ بھی مجھ سے بھاگ رہی ہے۔۔۔ایسے میں بات کرنا اور مشکل ہوگیا ہے۔۔۔اس لیے تمھاری مدد مانگ رہا ہوں۔۔۔۔"میں نے آہستہ آواز میں اسے مکمل بات سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔

" اچھا۔۔۔مگر ایک شرط ہے میری۔۔۔"کچھ دیر سوچنے کے بعد۔۔وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

" وہ کیا؟؟ "

”آپ دونوں ساری باتیں میرے سامنے کریں گے۔۔۔۔“اس نے دونوں ہاتھ فولڈ کر۔۔۔ بڑے بھرم سے جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔اس سے اچھی کیا بات ہے۔۔۔۔“میں نے فورا رضامندی ظاہر کی۔۔۔۔

میرا جواب شاید اس کی توقع کے برخلاف تھا۔۔۔میں نے اس کی آنکھوں میں حیرت جھلکتی دیکھی۔۔۔۔

”چلیں تو پھر ایک کام کریں۔۔۔۔جب رات میں لاونج میں فنکشن چل رہا ہو۔۔۔تو آپ میرے کمرے میں خاموشی سے جاکر بیٹھ جائی لیے گا۔۔۔۔اور مجھے میسج کردیجیے گا۔۔۔۔میں آپی کو بہانے سے لے آؤں گی۔۔۔۔اوکے۔۔۔“وہ پراعمتاد انداز میں اپنا پورا پلین بتانے لگی۔۔۔

”اوکے۔۔۔“میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

****____*****

میں پلین کے مطابق لوگوں کی نظروں سے بچتا ہوا۔۔ اس کے کمرے میں جاکر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

میں میسج سینڈ کرنے کے بعد۔۔۔ اس کے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا ہوگیا۔۔۔۔

چاند کی مدھم سی روشنی اس کھڑکی سے کمرے میں داخل ہورہی تھی۔۔۔۔

اس کے کمرے کی کھڑکی سے میرے کمرے کی کھڑکی صاف نظر آرہی تھی۔۔۔یہ دیکھ میں چونکا۔۔۔۔

میں اپنے کمرے میں جو بھی ایکٹیویٹی کرتا ہوں وہ کھرچن کی کھڑکی سے صاف نظر آتی ہے ۔۔۔اس بات کا انکشاف تو مجھ پر آج ہوا تھا۔۔۔۔

”وہ مغرور لڑکی کہاں دیکھتی ہوگی مجھ جیسے انکل کو“ میں اچانک ہی اس خیال کے آجانے پر رنجیدہ سہ ہوگیا----

ایک گھنٹہ گزر گیا تھا انتظار کرتے کرتے ---مگر کھرچن کا کوئی ی اتا پتا نہ تھا---نہ ہی سحرش کا----

”کہیں وہ بھول تو نہیں گ ئی“ یہ سوچ کر میں نے ایک بار پھر میسج کیا---اور پھر دونوں ہاتھ فولٹ کر ---کھڑکی کے پاس ٹیک لگا کر کھڑا ہوگیا-----

ویسے تو شور شرابہ چل ہی رہا تھا---مگر اچانک مجھے سب کے چیر-اپ کرنے کی آوازیں سنائی ی دینے لگیں---

میں دبے پاؤں اس کے کمرے سے نکلا----

میں کہاں جانتا تھا کے لاونج میں ایک دلخراش منظر میرا منتظر ہے----

دیکھا ہزاروں دفعہ آپ کو---
پھر بے قراری کیسی ہے---
سنبھالے سنبھلتا نہیں یہ دل----
کچھ آپ میں بات ایسی ہے----

دانش اور کھرچن سب کی پُرزور فرمائ‌ش پر ڈانس فلور پر کمپل ڈانس کرر ہے تھے----

ایمن کے دونوں ہاتھ دانش کے کندھوں پر تھے---اور دانش کے---- اس کی نازک کمر پر----

دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی----

مجھے اچانک سانس لینے میں دشواری محسوس ہونے لگی----

میرے سینے میں درد کی تیز تیز ٹیسیں اٹھ رہی تھی ان دونوں کو ساتھ دیکھ---

میں مزید وہاں کھڑا نہ ہوسکا---

گلی میں آکر ---کھلی فضا میں لمبے لمبے سانس لینے لگا---

مجھے ابھی بھی سینے میں بہت شدت سے درد ہورہا تھا---

اتنا شدید کے میں باربار اپنے سینے پر مکے بناکر مار رہا تھا---

آنکھوں سے آنسو از خود بہے جارہے تھے-----

****_____*****

مجھے تم سے بات کرنی ہے---"آخرکار مجھے موقع مل ہی گیا تھا سحرش سے بات کرنے "

کا---

”مگر میں ابھی بہت بیزی ہوں۔۔۔کل شادی ہے۔۔۔۔اور مجھے بہت کام ہیں۔۔۔“وہ تیزی سے پھولوں کی لڑئی یاں اٹھاکر اسٹوروم سے باہر جانے لگی۔۔۔۔

وہ مجھ سے بھاگ رہی تھی۔۔۔۔

صبح سے نظر رکھ کر بیٹھا ہوا تھا اس پر۔۔۔اب جاکر موقع لگا تھا اس سے بات کرنے کا۔۔۔۔اس موقعے کو میں کسی صورت ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔

”مگر میری بات بہت ضروری ہے۔۔“میں نے تیزی سے اسٹوروم کا دروازہ بند کرتے ہوئے ۔۔۔اسے دیکھ ۔۔۔جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

”یہ کیا بدتمیزی ہے ؟؟۔۔۔دروازہ کیوں بند کیا تم نے ؟؟۔۔۔باہر بہت سارے مہمان ہیں ۔۔۔اگر کسی نے ہمیں دیکھ لیا تو کیا سوچے گا ۔۔۔۔ابھی کے ابھی دروازہ کھولو۔۔۔۔“وہ دبی دبی آواز میں غصے سے غراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

”بے فکر ہوجاؤ۔۔۔۔لوگ وہی سوچیں گے۔۔۔جو تم چاہتی ہو وہ سوچیں۔۔۔“میں نے مفاہمانہ انداز میں طنز کا تیر مارا۔۔۔۔

”جنید۔۔۔۔۔یہ مزاق کا وقت نہیں ہے۔۔۔میرے ہسبینڈ باہر ہیں۔۔۔اگر انھیں پتا چل گیا یا کسی اور نے دیکھ لیا تو قیامت آجائے گی۔۔۔پلیز۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔“اس کی آنکھوں سے خوف جھلکنے لگا تھا۔۔۔عزت کا خوف۔۔۔۔بدنامی کا خوف۔۔۔۔بدکرداری کے داغ کا خوف۔۔۔۔

جب کے یہ سب وہ ناجانے کب سے میرے کردار پر لگاتی آئی ی تھی۔۔۔

”تو کیا ہوا؟؟۔۔۔ویسے بھی ہمارا تو افئیر چل رہا ہے۔۔۔۔میں تو تم سے رات رات بھر فون کالز پر بات کرتا ہوں۔۔۔۔تم سے محبت کا دعوے دار ہوں میں۔۔۔۔تم کیوں ڈر رہی ہو؟؟۔۔۔اچھا ہے تمھارا ہسبینڈ اور لوگ دیکھ لیں۔۔۔انھیں بھی تو پتا چلے ہمارے درمیان اس لووی ڈووی تعلق کا۔۔۔۔۔“میں نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔میرا بس نہیں چل رہا تھا

کے سامنے کھڑی اس عورت کو آگ لگا دوں ۔۔۔ جیسے اس نے میری خوشیوں بھری زندگی کو لگائی ی ہے۔۔۔

"جنید۔۔ تمھارا نام تو صرف میں اپنے گھر والوں کو تنگ کرنے کے لیے یوس کرتی تھی۔۔ میں چاہتی تھی کے ابو امی کو پچھتاوا ہو اپنے غلط فیصلے کا۔۔۔۔ میری تم سے منگنی نہ کرانے کا۔۔۔۔ انھوں نے ناانصافی کی تھی میرے ساتھ۔۔۔۔ رشتہ میرے لیے آیا تھا تمھارا۔۔۔ مگر انھوں نے اس چڑیل کی بات پکی کردی تمھارے ساتھ۔۔۔۔ اور مجھے اس دوزخ میں ڈال دیا۔۔۔ جہاں دن رات میں جلتی اور کڑتی رہی۔۔ میری ساس میرا جینا حرام کر کے رکھتی تھی۔۔۔ پاگل سی ہوگ ئی تھی میں۔۔۔۔ جو آگ میری زندگی میں لگی تھی وہی آگ میں اس چڑیل کی زندگی میں بھی بھرنا چاہتی تھی۔۔۔۔ میں نے سوچ لیا تھا اگر تم میرے نہیں ہوئے تو تمھیں اس کا بھی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ چاہے پھر کچھ بھی ہوجائے۔۔۔۔ اور دیکھ لو۔۔۔ آج اس کی شادی بھی اسی طرح ہورہی ہے جیسے میری ہوئی ی تھی۔۔۔۔ وہ بھی ویسے ہی بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی ہے جیسے میں تڑپ رہی تھی ۔۔۔" اس کی آنکھوں میں ذرا بھی شرم نام کی چیز نہیں تھی۔۔۔۔ بلکے وہ تو اتنے فخر سے بول رہی تھی ۔۔۔۔ جیسے فتح یاب ہوئی ی ہو میدان جنگ میں۔۔۔۔

کچھ لوگ اپنی جلن و حسد میں دوسروں کی زندگیاں تباہ کر دیتے ہیں---جیسے سحرش نے کی تھی میری اور ایمن کی----اور اس کے باوجود اس کی آنکھوں میں ذرا شرم نہ تھی---

کیسے لوگ اتنے اندھے ہوجاتے ہیں اپنی جلن و حسد میں؟؟----کے وہ اپنے ہی خونی رشتوں کو خون کے آنسو رولانے لگاتے ہیں----

مجھے ہمیشہ سے لگتا تھا کے ماموں عماد اور ولید کا مجھ سے کھچاؤ کا سبب میرا ان کی لاڈلی پر سختی کرنا ہے ----مگر مجھے تو آج علم ہوا تھا وجہ سحرش کی پھیلائی ی بدگمانی تھی--- نہ کے میری سختی----

مجھے شدید دکھ ہورہا تھا اس انکشاف پر --کے اس عورت نے اپنی جلن میں میرے کردار کی دھجیاں بکھیر رکھی ہیں ماموں کی پوری فیملی کے سامنے----

"انھیں واقعی پچھتاوہ تو ہوتا ہوگا مگر غلط فیصلے کا نہیں---تمھاری غلط تربیت کا-----"میں نے تیزی سے چھبتے ہوئے انداز میں خاصہ جتاتے ہوئے کہا----

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہے----میں نے بس اس چڑیل سے وہ خوشیاں چھین لیں جن پر کبھی میرا حق تھا---"وہ باربار ایمن کو چڑیل کہ کر مخاطب کر رہی تھی---جو میرے تن بدن میں آگ بھڑکا رہا تھا-----

"تم رات رات بھر کس سے بات کرتی تھیں میرے نام پر؟؟؟" یہ سوال ابھی بھی میرے ذہن میں الجھ رہا تھا----

"میں نے ایف-بی پر ایک جنید نام کا فرینڈ بنایا تھا اس سے----"وہ لاپرواہی سے جواب دہ ہوئی ی---

"شرم نہیں آئی ی تمھیں-؟؟---اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے کسی غیر مرد سے رات رات بھر بات کرتے ہوئے" میں بھڑک کر اسے تھوڑی شرم دلانے کی کوشش کررہا تھا---

" نہیں۔۔۔کس بات کی شرم ؟؟۔۔۔کوئی ی غلط کام نہیں کیا میں نے۔۔۔بس دوست بنایا تھا۔۔۔اور اپنے سارے دکھ درد اس سے شئی ئی رکرتی ۔۔۔وہ میرے ہسبینڈ کی طرح نہیں تھا جسے کچھ بھی کہو تو جواب میں اپنی ماں کی طرف داری کرنا شروع ہوجائے۔۔۔بلکے وہ سمجھتا تھا میری کیفیت کو۔۔۔۔میری تکلیفوں کو۔۔۔"وہ خاصہ جذباتی ہوکر بولی۔۔۔۔

اس کی بے وقوفی بھری باتوں پر میرا ماتم کرنے کا دل کررہا تھا۔۔۔مگر میں نے اس سے کچھ نہ کہا۔۔۔کہنے کا کوئی ی فائی دہ ہی نہ تھا۔۔۔ کچھ لوگوں کو عقل وقت سیکھاتا ہے۔۔وہ بھی اپنے طریقے سے۔۔۔۔

" جو عورتیں اپنے شوہر اور محارم کو چھوڑ کر غیر مرد میں خلوص و محبت تلاش کرنے نکلتی ہیں۔۔۔ان کے نصیب میں فقط بدنامی و خاک آتی ہے۔۔۔۔"میں نے اسے دیکھ گمبھیر لہجے میں نصیحتاً کہا۔۔۔

"کہاں لے جا رہے ہو مجھے ؟؟" میں نے ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔پھر اس کا بازو اپنی مضبوط گرفت میں لے کر۔۔۔دروازہ کھول کر باہر چل دیا۔۔۔۔وہ دبی دبی آواز میں احتجاج بلند کررہی تھی۔۔۔مگر میں نے مکمل اگنور کیا۔۔۔۔

میں اسے ڈائی‌ریکٹ ماموں کے کمرے میں لے گیا تھا۔۔۔

وہاں عماد ولید اور مامی پہلے سے موجود تھے۔۔۔۔

عماد اور ولید مجھے سحرش کا بازو پکڑ کر اندر لاتے دیکھ۔۔۔نا سمجھی سے الجھ کر اپنی جگہ سے کھڑے ہوکر تیزی سے میری جانب بڑھے۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے ؟؟۔۔۔"ولید پریشان ہوکر پوچھنے لگا۔۔۔

"یہ تو آپ سحرش سے پوچھیں۔۔۔ یہ زیادہ بہتر بتا سکتی ہے۔۔۔"میں نے اسے ماموں جان کے آگے کھڑے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیا ہوا ہے سحرش ؟؟" مامی تیزی سے پوچھنے لگیں---ان کے چہرے پر فکر و پریشانی جھلک رہی تھی----

"بولو---"وہ خاموش کھڑی تھی----جس پر میں اپنا غصہ بمشکل ضبط کرتے ہوئے ---اس پر زور ڈالنے لگا----

"ٹھیک ہے نہ بولو---میں ہماری اسٹوروم میں ہوئی ی باتوں کی ریکارڈنگ انھیں سنا دیتا ہوں----"میں نے بھرم سے کہ کر اپنا سیل نکالا-----

بس میرا جملہ سننا تھا کے حیرت کے مارے اس کی آنکھیں بڑی بڑی ہوئی یں----

میں نے ایک لمحے کی دیر کیے بغیر ریکارڈنگ اون کی---

ریکاڈنگ سننے کے بعد میں نے ان سب کی آنکھوں کو شرم سے جھکتے دیکھا---

میرا مقصد انہیں شرمندہ کرنا نہیں تھا--- بلکہ اپنا کھویا ہوا وقار اور عزت پانا تھا----

میں نے ماموں کو بے بسی سے اپنی آنکھوں کے آنسو صاف کرتے دیکھا---

ولید غصے سے سحرش کی جانب لپکا---مگر مامی تیزی سے اس کے سامنے آکر کھڑی ہوگ ئی یں---اور اسے یاد دلایا کے یہ شادی کا گھر ہے---باہر مہمان بیٹھے ہوئے ہیں----

عماد دونوں ہاتھ جوڑ کر شرمندگی سے مجھ سے معافی مانگنے لگا----

" نہیں یار--- میں نے یہ سب اس لیے نہیں کیا کہ تم مجھ سے معافی مانگو--- میں تو صرف ہمارے درمیان پیدا ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنا چاہتا تھا---"میں نے اس کے جوڑے ہوئے ہاتھ پکڑ کر --- محبت سے جواب دیا ----

"میں صرف گھر آئے مہمانوں کا لحاظ کر رہا ہوں---ورنہ تمھیں ابھی اسی وقت اپنے گھر سے باہر نکال دیتا----تم نے ہماری عزت کے جتنے جنازے نکالنے تھے نکال لیے---مگر آج کے بعد ہمارا تم سے کوئی ی تعلق نہیں---میں سمجھوں گا میری دو ہی بیٹیاں ہیں---"ماموں اپنے جگہ سے کھڑے ہوکر--- سحرش کو دیکھ غصے و غم کی ملی جھلی کیفیت میں گویا ہوئے----

پھر وہ میری جانب متوجہ ہوئے----

"ماموں جان --میری امانت---"میں نے ابھی ایمن کے متعلق ان سے بات کرنا چاہی ہی تھی---مگر وہ تیزی سے میری بات کاٹتے ہوئے بولے----

"سحرش نے تمھارے خلاف ہمارے ذہنوں میں اس قدر بدگمانی بھر دی تھی کے میں نے بغیر تم سے ٹھیک طرح بات کرئے منگنی توڑ دی---آج میں بہت شرمندہ ہوں اپنے فیصلے پر---مگر----میں چاہ کر بھی تمھیں تمھاری امانت نہیں لوٹا سکتا---اپنے ماموں کو معاف کردو بیٹا--- تم جانتے ہو ہمارے لیے عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں---میں نے اپنے بڑے بھائی ی

کو زبان دی ہوئی ہے۔۔۔۔کل شادی اپنے وقت پر ہی ہوگی۔۔۔۔"ان کے کہے جملے میری آخری امید بھی توڑ گئے تھے۔۔۔۔میں افسردگی سے سر جھٹک کر۔۔۔مزید کوئی بات کیے بغیر۔۔۔۔۔باہر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

کیونکے میں جانتا تھا اب بہت دیر ہوچکی ہے۔۔۔۔کل اس کی شادی ہے۔۔۔مہمانوں سے گھر بھرا ہوا ہے۔۔۔۔وہ کیسے شادی کینسل کرسکتے ہیں؟؟۔۔۔

میں ان کی مجبوری سمجھ سکتا تھا۔۔۔۔

میں ابھی مرے مرے قدم لے کر کمرے کے دروازے تک پہنچا ہی تھا۔۔۔کے میرا ہاتھ کسی نے بڑی مضبوطی سے تھاما۔۔۔۔

میں اس نرم لمس سے باخوبی واقف تھا۔۔۔۔

میں نے نگاہ اٹھائی ی تو وہ بلائے جان سامنے کھڑی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے۔۔۔۔

شاید اس نے بھی سب سن لیا تھا۔۔۔۔

ابو۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"اس کا رخ اپنے والد اور بھائیوں کی جانب تھا۔۔۔اور میرا رخ باہر دروازے کی۔۔۔۔وہ روتے ہوئے مفاہمانہ انداز میں ۔۔۔التجائیہ گویا ہوئی ی۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں ، میں نے بغاوت دیکھی تھی۔۔۔۔

میں ماموں کی مجبوری سمجھتا تھا۔۔۔اس کے باوجود میں نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش نہ کی۔۔۔۔

میں کر ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

کیونکے میں واقف تھا۔۔۔اگر آج ہاتھ چھڑ وا لیا۔۔۔تو زندگی بھر دوبارا نہیں تھام سکوں گا۔۔۔

عماد تیزی سے اپنی لاڈلی بہن کو چپ کرانے آیا۔۔۔

ہماری عزت کا سوال ہے بچہ۔۔۔۔"اس نے بھی ایمن کے ہاتھ سے میرا ہاتھ چھڑانے کی کوشش نہیں کی۔۔۔بلکے بڑی محبت سے اسکے سر کو اپنے سینے سے لگاکر سمجھانے لگا۔۔۔۔۔"

بھائی ی پلیز۔۔۔"وہ عماد کے سینے سے منہ لگاکر۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔"

میں نے پہلی بار اسے بچوں کی طرح روتے دیکھا۔۔۔

ایمن۔۔۔کل شادی ہے تمھاری۔۔۔دانش بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔۔ہم بڑے ابو کو کیا جواب دیں گے۔۔۔۔پلیز بچہ۔۔۔ سمجھنے کی کوشش کرؤ۔۔۔۔ہم مانتے ہیں تمھاری اور جنید کی ان سب میں کوئی ی غلطی نہیں۔۔۔مگر ہم چاہ کر بھی اب سب پہلے جیسا نہیں "

کرسکتے-----"ولید نے بڑی نرمی سے اس کے ہاتھ سے میرا ہاتھ جدا کیا---اور وہ بھی بڑی محبت سے اسے سمجھانے لگا----

میں بے بس کھڑا تھا-----اپنے خالی ہاتھ کو تکتا ہوا---

وہ بس روئے جارہی تھی----اسے دیکھ ---میں بھی بری طرح بکھرنے لگا----

میں کمرے سے نکلا تو دانش کو اپنے سامنے کھڑا پایا---

اس نے میرے کندھے پر ناجانے کیوں اپنا بھاری ہاتھ رکھا---

ایک لمحے کے لیے مجھے محسوس ہوا---وہ مجھے دلاسہ دینے کی کوشش کررہا ہے---جس کی اس وقت مجھے شدید ضرورت بھی تھی----

میں نے اسکی جانب نگاہ اٹھائی ی--- وہ مجھے دھندلا دھندلا دیکھائی ی دے رہا تھا----

اس لمحے میری آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں پر میرا کوئی ی اختیار نہ تھا۔۔۔۔

میں آنسو صاف کرتا ہوا باہر نکل آیا۔۔۔۔

میں پوری طرح بکھر چکا تھا۔۔۔۔

کھرچن کا بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونا باربار میری آنکھوں کے آگے آرہا تھا۔۔۔۔

میں کھڑکی کے پاس کھڑا ہوکر ۔۔۔اس کے لائی ٹوں سے سجے گھر کو ناجانے کتنی دیر حسرت بھری نظروں سے تکتا رہا۔۔۔۔

میرا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔ایسے میں نیند کہاں سے آتی۔۔۔۔

جب فجر کی آذان کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔تو دل بیٹھ سہ گیا۔۔۔یہ سوچ کر۔۔۔ کے آج کا طلوع ہونے والا سورج کسی کی زندگی میں خوشیوں کی بہار لائے گا۔۔تو کسی کی زندگی کی ہر خوشی چھین لے گا۔۔۔۔کسی کی زندگی پُررونق و اجالوں سے سجے گی تو کسی کی زندگی میں فقط اندھیرا ہی اندھیرا رہ جائے گا۔۔۔۔۔

میں غم سے نڈھال حالت میں مسجد پہنچا۔۔۔

میری آنکھیں سرخ لال تھیں۔۔۔

فرض کی دو رکعت کا سلام پھیرتے ہی میں سجدے میں گر گیا۔۔۔میرا دل پھٹے جارہا تھا مارے غم کے۔۔۔

محبت انسان کو خودغرض بنا دیتی ہے۔۔۔مجھے بھی بنا دیا تھا۔۔۔میں خدا سے بس اسے ہی مانگتا رہا۔۔۔۔

وہ میری زندگی تھی---میرے سانسوں کے چلنے کی وجہ---

میں جلتا تھا کڑتا تھا مگر آج بھی کہتا ہوں نظر ہمیشہ صرف اس کھرچن پر رکھتا تھا---

مجھے تو وہی چاہیے تھی---بس وہی---اس کے علاوہ کوئی ی نہیں---

******

" بیٹا---یہ سامان ہے میری طرف سے ایمن کے لیے---پھوپھو کے رشتے سے---اور یہ لفافہ---تم اپنے ماموں یا مامی کے ہاتھ میں دے دینا---"امی میرے کمرے میں آکر---تین چار بیگ جو سامان سے بھرے تھے---بیڈ پر رکھ کر---لفافہ میری جانب بڑھاتے ہوئے بولیں---

" میں نہیں جارہا---"میں نے سپاٹ سے لہجے میں کہ کر اپنا سیل زور سے زمین پر دے مارا---

"کیا ہوا؟؟" امی میرے اس ری-ایکشن پر الجھ کر پوچھنے لگیں---

"کل سے ٹرائے کررہا ہوں---کوئی ی فلائی-ٹ ہی نہیں مل رہی----"میں جھنجھلا کر---- سر پکڑئے---چیختے ہوئے بولا---

"اتنا غصہ---پہلے تو کبھی میں نے تمھیں اس طرح غصے سے چیختے ہوئے نہیں دیکھا---"

"پہلے کبھی میری جان پر بھی تو نہیں بنی اس طرح---ایسا لگ رہا ہے---- ہر گزرتے لمحے کے ساتھ میری جان نکل رہی ہو----"میں تڑپ کر--- سر جھٹکتے ہوئے گویا ہوا---

"بیٹا---جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں----تمھارا جوڑا نہیں لکھا تھا اس کے ساتھ---صبر کرؤ---اللہ اس سے بہتر دے گا---جس کی تم خواہش رکھتے ہو----"انھوں نے نہایت تحمل سے میرے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے دعا دی----

سمجھ نہیں آرہا تھا مجھے-- وہ کیسے اتنی پرُسکون تھیں؟؟؟----میں تو چاہ کر بھی نہیں ہوپارہا تھا---

"اٹھو بیٹا---اچھی بات نہیں ہے کے ہمارے گھر سے کوئی ی بھی شرکت نہ کرئے---اگر تمھارا کوئی ی بھائی ی یا بہن ہوتی تو میں اسے لفافہ اور سامان لے کر بھیج دیتی---مگر ہماری اکلوتی اولاد تم ہی ہو---اس لیے مجبوراً تم سے ہی کہنا پڑ رہا ہے----یہ سامان اور لفافہ ہماری جانب سے دے آؤ---دنیاداری بھی نبھانی ہوتی ہے----"امی نے نہایت محبت سے سمجھاتے ہوئے کہا--

امی مزید کچھ کہے بغیر لفافہ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر چلی گ ئی یں---

بمشکل خود کو تیار کیا اس کے گھر جاکر لفافہ اور سامان دے کر آنے کے لیے----

میں ہال نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے تیزی سے اٹھا۔۔تاکے گھر کے دروازے پر سامان دے کر واپس لوٹ آؤں۔۔۔۔کیونکے اگر میں مزید وقت لگاتا تو وہ لوگ ہال کے لیے نکل جاتے۔۔۔اور مجھے بھی سامان دینے ہال جانا پڑتا۔۔۔۔

گھر کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔مہمان آنا جان کر رہے تھے۔۔۔۔

گاڑیاں تیار کھڑی تھیں۔۔۔۔

بڑے ماموں کا گھر بھی گلی میں ہی تھا۔۔۔۔ہمارے گھر سے تین چار گھر چھوڑ کر۔۔۔۔

ان کے گھر کے باہر ڈھول باجے والے تیار کھڑے تھے۔۔۔ساتھ ساتھ آتش بازی بھی ہورہی تھی

بارات نکلنے کے لیے تیار کھڑی تھی۔۔۔

اس لمحے میں نے اپنے گھر کی جانب دیکھا۔۔۔جہاں روز معمول کی طرح صرف دو بلب روشنی کررہے تھے۔۔۔جبکے دانش اور کھرچن کا پورا گھر لائٹوں سے دولہن کی طرح سجا ہوا تھا۔۔۔

میں شدید صدمے سے دوچار ہوا۔۔۔

یہ رونقیں میرا دل جلا رہی تھیں۔۔۔

آج اس لڑکی کی شادی تھی۔۔جو ہمیشہ مجھ سے منسوب رہی۔۔۔جسے دیکھتے ہی لوگ مجھے چھیڑنا شروع کردیتے تھے۔۔۔

اس کھرچن کو لال ساڑھی میں دیکھنے کی چاہ اب ہمیشہ کے لیے سینے میں دفن ہونے والی تھی۔۔۔۔۔

میں سارے خیالات کو یکدم جھٹک کر۔۔۔گھر میں داخل ہوا۔۔۔

ارے بیٹا جنید ---بالکل ٹھیک وقت پر آئے ہو تم---''مامی مجھے دیکھتے ہی سکھ کا سانس لیتے ہوئے بولیں---

جی --وہ--''میں ابھی انھیں سامان اور لفافہ دینے ہی لگا تھا---

بیٹا-----بڑی بھابھی نے ایمن کو ناک میں پہنانے کے لیے یہ سونے کا بالا بھیجا ہے---مگر وہ تو پارلر جاچکی ہے--- عماد ولید کوئی ی نظر نہیں آرہا--کیا تم پارلر جاکر ایمن کو دے آؤ گے---بلکے ایک کام کرؤ--وہ بالکل تیار بیٹھی ہے وہاں--تم اسے لے کر ہال پہنچ جاؤ---تمھارے ماموں نوٹوں کے ہار بنواکر آجائی یں تو ہم بھی نکلتے ہیں---''مامی کے کہتے ہی---میرا ذہن چند ثانیوں کے لیے مفلوج ہوگیا---مجھے سمجھ نہیں آیا میں انھیں کس طرح انکار کرؤ ں----

مگر مامی میں تو صرف یہ سامان دینے آیا تھا---''میں نے ہلکا سہ احتجاج بلند کیا---

”اچھا---لاؤ مجھے دو---بیٹا---پارلر والی ٹھیک طرح سیٹ کردے گی یہ بالا---پلیز دے آؤ----“میرے ہاتھ سے سامان لے کر-مجھے بالے کا باکس پکڑاتے ہوئے-----التجائی یہ انداز میں گویا ہوئی یں---

میں چاہ کر بھی انھیں منع نہ کرسکا---

*****_______****** 💞💞

”آپ؟؟---یہاں؟؟“ میں بائیک لے کر مجبوراً پارلر پہنچا---وہاں جاکر--- پارلر کا دروازہ بجایا---ایک لڑکی دروازے سے باہر آئی ی---میں نے اسے ایمن کو بلانے کو کہا---بالا سونے کا تھا--اس لیے میں اسے ایمن کے علاوہ کسی اور کے ہاتھ میں نہیں دے سکتا تھا---وہ بلائے جاں لال شرارے میں ملبوث ---جیولری اور میک اپ سے اپنے روپ رنگ کو نکھارے----میرے روبرو آکر کھڑی ہوئی ی---اس کی آنکھوں میں مجھے دیکھ ---شدید حیرت ابھری----

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو "میں بے ساختہ ہی تعریف کر بیٹھا تھا۔۔۔۔جس پر اسکی آنکھیں جھلملانے لگیں۔۔۔شاید میری تعریف پر پہلی بار اسے یقین آگیا تھا۔۔۔

"مجھے رولائی یں مت۔۔۔میرا میک۔اپ خراب ہوجائے گا۔۔۔"وہ اپنا خوبصورت چہرہ کھلے آسمان کی جانب اونچا کر۔۔۔۔اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔ملتی انداز میں بولی۔۔۔

میں اس کھرچن کی اس بھولی سی ادا پر مسکرانے لگا۔۔۔۔

"امی نے قسم دی ہے اپنی۔۔۔میں رو نہیں سکتی۔۔۔اگر روئی ی تو میک۔اپ خراب ہوجائے گا۔۔۔اور میک۔اپ خراب ہوا تو امی کو پتا چل جائے گا کے قسم توڑی ہے میں نے ان کی۔۔۔"وہ مسلسل اپنے آنسو آنکھوں کے کناروں سے صاف کررہی تھی۔۔۔اس کا چہرہ ابھی بھی اوپر کی جانب تھا۔۔۔

”لو---مامی نے یہ بالا بھیجا ہے---“میں نے لال رنگ کا باکس اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا---

”آپ ٹھیک تو ہیں ناں؟؟--“ہائے ئے ئے---بہت دیر کردی صنم آتے آتے-----اس لمحے میں افسردگی سے مسکرا دیا---ستمگری کی انتہاء کی تھی میرے محبوب نے---حال مجھ غریب کا تب پوچھا جب کسی اور کی دولہن بنے کھڑی تھی---

”ہاں---کیوں؟؟-----تمھیں کیا لگتا ہے اتنا کمزور ہوں کے تمھارے بغیر مر جاؤں گا----“میں نے بغیر کچھ سوچے --دل جلے انداز میں کہا---

”نہیں----مگر لگتا ہے میں بہت کمزور ہوں----میں مر جاؤں گی---“اس نے میری جانب دیکھ ---نہایت محبت و غم کی ملی جھلی کیفیت میں کہا--اور پھر منہ پر دونوں ہاتھ رکھ---- پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہوگئی----

اس کے جواب نے ڈائیریکٹ میرے دل پر وار کیا تھا-----

"چپ---کیا؟؟ بھول گ ئی یں ہے دی قسم نے مامی-----کرؤ بند رونا-------ایمن

---بالکل چپ----"اس کے آنسو میرے دل پر گر رہے تھے----میں بہت محبت سے اسے چپ کرانے کی کوشش کرنے لگا---میں نے اسکے چہرے سے اس کے ہاتھ ہٹاکر--بڑی نرمی سے اسکے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرئے----

پھر اسے پارلر میں واپس بھیجا----

میرا دل بے مان ہوگیا تھا---اس کی قربت کی چاہ میں---

میں وہیں کھڑا اس کا انتظار کرنے لگا---

سوچا اسے ہال چھوڑ کر گھر چلا جاؤ ں گا---

پندرہ منٹ بعد وہ شرارہ سنبھالتے ہوئے---بلیک رنگ کی شال میں لپٹی ہوئی ی باہر نکلی----

”چلیں---“میں اس کے ساتھ اپنے آخری لمحات کو مسکراتے ہوئے جینا چاہتا تھا---اس لیے چہرے پر مصنوعی مسکان سجائے کہا---

”ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟؟“ وہ جواب میں بس خاموش کھڑی مجھے تکنے لگی---بڑی حسرت تھی اس کی نگاہ میں-----میں ابرو اچکاکر تجسس سے پوچھنے لگا---

”بس آنکھوں میں بسا رہی تھی آپ کو---پتا ہے---آپ کو کتنا بھی دیکھ لوں---دل بھرتا ہی نہیں----یہ آنکھیں رجتی ہی نہیں---“وہ دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے---نینا آنسوؤں سے بھرے----محبت سے لبریز لہجے میں ---مجھے دیکھتے ہوئے گویا ہوئی ی----

مجھے ایک دو ثانیوں کے لیے یقین نہیں آیا----مجھے تو شروع سے یہی لگتا تھا کے عمر میں بڑھا ہونے کے سبب اس کی نگاہوں میں ، میں جچتا نہیں ہوں----

"اتنے ہینڈسم کیوں ہیں آپ؟؟---"وہ بھولا سہ چہرہ بنائے--- میرے قریب آکر ---میرے سینے پر ہلکا سہ مکا مار کر ---شکوتاً کہنے لگی---

ابھی وہ مجھ سے شکوئے کرنا اسٹارٹ ہی ہوئی ی تھی کے میرا سیل رنگ ہونے لگا---سیل جیب سے نکال کر چیک کیا---تو اسکرین پر ولید کا نام شو ہورہا تھا----

میں جانتا تھا اس کے کال کرنے کا سبب کیا ہے---

"چلو---دیر ہورہی ہے---"اپنے دل پر منو پتھر رکھ--میں اسے چھوڑنے چل پڑا---

کھرچن نے میرے پیچھے بیٹھتے ہی---اپنی پیشانی میرے کمر سے ٹکائی ی--میں جانتا تھا وہ رو رہی ہے----

"کھرچن----اترو----ہمارا ساتھ یہیں تک کا تھا-"وہ پورے راستے بس میری کمر سے پیشانی ٹکا کر روتی رہی---اور میں بے بسی سے اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسو پونچھے ہوئے

---اسے خود ہال تک چھوڑنے گیا---ہال کے مین دروازے پر --میں نے ہلکی سی گردن موڑ کر---نرمی سے کہا----

دروازے پر ہی ولید اور اس کی وائ‌ف ہمارا انتظار کررہے تھے---ولید کی وائ‌ف آکر کھرچن کو اپنے ساتھ لے گ‌ئی---

میں ولید کے سامنے ہی بائ‌یک موڑ کر جانے لگا---اس نے مجھے روکنے کی کوشش نہیں کی---

ابھی میں مڑ کر جانے ہی لگا تھا کے پیچھے سے مجھے ماموں نے آواز دی---وہ مجھے زبردستی ہال میں لے گ‌ئ‌ے----

تھوڑی ہی دیر میں بارات آگ‌ئی----

بہت شاندار آتش بازی ہونے لگی----

دانش اور اسکے ہم عمر دوست و کزنز ناچتے ہوئے ہال میں داخل ہوئے---

ہر گزرتا لمحہ میری جان پر بھاری ہوتا جارہا تھا----

چلو بیٹا --تم بھی اسٹیج پر چلو---نکاح شروع ہورہا ہے---"بڑے ماموں مجھے اسٹیج پر لے آئے تھے----

وہ دشمنِ جاں میرے سامنے بیٹھی ہوئی ی تھی---اس کے برابر میں دانش----

میں بڑی حسرت سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا----

ایمن بنت وجدان احمد آپ کو دانش ولد رئیس احمد کے نکاح میں بعوض اسی لاکھ حق مہر کے دیا جارہا ہے ---کیا آپ کو قبول ہے ؟؟؟" مولوع صاحب کے الفاظ سن---مجھے لگا اگلے لمحے میری روح جسم سے جدا ہوجائے گی----

💍💍💍******_________******

دانش

"چھوڑ ناں یار---جنید بھائی ی کی تو عادت ہے تجھے ڈانٹتے رہنے کی---"میں بچپن سے آفت کی پڑیا کے ساتھ رہا---وہ غلط کرئے یا صحیح ---مجھے اس سے کوئی ی سروکار نہیں---بس وہ کر رہی ہے --اتنا کافی ہے میرا اس کا ساتھ دینے کے لیے----

"سارا مونڈ خراب کردیا کھڑوس انکل نے----"وہ منہ بسورتے ہوئے بولی----

"چل چھوڑ---میرے ساتھ آئی س کریم کھانے چلے گ ئی؟؟---جلدی بول---ورنہ میں کسی اور کے ساتھ --"ابھی میرا جملہ مکمل بھی نہ ہوسکا تھا---کے میرے کندھے پر اس آفت کی پڑیا نے ہاتھ رکھتے ہوئے تیزی سے کہا---

ایسے کیسے کسی اور کے ساتھ چلا جائے گا۔۔میں دانت نہ توڑ دوں گی تیرے۔۔۔۔"وہ شیرنی " جیسے میٹھے لہجے میں مجھ معصوم کو دھمکاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

آئی س کریم کھاتے ہی اس کے پیارے سے چہرے پر بڑی سی مسکان بکھر آئی ی۔۔۔جسے دیکھ مجھے لگا آئی س کریم کا پیسہ وصول ہوگیا۔۔۔۔

میں صرف بارہ سال کا تھا۔۔۔امی ابو اور بھائی ی کو میرا ہر وقت ایمن کے ساتھ آوارا گردی کرنا بالکل پسند نہ تھا۔۔۔۔وہ مجھے بہت ڈانٹتے۔۔۔۔

ایک دن گھر پہنچا تو پتا چلا کے ابو نے میرا داخلہ لاہور کے ایک بڑے تعلیمی ادارے میں کروا دیا ہے۔۔۔جہاں میں دیگر لڑکوں کے ساتھ ہاسٹل میں رہا کرؤں گا۔۔۔۔

یہ سننے کے بعد میرے ننھے ذہن میں کسی کا خیال نہیں آیا۔۔۔نہ یہ کے امی کے بغیر کیسے رہوں گا۔۔۔نہ یہ ۔۔۔کے ابو کے بغیر تو ڈر لگے گا۔۔۔۔نہ کچھ اور۔۔۔۔بس خیال ستایا تو وہ اس آفت کی پڑیا کا تھا۔۔کے اگر میں چلا گیا تو وہ کوئی ی اور اچھا دوست بنا لے گی۔۔۔۔

میں نے کھانے پینے کی مکمل ہڑتال کردی۔۔۔۔ایک پورا دن ایسے ہی گزرا۔۔۔۔

یقین جانیں اگر دوسرا دن بھی مجھے بھوکا گزارنا پڑتا تو میں گزار لیتا۔۔۔دھن کا بڑا پکا تھا میں۔۔۔۔۔جو چاہیے وہ چاہیے ۔۔۔چاہے پھر کچھ بھی ہوجائے۔۔۔۔۔

مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر دوسرے دن بھوک ہڑتال کی نوبت نہیں آئی ی۔۔۔ابو خود ہی اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹنے کے لیے تیار ہوگ ئی ے۔۔۔مگر اس شرط کے ساتھ کے میں اب پڑھائی ی پر کھیل کود سے زیادہ دیھان دوں گا۔۔۔

میں نے اس شرط پر مکمل رضامندی ظاہر کی۔۔۔۔

پھر کیا تھا میں نے اپنی پڑھائی ی پر بھی خاص توجہ دینا شروع کی۔۔۔میں اسکول سے آنے کے بعد پورا دن ایمن کے ساتھ گھومتا۔۔۔پھر جب رات میں تھک کر گھر لوٹتا تو بجائے کھانا کھانے یا سونے کے ۔۔۔۔اپنا اسکول کا ہوم ورک کرتا۔۔۔۔اور سارے ٹیسٹ یاد کرتا

میرا رزلٹ پچھلے سال سے بہت اچھا آیا ---تو امی ابو بھائی ی میری رپورٹ کارڈ کو بار بار بے یقینی سے دیکھنے لگے----

💞💞💞*****_____****

میرا بہت خون جلتا تھا جب میں جنید بھائی ی کو اسے سب کے سامنے ڈانٹتے دیکھتا---

میرا بس نہیں چلتا تھا کے اس کھڑوس کو آگ لگا دوں----کیونکے ہمیشہ ایمن کی خوبصورت آنکھوں میں آنسو آنے کا سبب وہی ہوا کرتے تھے----

میں نویں جماعت کا طالب علم تھا---

اسکول میں بریک کے وقت اچانک میری کمر سے کوئی ی چیز ٹکرائی ی۔۔۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو پیچھے بیٹھی لڑکی شرمگی شرمگی نگاہوں سے مجھے تکنے لگی۔۔۔ پھر میری نگاہ نیچے کی جانب گ ئی ۔۔فرش پر ایک چٹ پڑئی ی تھی۔۔۔ میں نے بڑے تجسس سے اسے اٹھاکر دیکھا۔۔۔

" آئی ی لوو یو۔۔۔۔ مجھے تم بہت پسند ہو دانش ۔۔۔۔ کیا مجھے تمھارا نمبر مل سکتا ہے ؟؟ "

اس چٹ کو پڑھ کر مجھے پہلی بار احساس ہوا کے اب میں بڑھا ہوگیا ہوں۔۔۔ اور لڑکیاں مجھ سے دوستی کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔

میرا چہرہ اس لڑکی سے بھی زیادہ لال ہوگیا تھا۔۔۔۔۔ میں نے وہ چٹ گھر آتے ہی سب سے پہلے ایمن کو دیکھائی ی۔۔۔۔

ناجانے کیوں مجھے خوش فہمی تھی کے ایمن جیلس فیل کرئے گی۔۔۔

مگر وہ تو الٹا خوب مجھے چھیڑنے لگی۔۔۔۔

اس کا ری۔ایکشن مجھے شدید دکھی کرگیا تھا---

”کیا تمھیں کوئی ی فرق نہیں پڑئے گا اگر میں کسی اور لڑکی سے دوستی کرلوں؟؟“ میں نے بہت پُرامید نظروں سے اسے تکتے ہوئے سوال کیا تھا---

”نہیں ----بلکے مجھے تو بڑی خوشی ہوگی کے میرے سرمئی لنگور کو بھی کوئی ی لڑکی ملی---“وہ بڑے مسرت بھرے لہجے میں ----میرے گال نوچتے ہوئے ---- شرارت سے بولی----

اس کے جواب نے میرے دل میں عجیب سی ہل چل مچا دی---کیونکے شاید میں چاہتا تھا کے اسے فرق پڑئے----جیسے مجھے پڑتا تھا اس کے اور جنید بھائی ی کے ساتھ ہونے سے----

میں اپنے پورے اسکول کا سب سے خوبصورت و ہینڈسم لڑکا مانا جاتا تھا---اوپر سے ٹوپر بھی---

مجھے بہت سی لڑکیوں نے لوو لیٹر دے کر اپنی محبت کا اظہار کیا--کچھ نے میسجز کے ذریعے اپنی پسندیدگی ظاہر کی--------میں نے انھیں ڈیٹ بھی کیا---مگر میرا دل کسی کی جانب بھی مائ ل نہیں ہوا----

*****_____*****

"بندریا اتنا کیوں اچھل رہی ہے؟؟" ولید بھائ ی کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں---میں ایمن کے کمرے میں نوک کر کے داخل ہوا تو وہ آئی ینے کے سامنے باربار اچھل کر ڈانس اسٹیپ کرنے کی کوشش کررہی تھی----

"ابے یار--ڈانس کرنے کی کوشش کر رہی ہوں---مگر آ نہیں رہا---"وہ منہ بگاڑتے ہوئے بولی---

"رک --میں سیکھاتا ہوں---"میں اسے ڈانس سیکھانے لگا----

ڈانس کے ایک اسٹیپ پر --میں نے دانستہ طور پر اس کا ہاتھ پکڑکر اپنی جانب زور سے کھینچا---اگلے لمحے وہ میرے سینے سے آلگی---

میں نے فقط شرارتاً یہ عمل کیا تھا---مجھے کیا خبر تھی میرا یہ باولا دل سیرس ہی ہوجائے گا---

اس کے سینے سے لگتے ہی میرا پورا جسم آگ کی طرح جلنے لگا---میری سانسیں خود بہ خود رکتی ہوئی ی محسوس ہوئی یں---

اس کے خوبصورت ہونٹ میری شرٹ سے مَس ہوئے تھے---

"کمینے لوفر----سدھر جا----ورنہ ایمن کو اچھی طرح آتا ہے تجھ جیسے سرم ئی ی لنگورو کو سدھارنا---"وہ سٹ پٹاکر تیزی سے مجھ سے دور ہوئی----پھر غصے سے کہ کر پاؤ ں پٹکتی ہوئی ی اپنے بیڈ پر جاکر بیٹھ گ ئی----

میں اس وقت اپنے دل کو بے قابو ہوتا پارہا تھا---اس لیے مزید وہاں ایک لمحے بھی نہ رکا---اور تیزی سے اپنے گھر چلا آیا----

اپنے کمرے میں آکر دروازہ بند کیا۔۔۔۔پھر اپنے دل پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھا۔۔۔۔میرا دل ابھی بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا ابھی باہر نکل آئے گا۔۔۔۔

اس لمحے میری نظر آئی ینے پر گ ئی۔۔۔۔اس میں میرا عکس نظر آرہا تھا۔۔۔۔

میرے چہرے کی رنگت بالکل ٹماٹر کی طرح سرخ ہورہی تھی۔۔۔۔

میں نے اپنی شرٹ کے اس حصے پر ہلکے سے اپنی انگلیوں کے پورے پھیرے۔۔۔۔جن پر کچھ لمحوں پہلے ایمن کے ہونٹ مَس ہوئے تھے۔۔۔

مجھے اس وقت پہلی بار اپنے دلی جذبات کا احساس ہوا۔۔۔جو اس آفت کی پڑیا کے لیے ناجانے کب سے میرے دل میں پوشیدہ تھے۔۔۔۔

وہ لمحہ اب تو ہر وقت میری آنکھوں میں رہنے لگا تھا---

***_____*****

مجھے علم تھا جنید بھائی ی اور اس کی نسبت کا---مگر میرے نزدیک اس نسبت کی کوئی ی اہمیت نہیں تھی--

وہ بالکل خوش نہیں تھی---نہ ہی جنید بھائی ی---

دونوں نے ایک دوسرے سے بات چیت تک بند کر رکھی تھی---

میرے بڑے بھائی ی (شاہزین ) جنید بھائی ی کے جگری دوست تھے---

انھوں نے ایک بار باتوں ہی باتوں میں مجھے بتایا کے جنید بھائی ی شروع سے یہ منگنی توڑ دینا چاہتے تھے---مگر پھوپھو نے توڑنے نہیں دی----

پھر تو جیسے میرے دل نے ٹھان لی---اپنی محبت ایسے شخص کو ہرگز نہیں دوں گا جو اس کا قدردان نہیں----

میں نے سوچ لیا تھا میں ایمن کو اِس رشتے سے آزاد کرا دوں گا جو صرف اسے تکلیف دینے کا سبب بنتا ہے----

اس کی
16th
برتھ ڈے کا میں نے شدت سے انتظار کیا---

بازار جاکر میں اس کے لیے خود شاپنگ کر کے لایا---پہلی بار میں کسی لڑکی کے لیے کپڑے خرید رہا تھا---میں بہت نروس تھا ناجانے اسے پسند آئے نہ آئے---

اس کی سالگرہ سے ایک دن پہلے پوری رات آئی ینے کے سامنے بیٹھ کر پریکٹس کی---اپنے دلی جذبات کا اس کے سامنے اظہار کرنے کی----

تم کرسکتے ہو دانش---ڈرو مت---------"میں نے جیسے اپنا ہی حوصلہ بڑھایا تھا---اس " کے گھر میں داخل ہونے سے قبل----

💞💞💞💞*****_____****

میں بہت نروس تھا اس شیرنی سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے وقت---

اس کا جواب میری توقع کے برخلاف نہیں تھا----

مجھے اچھی طرح علم تھا---وہ جنید بھائی ی کو پسند کرتی ہے----

مگر میں زبردستی ڈٹا رہا-----

کیونکے میرے نزدیک وہ سیراب کے پیچھے بھاگ رہی تھی---سیراب کے پیچھے بھاگتے بھاگتے ایک دن اس نے تھکنا ضرور تھا----

میں کیوں اپنی محبت کو اِس طرح در بدر بھٹکنے دوں---ایسے شخص کے پیچھے بھاگنے دوں جو محبت کا جواب محبت سے دینا نہیں جانتا---جس نے کبھی اس کی قدر نہیں کی-----اور نہ ہی فیوچر میں کرئے گا-----

میں نے چاچی جان سے الگ سے بات کی---انھیں مکمل اعتماد میں لیا---کے میں ایمن کو ہمیشہ خوش رکھوں گا---وہ ایمن کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دیں----

آخرکار جنید بھائی ی سے اس کی منگنی ٹوٹی----

میں بہت خوش و مطمئن تھا۔۔۔مجھے لگا تھا میں اپنی بےپناہ محبت سے اس کے دل کو اپنی جانب مائ‌ل کرلوں گا۔۔۔مگر منگنی ٹوٹنے کے بعد تو وہ مجھ سے بھی دور رہنے لگی۔۔۔۔

ہماری منگنی کے بعد یہ دوری مزید بڑھی۔۔۔جس نے میرے دل کو شدید اذیت میں مبتلا کیا۔۔۔۔

منگنی کے سبب وہ ہمارا بچپن کا دوستانہ بھی بھول گ ئی تھی۔۔۔۔

اذیت کی انتہاء تھی میرے لیے۔۔۔کے وہ میرے سامنے آپ جناب سے بات کرئے۔۔۔۔مجھ سے نظریں چورائے۔۔۔۔میں سامنے موجود ہوں اور وہ مجھ سے بات کرنے کے بجائے خاموشی کو ترجیح دے۔۔۔۔

وہ بہت بدل گ ئی تھی۔۔۔۔

میں نے دو تین بار اس سے شکوہ بھی کیا۔۔۔مگر اس کا کوئ‌ی فائ‌دہ نہ ہوا۔۔۔۔

****_____****

ایک دن مجھے امی نے آکر اطلاع دی کے ایمن امریکہ چلی گ ئی ہے----

مجھے زبردست شاکڈ لگا تھا---

میں صرف چار دن پہلے اس سے ملا تھا---مگر اس نے مجھے امریکہ جانے کے متعلق کچھ نہیں بتایا----

اب تو جیسے مجھے دکھ ہونے لگا تھا اپنے فیصلے پر----

میں نے اپنی محبت پانے کی چاہ میں اپنی جگری دوست بھی کھو دی تھی----

****_____****

اب تمھیں دوبارا بھاگنے نہیں دوں گا۔۔۔"اسے گ ئ ے سات مہینے گزر چکے تھے۔۔۔۔مگر " اس دوران اسنے ایک بار بھی مجھ سے کانٹیک نہیں کیا۔۔۔میں نے اسے واپس اپنے پاس بلانے کے لیے شادی کی بات کی چاچا جان سے۔۔۔۔مجھے علم تھا چاچا جان فورا ہی اسے واپس بلا لیں گے۔۔۔اور وہی ہوا۔۔۔۔صرف بیس دن بعد وہ میرے سامنے ائیرپورٹ پر کھڑی تھی۔۔۔میں نے اسے دیکھ بڑی محبت سے کہا۔۔۔۔جس کے جواب میں اس نے فقط گردن کو اثبات میں ہلایا۔۔۔۔

اس میں اب پہلے جیسی شوخی و شرارت والی ادائیں بالکل نہیں تھیں۔۔۔۔

مجھے لگا جیسے وہ میری ایمن ہے ہی نہیں۔۔۔۔

پورے راستے وہ خاموش رہی۔۔۔۔۔

میں اس کے ساتھ ہوکر بھی اسے یاد کررہا تھا۔۔۔۔

💍💍💍****____****

"یہ میری بے بسی کی انتہاء تھی---کمفرٹیبل فیل کرؤ گی---اپنا پرانا دوست سمجھ کر ڈانس کرؤ----مجھے اور ایمن کو پُرزور فرمائیش پر ڈانس فلور پر کپل ڈانس کرنے بلایا گیا----وہ کھچاؤ کا شکار تھی مجھ سے---جو میری اذیت کو بڑھا رہا تھا---میں نے اس کے کان میں آہستگی سے کہا---جس کے بعد اس نے نظر اٹھا کر مجھے دیکھا---

"کیا؟؟---بے فکر ہوجاؤ---سینگ نہیں نکلے ہیں منگیتر بن جانے کے بعد میرے----پرانا والا دانش ہی ہوں تمہارا----"میں نے مسکراتے ہوئے اسکی نازک کمر پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا---

میری بات سنتے ہی اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکان بکھرئ ی---پھر اسنے بلاہچکچاہٹ میرے کندھے پر اپنے نازک ہاتھ رکھے---

*****______*****

کبھی کبھار انسان اپنی جگہ درست ہوکر بھی مطمئن نہیں ہوتا---آج میرے ساتھ بھی یہی معاملہ درپیش تھا--میں دولہا بنے کھڑا آئینے میں اپنا جائزہ لے رہا تھا---مگر میرے چہرے پر وہ خوشی نہیں تھی جو ہونی چاہیے تھی----

ایک عجیب سی بے چینی و بے قراری نے میرے دل کو گھیر رکھا تھا---شاید اس کی وجہ ایمن کے وہ آنسو تھے جو وہ جنید بھائی کی خاطر عماد بھائی کے سینے سے لگ کر بہارہی تھی-----

ایمن کے ان آنسو کا سبب صرف سحرش آپی نہیں تھیں کہیں ناں کہیں ان کا سبب میری ذات بھی تھی----

کاش میں نے وہ ریکارڈنگ اپنے کانوں سے نہ سنی ہوتی----
یا---کاش میں نے جنید بھائی کو ایمن کی خاطر روتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا----

میں نے بڑی مشکل سے اپنے دل کو سمجھایا----کے میں غلط نہیں ہوں-----میری محبت بہت مخلص ہے اس کے لیے-----وہ میں نہیں تھا جس نے ان دونوں کو جدا کیا----وہ سحرش آپی تھیں----

****_____*****💞💞💞💞

میں اسٹیج پر دولہا بنے بیٹھا تھا----کے سامنے سے وہ آفت کی پڑیا---مجھ پر بجلیاں گراتی----نظریں جھکائے اسٹیج کی جانب آرہی تھی----

ایک لمحے کے لیے لگا خوشی کے مارے میری جان نکل جائے گی----

میں بہت خوش تھا----اتنا کے الفاظوں میں بیاں نہیں کرسکتا----

آمنہ آپی اور چاچی جان نے اسے میرے برابر میں بیٹھایا----
مجھے یہ سب کسی حسین خواب سے کم نہیں لگ رہا تھا----

میں بہت نروس فیل کررہا تھا۔۔۔اس سبب سے میرے پاؤں مسلسل ہل رہے تھے۔۔۔۔۔

میں اپنی خوشی میں اتنا بدمست تھا کے اس کے چہرے پر چھائی ی افسردگی و رنج بھی نظرانداز کرگیا۔۔۔

آخرکار وہ گھڑی آن پہنچی تھی جب مولوی صاحب نے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

ایمن بنت وجدان احمد آپ کو دانش ولد رئیس احمد کے نکاح میں بعوض اسی لاکھ حق مہر کے دیا جارہا ہے ۔۔۔کیا آپ کو قبول ہے ؟؟؟

میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

پورے ماحول پر خاموشی طاری تھی۔۔۔۔

میرے کان صرف (قبول ہے ) کے الفاظ کے منتظر تھے۔۔۔۔

## آخری قسط

مجھے اچانک ایمن کی دبی دبی رونے کی آوازیں آنے لگیں---

ایمن بنت وجدان احمد آپ کو دانش ولد رئیس احمد کے نکاح میں بعوض اسی لاکھ حق مہر کے دیا جارہا ہے ---کیا آپ کو قبول ہے ؟؟؟" اس کے جواب نہ دینے کے سبب مولوی صاحب دوبارا اپنے جملے دوہرا رہے تھے----

میں نے اپنی نگاہ اٹھائی ی ----سب کے چہروں پر پریشانی جھلکنے لگی تھی----

چاچی جان تیزی سے اس کے پاس آکر ---کان میں کچھ سرگوشی کرنے لگیں----

ایمن بنت وجدان احمد آپ کو دانش ولد رئیس احمد کے نکاح میں بعوض اسی لاکھ حق مہر کے دیا جارہا ہے ---کیا آپ کو قبول ہے ؟؟؟" چاچی جان نے مولوی صاحب سے کہا---ایک

بار پھر پوچھیں---بچی ذرا گھبرا گئی ہے----چاچی جان کے کہنے پر مولوی صاحب نے تیسری بار پوچھا----

میں سمجھ گیا تھا چاچی جان اسے پریشرائز کررہی ہیں ---

اس لمحے میرے ضمیر نے مجھے جھنجھوڑا------وہ بیچاری تو اپنے باپ بھائیوں کی عزت پر قربان ہونے آئی ہے---مگر تم کیا کررہے ہو دانش؟؟---تم سب جانتے بوجھتے اُس لڑکی کے ساتھ زبردستی کیسے کرسکتے ہو جسے تم بچپن سے اپنا دوست مانتے آئے ہو؟؟-----جسے تم اپنی جان مانتے ہو----تم کیسے اپنی ایمن کے ساتھ زبردستی کرسکتے ہو؟؟----

میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے---میں نے اپنے نیچے کے ہونٹوں کو دانتوں میں دبانا شروع کردیا---

پھر میں نے ایک بار نگاہ اٹھا کر جنید بھائی ی کی جانب دیکھا---ان کی آنکھیں انگارے کی طرح سرخ لال تھیں---چہرے پر ہوائی یاں اڑی ہوئی ی تھیں-----انھیں دیکھ لگ رہا تھا بندے کی جان اب نکلی--- کے تب نکلی-----

جب تیسری بار پوچھے جانے پر بھی اس نے کوئی ی جواب نہ دیا تو پوری محفل میں چہ میگوئی یاں شروع ہوگ ئی یں---

وجدان بھائی ی ایمن ہاں کیوں نہیں کررہی؟؟" میری امی غصے سے دانت پیستے ہوئے دبی آواز میں چاچا جان کو دیکھ پوچھنے لگیں---

مولوی صاحب آپ دوبارا پوچھیں---وہ بچی گھبرا گ ئی ہے----"اس بار عماد نے ایمن کے برابر والے صوفے پر بیٹھ کر اس کے کان میں کچھ سرگوشی کی---پھر مولوی صاحب کی جانب متوجہ ہوکر لچکدار انداز میں کہا----

انسان کتنا مجبور ہوتا ہے ناں---یہ بات مجھے اس لمحے شدت سے محسوس ہوئی ی----جب میں نے عماد بھائی ی کی آنکھوں میں آنسو جھلکتے دیکھے-----میں نے اپنی پوری زندگی میں انھیں کبھی روتا نہیں دیکھا تھا---وہ بہت پُروقار شخصیت تھے-----مگر آج وہ بے بسی سے رو رہے تھے صرف اپنی لاڈلی بہن کی محبت میں-----

مولوی صاحب آپ نام غلط لے رہے ہیں--- تبھی تو بیچاری قبول نہیں کرپارہی---آپ نام درست کرلیں---"اپنے دل پر منو پتھر رکھ ---میں نے سنجیدگی سے مولوی صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا----

میرے جملے سنتے ہی سب الجھ کر مجھے تکنے لگے----

لڑکے کا نام دانش نہیں جنید ولد اکرام احمد ہے----آپ درست کرلیں--"میرے یہ " الفاظ کہتے ہی ایمن نے نظریں اٹھاکر میری جانب دیکھا----

اس لمحے بہت سارے احساسات جھلک رہے تھے اس کی آنکھوں سے---جن میں حیرت سب سے زیادہ نمایا تھی---

"ارے پگلی----کہا تو تھا منگیتر بن جانے سے سینگ نہیں نکل آئے میرے---ایک بار اپنے سرمئ ی لنگور سے کہ کر تو دیکھتی----تیری قسم---- چپ چاپ پیچھے ہٹ جاتا----خواہ مخواہ ہی اتنے قیمتی موتی ضائ ع کررہی ہے بیٹھ کر----"اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے---میں نے بڑی محبت و حسرت سے کہا----

اب بھی اگر پیچھے نہ ہٹتا تو اپنی ہی نظروں میں گر جاتا----

میں کبھی کسی لڑکی کے ساتھ زبردستی نہیں کرسکتا--پھر وہ تو میری آفت کی پڑیا تھی----میری ایمن----

"سوری---"وہ احسان مند نظروں سے مجھے دیکھ---روتے ہوئے بولی----

میری نظر عماد بھائی ی کی نظروں سے ٹکرائی ی---ان کی نظریں میری شکر گزار تھیں---

میں کھڑا ہوگیا---بغیر کسی کی پرواہ کیے----

اپنی پگڑی سر سے اتار کر---- جنید بھائی ی کی جانب بڑھا---

میری آنکھوں سے اشک بہنے کے لیے مچل رہے تھے---مگر میں اس وقت ٹوٹ نہیں سکتا تھا----

بڑی حسرت سے اس پگڑی کو میں نے آخری بار دیکھا---مجھے اب وہ پگڑی دھندلی دیکھائی ی دینے لگی تھی---

" آپ کی امانت آپ کی منتظر ہے---خوش رکھیے گا اُسے---"بمشکل اپنے غم و رنج پر قابو پاتے ہوئے--- میں نے جنید بھائی ی کو دیکھ افسردگی سے مسکراتے ہوئے کہا---

مگر بیٹا۔۔۔"میرے والد اور سارے گھر والے احتجاج کرنا چاہتے تھے ۔۔۔مگر میں نے آنکھوں کے اشارے سے اپنی امی کو نفی کی قول دی۔۔۔۔کیونکے میں کوئی ی تماشہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔"

میں بری طرح ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔

بکھر گیا تھا۔۔۔

میرے گھر والے میرے پیچھے ہال سے باہر آئے یا نہیں آئے۔۔۔ مجھے علم نہیں۔۔۔۔۔

میں نے ہال سے نکلتے ہی اپنی پھولوں سے سجی گاڑی دیکھی۔۔۔اور میرا دل اسے دیکھ ۔۔۔کرچی کرچی ہوکر بکھرا۔۔۔۔

میں ڈرائیور سے گاڑی کی چابی لے کر چل دیا۔۔۔کہاں ؟؟۔۔۔میں نہیں جانتا۔۔۔۔

اس لمحے میرا ذہن سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

گاڑی چلاتے ہی میں نے پھوٹ پھوٹ کر بچوں کی طرح رونا شروع کردیا----

میں روتا جارہا تھا اور اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتا جارہا تھا----

💞*************💞

جنید

میں بے یقینی سے پگڑی کو ہاتھ میں پکڑئے کھڑا تھا----

"جنید انتظار کیا کررہے ہو---پگڑی پہنو---- مولوی صاحب انتظار کررہے ہیں---"آمنہ نے میرے پاس آکر مسرت بھرے لہجے میں کہا---

"ارے دولہے میاں اب دیر نہ کریں---"ولید مسکراتے ہوئے میری جانب آیا---اور اس نے میرے ہاتھ سے پگڑی لی---اور خود میرے سر پر پہنادی----

"ماموں جان؟؟" میری نگاہ ماموں جان پر گ ئی جو خاموش تماشائی ی بنے کھڑے تھے---

-میں ان کی اجازت کے بغیر کیسے آگے بڑھ سکتا تھا---

"جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں---اور میری لاڈلی کا جوڑا تمھارے ساتھ ہی بنا ہے ----آؤ بیٹھو یہاں ------"ماموں جان نے فقط اثبات میں سر ہلاکر اپنی منظوری دی----اور مامی جان بڑے پیار سے مجھے ایمن کے برابر میں بیٹھاتے ہوئے گویا ہوئی یں----ان کی آنکھوں میں آنسو تھے----مگر میں دعوے سے کہ سکتا تھا وہ آنسو غم کے نہیں تھے-----

عماد میرے سامنے نکاح کا فارم فل کرانے لگا----

ان چند ثانیوں میں میرا دل زور زور سے دھک دھک کررہا تھا۔۔۔جیسے مجھے خوف لاحق ہو پھر سے مجھ سے یہ خوشیاں چھن نہ جائیں۔۔۔۔

میں پھر اسے کھونے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔۔۔

"ایمن بنت وجدان احمد آپ کو جنید ولد اکرام احمد کے نکاح میں بعوض اسی لاکھ حق مہر کے دیا جارہا ہے ۔۔۔کیا آپ کو قبول ہے ؟؟؟" مولوی صاحب کے سوال پر۔۔۔ میں پُراُمید نگاہ سے اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

وہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔اس کی آنکھوں کا کاجل رونے کے سبب چہرے پر پھیلا ہوا تھا۔۔۔

میں عجیب سی کیفیت سے دوچار تھا۔۔۔۔جو میں الفاظوں میں بیاں نہیں کرسکتا۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

مولوی صاحب نے اسی طرح دو بار اور پوچھا۔۔۔اس نے دونوں بار تیزی قبول ہے کہا۔۔۔

پھر مولوی صاحب نے مجھ سے پوچھا۔۔۔ ”جنید ولد اکرام احمد کیا آپ کو ایمن بنت وجدان احمد “ بعوض آسی لاکھ حق مہر کے اپنے نکاح میں قبول ہے ؟؟

میں تو جیسے سانس لینا بھی بھول گیا تھا۔۔۔میں نے تیزی سے کہا۔۔۔ ”ہاں قبول ہے۔۔۔
قبول ہے۔۔۔
”قبول ہے۔۔۔

یہ الفاظ نہیں جادو تھے۔۔انھیں ادا کرتے ہی میری آنکھیں خوشی و شکر سے از خود بند ہوگ ئی یں۔۔۔۔

میری ہر سانس۔۔۔۔میرے دل کی ہر دھڑکن۔۔۔۔ اس لمحے اللہ کی شکرگزار تھی۔۔۔۔

ایک سکھ کی سانس لی تھی میں نے۔۔جسے لیتے ہی میری آنکھوں سے سجدۂ شکر کا آنسو جھلک کر میری پلک پر آ ٹھہرا۔۔۔۔

وہ اب میری تھی۔۔۔۔۔صرف میری۔۔۔۔میری کھرچن۔۔۔۔

میں نے اگلے ہی لمحے اس کے نازک ہاتھ کو مضبوطی سے تھام لیا تھا۔۔۔جس پر اسنے میری طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں محبت ہی محبت جھلک رہی تھی۔۔۔۔

************

“ کون؟ ”

“دروازہ کھولیں امی ۔۔۔میں جنید۔۔۔”میں نے دروازہ نوک کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ایمن؟؟" امی جان نے جیسے ہی دروازہ کھولا---ایمن کو میرے ساتھ کھڑا دیکھ ....ان کا حیرت کے مارے منہ کھل گیا تھا---

"پھوپھو---"ایمن ان کی حیرت کو مکمل اگنور کر----خوشی سے ان کے گلے لگ گئی تھی----

"ایمن؟؟--اس کی تو شادی؟؟" امی نا سمجھی سے مجھے دیکھتے ہوئے---

"سب بتاتا ہوں---اندر تو چلیں---اور کھرچن اندر جاکر بھی گلے ملا جاسکتا تھا---دروازے پر ملنا ضروری تھا---"میں ان دونوں ساس بہو سے چڑتے ہوئے گویا ہوا----جو گلی میں کھڑے ہونے کا لحاظ ہی نہیں رکھ رہی تھیں----

کھڑچن ؟؟---آپ مجھے اب بھی کھڑچن بول رہے ہیں“ وہ بلائے جاں میرے پورے جملے کو سائیڈ میں رکھ--فقط کھڑچن لفظ کو بغور سن--- مجھ سے دروازے پر ہی الجھنا شروع ہوگئی تھی----

”اب بھی مطلب؟؟----میں کھڑچن ہی کہنے والا ہوں--اچھا ہے عادت ڈال لو---“میں نے اسے دیکھ--بڑے بھرم سے اکڑ کر کہا---

”ٹھیک ہے---پھر میں بھی آپ کو کھڑوس انکل ہی بلاؤں گی---اچھا ہے آپ بھی عادت ڈال لیں---“وہ لڑکی جو دولہن بنے ابھی ٹھیک طرح میرے گھر میں داخل بھی نہیں ہوئی تھی---کمر پر ہاتھ ٹکا----اپنی آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے---سارے لحاظ بالائے طاق رکھ---اتراتے ہوئے وارن کرنے لگی----

یہ کھڑوس انکل کا لفظ---میرے تن بدن میں آگ لگانے کے لیے کافی تھا----

" کھرچن بھولو مت---شوہر ہوں تمھارا اب---"میں نے ہر مرد کی طرح اسے دھمکانے کے لیے شوہر کارڈ استعمال کیا تھا---

" شوہر؟؟---تم دونوں بعد میں جتنا چاہے لڑ لینا---ابھی مجھے بتاؤ گے--- کے چل کیا رہا ہے" امی جان ہم دونوں کی لڑائی ی کو بیچ میں فل اسٹاپ لگاکر---الجھ کر مجھے دیکھتے ہوئے--- استفسار کرنے لگیں---

" بتاتا ہوں ---پہلے اندر تو چلیں آپ لوگ---"میں نے تحمل سے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا----

ابو سو رہے تھے --اس لیے میں نے انھیں جگانا مناسب نہ سمجھا---

امی کو سارا واقعہ بیان کردیا اور کہا ابو کو بھی بتا دیں---

امی جان میرے لیے بہت خوش تھیں---

وہ ایمن سے پھر ایک بار گلے لگیں۔۔۔لیکن اس بار اپنی بھتیجی کی حیثیت سے نہیں بلکے اپنی بہو کی حیثیت سے۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا ناں جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔۔۔"امی میری پیشانی کو چومتے ہوئے ۔۔۔مسرت بھرے لہجے میں گویا ہوئی یں۔۔۔۔

یقیناً۔۔۔۔جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔۔۔"میں نے ان کی بات کی مکمل تائید کی۔۔۔"

************

ہم دونوں ایک ساتھ ہی کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔۔

میں پہلی بار آج اپنے کمرے کا دروازہ لاک کررہا تھا۔۔۔۔

"ہائے ئے ئے---میرا تو پورا میک-اپ خراب ہوگیا---کتنی بری لگ رہی ہوں میں---"ابھی میں لاک کر کے پلٹا ہی تھا کے کھرچن آئی ینے کے سامنے کھڑے ہوکر---اپنا عکس دیکھ---- منہ بگاڑتے ہوئے بولی----

اس کا چہرہ کاجل پھیل جانے سے عجیب ہی نقشہ پیش کررہا تھا---جس پر میں مسکراتے ہوئے--- دروازے سے ٹیک لگاکر---اسے دیکھنے لگا---

"بندہ بتا ہی دیتا ہے --ہائے کتنی بری لگ رہی ہوں میں---"وہ اپنا کاجل سائیڈ ٹیبل سے ٹیشو نکال کر صاف کرتے ہوئے --- مجھ سے شکوہ کرنے لگی----

"آپ کے پاس فیس پاؤڈر ہے" وہ میری جانب متوجہ ہوکر بے صبری سے پوچھنے لگی----

"نہیں---میرے پاس فیس پاؤڈر کہاں سے آئے گا---"میں سر کو نفی میں جھٹکتے ہوئے

---

"تو اب میں کیا کرؤں؟؟---اتنا برا لگ رہا ہے میرا فیس---"وہ پریشان ہوکر ---روتو سہ چہرہ بناکر گویا ہوئی ی----

"تو کون سہ کوئی ی دیکھ رہا ہے -----"میں نے اس کے پاس جاکر---لاپرواہی سے کہا---

"آپ دیکھ رہے ہیں---امی جان کہتی ہیں---جو عورت پہلی رات پیا من بھائے وہ پوری زندگی اپنے شوہر کے دل پر راج کرتی ہے----اور میں---میں تو پوری چڑیل لگ رہی ہوں---"وہ دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے---آئی ینے میں اپنا عکس دیکھ-----روتو سہ منہ بناکر بولی----

مجھے ہنسی آگ ئی تھی اس کی بات سن---کیونکے میں نے اسے بچپن سے جوان ہوتے دیکھا تھا---

میں نے اسے بہتی ناک کے ساتھ ---اجڑے چمن بالوں کے ساتھ--- مٹی سے گرد آلود ہاتھ پاؤں کے ساتھ---بے ڈھنگے کپڑوں میں ملبوث ----پسینوں سے شرابور------آوارا گردی کرتے----دھوپ میں ماری ماری پھرتے----لڑکوں کے ساتھ لڑائی ی جھگڑا کرتے----موٹی موٹی اور گندی گالیاں دیتے ---اسکی دودھیائی ی رنگت کو پہلے سرخ پھر سیاہی میں بدلتے-----اپنی اِن گناہگار آنکھوں سے لائی ف ٹیلی کاسٹ دیکھ رہا تھا------

بلائے جاں کو اتنے روپوں میں دیکھنے کے بعد بھی میرا یہ دل اُسی کا اسیر تھا----

پھر وہ یہ کیسے سوچ سکتی تھی کہ ایک کاجل کا پھیل جانا میری آنکھوں میں اس کی امیج کو گرا دے گا؟؟----

"ایک کام کرتی ہوں فیس واش کرلیتی ہوں---کم از کم تھوڑی بہتر لگوں گی---کیا کہتے ہیں ؟؟" اس نے میری رائے طلب کی----

"ہمم---جیسا تمھیں بہتر لگے----"میں نے کندھے اچکاکر---اس پر ہی فیصلہ چھوڑ دیا-----

"اوکے ---پھر تھوڑا ویٹ کریں---میں فیس واش کر کے آتی ہوں---"اس کی آنکھیں چمکی تھیں ----وہ کہ کر اپنا شرارہ سنبھالتے ہوئے ابھی ایک قدم ہی بڑھی تھی---

"ویٹ---پہلے یہ شرارہ اور دوپٹہ وغیرہ اتار لو---پھر فیس واش کرلینا-----"میں نے اس کا ہاتھ تھام کر روکتے ہوئے کہا----

"پر---اتنی ساری

pins

"سے سیٹ ہے یہ تو---

"میں نکال دیتا ہوں---"میں سنجیدگی سے کہ کر اس کی دوپٹے کی

pins

نکالنے میں مدد کرنے لگا۔۔۔

سب سے پہلے میں نے اسے بھاری سے دوپٹے سے آزاد کیا۔۔۔

دوپٹے سے آزاد ہوتے ہی وہ اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر ہلکا ہلکا سہ دائیں بائیں جانب موڑنے لگی۔۔۔۔شاید دوپٹے کے بھاری وزن سے اس کی گردن دکھ گئی تھی۔۔۔

"یہ جیولری بھی اتار دیں۔۔۔۔میں بڑی امی کو سارا سامان کل ہی واپس بھجوا دوں گی۔۔۔"اس کے کہتے ہی میں اس کی جیولری اتارنے میں مدد کرنے لگا۔۔۔۔

پھر وہ میری الماری کھول کر کچھ ڈھونڈنے لگی۔۔۔

"کیا چاہیے؟؟۔۔۔۔ مجھے بتاؤ۔۔۔۔"میں اس کے پیچھے الماری کی طرف آیا۔۔۔

"آپ کی ٹی۔شرٹ سفید والی۔۔۔جس پر

J

لکھا ہوا ہے---مجھے بہت پسند ہے----وہ ڈھونڈ رہی ہوں---"اس نے پہلے تو کبھی اپنی پسند کا اظہار نہیں کیا تھا میرے کسی چیز کے متعلق----

میں اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا----

وہ میری کھرچن تھی-----دنیا کی ہر لڑکی سے الگ---میں اس سے روایتی دلہنوں کی طرح بیڈ پر بیٹھ کر دوپٹے سے منہ چھپائے ---شرماتے ہوئے----میرا انتظار کرنے کی امید نہیں رکھ سکتا تھا----

وہ سفید ٹی شرٹ اور بلیک جنیز لے کر فریش ہونے چلی گ ئی----

میں بیڈ پر لیٹ کر اس کا انتظار کرنے لگا----

--یہ دولہن بننا بھی دنیا کا سب سے مشکل کام ہے---میری تو کمر میں درد ہوگیا "
تھا---افففف---اب جاکر سکون ملا ہے--------"وہ نہا کر نکلی تھی---اس کے چہرے کی رنگت کھلی کھلی معلوم ہورہی تھی ---اوپر سے اس کی گیلی آبشار---اس لمحے وہ سادگی میں بھی مجھ پر قیامت ڈاہ رہی تھی----

وہ آئی ینے کے سامنے کھڑی ہوکر---اپنے بال ڈرائے کرنے لگی----

میں کردوں "اسے دیکھتے ہی تن و من سُلگنے لگے ---مجھے شدید گرمی محسوس ہونے لگی "
---مگر آج میں نے اپنے بکھرتے جذبات کو روکنے کی کوشش نہیں کی-----بڑی محبت سے اس کے پیچھے جاکر کھڑا ہوا----

میں نے اس وقت دیھان دیا---وہ اور میں میچنگ کپڑوں میں تھے-----شاید یہ میچنگ اس نے دانستہ طور پر کی تھی-----بس فرق اتنا تھا کے اس کی سفید ٹی شرٹ پر

J

کا الفابیٹ تھا-----

ہمممم۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے میرے ہاتھ میں ہیئر ڈرائر پکڑا دیا۔۔۔ "

"تم نے قبول ہے کیوں نہیں کہا؟؟" کبھی کبھار انسان جواب جاننے کے بعد ہی سوال کرنے کی ہمت کرپاتا ہے۔۔۔۔ میں واقف تھا اس کے جواب سے۔۔۔مگر پھر بھی اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔۔۔۔اقرارِ محبت محبوب کے لب سے سننے کا اپنا ہی مزہ ہے۔۔۔۔۔میں نے ڈرائی رشوکیس پر رکھ کر۔۔۔اس کے نازک کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکاکر ۔۔۔۔بڑے اشتیاق سے استفسار کیا۔۔۔۔

"میں کر ہی نہیں سکی۔۔۔۔میں کرسکتی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔"میرے سوال پر اس کی آنکھیں بھر آئی یں۔۔۔۔وہ میری جانب مڑ کر۔۔۔میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ۔۔۔۔قطعی انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔

"میں نے اپنے ہوش سنبھالنے سے لے کر آج تک صرف آپ کو اپنے لائی ف پارٹنر کے روپ میں دیکھا ہے۔۔۔۔میرے دل میں جو مقام آپ کا ہے۔۔وہ میں کسی کو دے ہی نہیں

سکتی۔۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔میری ہر سانس صرف آپ کے نام کی مالا جپتی ہے۔۔۔۔۔میں آج جس مقام پر ہوں وہ صرف آپ کی سختیوں کا نتیجہ ہے۔۔اگر آپ مجھے زبردستی پڑھاتے نہیں تو آج میں اس قابل نہ ہوتی۔۔۔۔۔شکریہ۔۔۔۔''وہ بڑی محبت سے بول رہی تھی۔۔اور میں اس کے ہر جملے پر اپنا دل سنبھال رہا تھا۔۔۔کیونکے اتنے جھٹکے ایک ساتھ میرا کمزور دل برداشت نہیں کرسکتا تھا۔۔۔میں نے کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ کے ایک دن وہ میری سختیوں پر میری شکرگزار ہوگی۔۔۔۔۔میں ابھی حیرت کے غوطے ہی کھا رہا تھا۔۔۔کے سامنے کھڑی لڑکی نے گرگٹ کی طرح آنکھیں بدلیں۔۔۔۔"آپ کو کیا لگتا ہے میں یہ سب فلمی ڈائیلاگس بولوں گی آپ سے؟؟۔۔۔افففف۔۔ہرگز نہیں۔۔۔۔میں نے دیکھ لیا تھا آپ کو اسٹیج پر کھڑے روتے ہوئے۔۔۔۔میں نے سوچا۔۔۔دانش کو تو پھر کوئی ی مل جائے گی۔۔۔۔مگر آپ جیسے کھڑوس انکل کو مجھ جیسی پیاری پیاری بلبل پھر کہاں ملے گی ۔۔۔اس لیے ترس آگیا مجھے آپ پر۔۔۔وہ کیا ہے ناں۔۔۔۔ دل بہت بڑا ہے میرا۔۔۔۔''وہ خاصہ اترا کر۔۔۔اپنے بالوں کی لٹ کو شہادت کی انگلی میں الجھاتے ہوئے۔۔۔۔شوخ نگاہیں میرے وجود پر ٹکائے۔۔۔اپنے نیچے کے ہونٹ کو دانتوں میں دباکر۔۔۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔

یہ ٹھیک کھیل کھیلا تھا محترمہ نے میرے جذبات کے ساتھ---حالِ دل بھی اپنا بیاں کردیا---اور سامنے کھڑے مجھ غریب کو ذرا دو لمحے خوش بھی نہ ہونے دیا---

اس کی آنکھوں میں شرارت و شوخی مچل رہی تھی---

لبوں پر بڑی پیاری سی مسکان سجائے وہ اترا اترا کر مجھے دیکھا رہی تھی---

"اچھا جی---تو میں کھڑوس انکل ہوں---اور آپ جیسی پیاری پیاری بلبل نے مجھ کھڑوس انکل پر ترس کھا کر شادی کی ہے---"میں نے دانت پیستے ہوئے---ایک ایک لفظ چبا چبا کر دوہرایا---

ابھی میں اسے اپنی گرفت میں لیتا---اس سے قبل ہی وہ برق کی پھرتی دیکھاتے ہوئے---مجھ سے بچ کر بیڈ کے دوسری سائیڈ کی طرف دوڑی---

”آہ۔۔۔لگ رہا ہے بھئی ی۔۔۔“میں نے بیڈ پر رکھا تکیہ اٹھاکر۔۔۔اس کے چہرے کا بالکل ٹھیک نشانا لگایا۔۔۔جس پر وہ اپنی ناک مسلتے ہوئے۔۔۔شکوہ کرنے لگی۔۔۔

”ویٹ۔۔۔۔“اس نے منہ بسور کرکہتے ہوئے اپنے پاس رکھا تکیہ اٹھاکر مجھے مارنا چاہا۔۔۔مگر میں بجلی سی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیچے جھکا۔۔۔اور تکیہ چاہ کر بھی میرے چہرے شریف کا بوسہ نہ لے سکا۔۔۔۔۔

میں اسکے وار سے بچنے کے بعد بڑے فخرانہ و فاتحانہ انداز میں دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔سینے پر باندھ کر کھڑا ہوا۔۔۔۔

وہ تیزی سے صوفے کے پاس پہنچی۔۔۔اور صوفے سے کشن اٹھاکر۔۔۔۔مجھ پر پے در پے برسانے لگی۔۔۔۔

کیونکے میں اس حملے کے لیے بالکل تیار نہیں تھا اس لیے ایک کشن میرے پیٹ پر۔۔۔دوسرا میرے سینے پر۔۔۔اور تیسرا میرے ڈائی ریکٹ منہ پر آکر لگا۔۔۔۔۔

" مسز جنید---- اب تو آپ گ ئ ی ں---"میں اعلانیہ وارننگ دیتے ہوئے اسے پکڑنے بھاگا---

" جیسے ہی اس کا ہاتھ میری پکڑ میں آیا---وہ زور سے چیخی----"آآآآآآآہہہہہہہہہہہہ

" چپ ----چیخو مت---لوگ غلط تاثر لیں گے---ابھی تو میں نے ہاتھ بھی نہیں لگایا تھیں---"اس کے چیختے ہی---میں نے تیزی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر---اس کی آواز دبائ ی---آخری جملہ خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا تھا میں نے----

اس کے ہونٹ میرے ہاتھ سے مَس تھے----وہ بڑی بڑی آنکھوں سے مجھے حیرت سے تک رہی تھی----لیکن میرا آخری جملہ سن ----اس نے آنکھیں شرمگی سے جھکائ ی ں----

میں نے ہلکے سے اس کے ہونٹوں سے ہاتھ جدا کیا---جس پر وہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی----

"آپ شروع سے مجھے پسند نہیں کرتے تھے ناں؟؟" اس نے اچانک میری رومانیت بھری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

مجھے اس کے لہجے میں غم جھلکتا محسوس ہوا۔۔۔

"جی نہیں۔۔۔مانا میں جلتا تھا۔۔کڑھتا تھا۔۔مگر نظر ہمیشہ تم پر ہی رکھتا تھا۔۔۔تمہارے علاوہ کبھی کسی لڑکی کو دیکھا تک نہیں۔۔۔شریف بندہ ہوں بہت۔۔۔قدر کرؤ میری۔۔۔"میں نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ بڑے پیار سے اسے اعتماد میں لیا۔۔۔آخری جملے شوخی سے ادا کرتے ہوئے۔۔۔اس کی ناک سے اپنی ناک ٹچ کی۔۔۔۔

"یعنی میں پہلی اور آخری ہوں؟؟" اس نے تیزی سے دوسرا سوال کیا۔۔۔

"سوری۔۔۔مگر نہ محترمہ آپ پہلی ہیں۔۔۔اور نہ آخری ہوسکتی ہیں۔۔۔"میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

"میں اب آپ کی یہ تو غلط بات ہے---پہلی نہ صحیح ---آخری ہونے کا حق تو دیں---
وائی ف ہوں---میرا حق ہے آپ کی ساری محبت پر------"وہ احتجاجا روتو سہ چہرہ بناکر گویا
ہوئی ی---

"میں وعدہ نہیں کرسکتا---"میں نے نفی میں سر جھٹکتے ہوئے کہا---

"تو اس کا مطلب آپ کی زندگی میں پہلے سے کوئی ی اور موجود ہے؟؟" وہ ابرو اچکاکر
تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے لگی---

اس کا چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوگ ئی ے تھے-----

"نہیں---ابھی تو وہ دنیا میں ہی نہیں آئی ی---میری زندگی میں کہاں سے آجائے
گی---"میرے مسکرا کر کہتے ہی--- وہ الجھی---

مجھے گھمانا بند کریں۔۔۔اور صاف صاف آج ہی بتادیں اگر آپ کی زندگی میں پہلے سے کوئی ی اور ہے تو۔۔۔۔"مجھے نہیں خبر تھی وہ اتنی حساس ہے میرے معاملے میں۔۔۔۔ کے رونا ہی شروع ہوجائے گی۔۔۔

"کھرچن تھوڑی تو عقل استعمال کرلو۔۔۔۔ورنہ پڑئے پڑئے ساری ویسٹ ہوجائے گی۔۔۔۔میں ہماری بیٹی کی بات کررہا ہوں۔۔۔۔تمھارے بعد سب سے زیادہ محبت ۔۔۔۔میں ہماری بیٹی سے کرؤں گا صرف اس لیے کہا تم آخری نہیں۔۔۔"اس کا رونا میری توقع کے برخلاف تھا۔۔۔میں مزید اسے تنگ کرنے سے باز آیا۔۔۔۔اس کے آنسو بڑی محبت سے اپنے ہاتھوں سے پونچھتے ہوئے ۔۔۔۔پوری بات اس بھولی لڑکی کو ٹھیک طرح سمجھائی ی۔۔۔۔

" اور پہلی؟؟ "

"پہلی ۔۔۔تمھاری پھوپھو۔۔۔۔یعنی میری والدہ محترمہ۔۔۔۔"میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔جسے سنتے ہی۔۔۔ اس کا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔اور وہ ٹھ کر کے۔۔۔ میرے سینے سے آلگی۔۔۔۔۔۔۔

اس کے اندازے خوشی نے مجھے بتایا شاید وہ سحرش کو گمان کر رہی تھی میری پہلی محبت کے طور پر-----

یہ سچ تھا میری پہلی محبت میری امی جان تھیں ، ہیں اور ہمیشہ رہیں گی------

امی جان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہی مانو میرے بے چین دل کو قرار آجاتا تھا---جن کے سینے سے میں آج بھی بچوں کی طرح لگ کر سکون پاتا تھا----

اور آخری محبت میری بیٹی-----جس کے ناز نخرے اٹھانے کی مجھے بڑی خواہش و تمنا ہے---

لوگ کہتے ہیں آدمی کے دل میں ننانوے خانے ہوتے ہیں---اور ہر خانے میں ایک لڑکی بسی ہوتی ہے-----مگر میرے دل کے ننانوے خانوں پر فقط مس کھڑچن کا راج تھا----

اس کا اچانک سینے سے آ لگنا۔۔۔ میرے دل کے سارے تار ہلا گیا تھا۔۔۔ حیرت کے مارے آنکھیں از خود دو تین ثانیوں کے لیے بڑی ہوئی یں۔۔۔ دل نے زور زور سے دھڑکنا شروع کردیا۔۔۔ شدید گرمی سے میری حالت غیر ہونے لگی۔۔۔۔۔ میرے سارے جذبات بکھر رہے تھے اس کی قربت کے سبب۔۔۔۔ ”آئی ی لوو یو کھرچن۔۔۔“ میں نے بڑی محبت سے اس کے سر کو چومتے ہوئے کہا۔۔۔ پھر اسے اپنے باہوں کے حصار میں مضبوطی سے جکڑ لیا۔۔۔۔

******_______******* 💞 💞 💞

ولیمے کے بعد۔۔۔۔ میں نے امی ابو سے بہت ضد کی کے ہمارے ساتھ امریکہ چلیں۔۔۔ مگر وہ دونوں ہی اپنا ملک اور رشتے دار چھوڑنے کے لیے راضی نہ ہوئے۔۔۔۔

اس لیے مجھے مجبوراً اکیلے ہی امریکہ جانا پڑا۔۔۔ میں نے ایمن کو دانستہ طور پر امی ابو کے پاس چھوڑا۔۔۔۔ میں جانتا تھا جو کام میں نہیں کرسکا وہ پھوپھو کی لاڈلی باآسانی کرلے گی۔۔۔۔

صرف دس دن بعد مجھے ایمن نے یہ خوشخبری دی کے وہ امی ابو کے ساتھ امریکہ آرہی ہے۔۔۔۔

میری خوشی کا کوئی ی ٹھکانہ نہ تھا۔۔۔۔

امی ابو کو شروع میں بہت مشکل ہوئی ی ۔۔۔ان کا دل نہیں لگتا تھا۔۔۔۔۔مگر پھر ان کی ملاقعات ایک مال میں پاکستانی فیملی سے ہوئی ی۔۔۔۔

آہستہ آہستہ ان دونوں کا فرینڈ شپ سرکل بھی بڑا ہوتا گیا۔۔۔۔جس سے مجھے کافی آسانی ہوئی ی انھیں اپنے پاس روکے رکھنے میں۔۔۔۔

میں نے شادی کے بعد کھرچن کو جاب کرنے سے نہیں روکا۔۔۔۔بلکے اس کا ایک الگ بینک اکاؤنٹ کھلوا دیا تھا۔۔۔۔

میں اپنی جانب سے پوری کوشش کرتا تھا اسے خوش و مطمئن رکھنے کی۔۔۔۔

*****_______********* 💞💞💞

ایک دن میں آفس میں تھا جب مجھے سحرش کے نمبر سے کال آئی ی---میں نے اسکرین پر نام دیکھنے کے بعد سیل اف کردیا----

کام سے فری ہونے کے بعد جب سیل اون کیا---تو پھر سحرش کی کالز آنے لگیں----ساتھ ساتھ میسیجز بھی---کے اسے مجھ سے کوئی ی ضروری بات کرنی ہے----

تھوڑی دیر میں بیٹھ کر سوچنے لگا--کیا مجھے بات کرنی چاہیے؟؟----سحرش پہلے بھی میرے کردار پر داغ لگانے کی کوشش کرچکی تھی----وہ تو میرے خدا نے مجھے سرخرو کیا----

اتفاق سے اسی وقت کھرچن میرے آفس کا دروازہ نوک کرنے لگی---

میں نے اسے اندر آنے کی اجازت دی---

"یہ آپ کو کال کیوں کررہی ہیں؟---اب انھیں کیا چاہیے" ایمن فائل میری ٹیبل پر رکھ کر ابھی کچھ کہتی-- اس سے قبل ہی ---میں نے اسکی جانب اپنا سیل بڑھا دیا---اسکرین پر سحرش کا نام شو ہوتا دیکھ---وہ الجھ کر استفسار کرنے لگی----

"مجھے نہیں معلوم----"میں نے لاعلمی میں کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا---

میں نہیں چاہتا تھا ہمارے درمیان پھر کوئی ی غلط فہمی پیدا ہو---خاص طور پر سحرش کو لے کر----

"ریسیو کرؤں؟؟" میں نے اس کی جانب دیکھ ---ابرو اچکاکر -- اجازت طلب کی---جو میرے نزدیک بہت ضروری عمل تھا----

"ہمم----کریں----پتا تو چلے ان کا ضروری کام ہے کیا" تھوڑی دیر سوچنے کے بعد ---وہ گمبھیر لہجے میں گویا ہوئی ی----

میں نے کال ریسیو کرتے ہی اسپیکر اون کر دیا۔۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔۔اسکے رونے کی آوازیں سن۔۔۔۔ایمن پریشان ہوکر مجھے تکنے لگی۔۔۔۔

"شکر ہے تم نے کال ریسیو کی ۔۔۔۔جنید میں بہت پریشان ہوں۔۔۔پلیز میری مدد کرؤ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ میرا ایف۔بی فرینڈ۔۔۔وہ مجھے بلیک ۔میل کررہا ہے۔۔۔۔۔کہ رہا ہے مجھے پانچ لاکھ دو ۔۔۔ورنہ ہمارے درمیان ہوئی ی ساری باتیں تمھارے شوہر کو سنا دوں گا اور تمھاری گندی تصویریں نیٹ پر اپلوڈ کر دوں گا۔۔۔۔۔اس کے پاس میری کالز کی ریکارڈنگ ہے۔۔۔ساتھ ساتھ میری تصویریں اور ویڈیوز بھی۔۔۔وہ مجھ سے کہا کرتا تھا کے میں اسے اپنے بھائی ی جیسا سمجھوں۔۔۔میں نے اس پر بھروسہ کیا۔۔۔لیکن اس نے میری تصویروں کی ایڈیٹنگ کردی ہے۔۔۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ اگر اس نے میری گندی تصویریں نیٹ پر اپلوڈ کر دیں تو میں کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہوں گی ۔۔۔میرے ہسبینڈ کو پتا چلا تو وہ مجھے طلاق دے دیں گے۔۔۔میں تباہ و برباد ہوجاؤں گی۔۔۔۔۔پلیز کچھ کرؤ۔۔۔پلیز۔۔۔میں اپنے بھائیوں کو صبح سے کال ملارہی ہوں مگر وہ تو اپنا جینا مرنا مجھ سے ختم کیے بیٹھے ہیں۔۔۔۔ان میں سے ایک نے بھی میری کال ریسیو نہیں کی۔۔۔۔پلیز تم

میری آخری امید ہو۔۔۔پلیز جنید مدد کرؤ میری۔۔۔۔''وہ بری طرح رو رہی تھی۔۔۔۔میں اندازہ لگا سکتا تھا اس وقت اس کا کیا حال ہورہا ہوگا۔۔۔۔

" آپ کو ضرورت کیا تھی اسے اپنی تصویریں اور ویڈیوز دینے کی؟؟" ایمن غصے سے بھپر کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

" میں نے اسے اپنے دکھ درد کا ساتھی سمجھا تھا۔۔۔میں نے دوست و بھائی سمجھ کر اپنی گھریلو پکس دی تھیں۔۔۔مجھے کیا پتا تھا وہ ان میں

fake

ایڈیٹنگ کردے گا۔۔۔۔''وہ بیچارگی سے روتے ہوئے جواب دہ ہوئی۔۔۔۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی۔۔۔۔ سحرش نے میرے کردار کو داغدار کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔۔ اور آج وہ اپنا دامن داغدار ہو جانے کے خوف سے میرے ہی سامنے گڑگڑا کر رو رہی تھی۔۔۔۔اور مدد کی پکار لگا رہی تھی

سحرش نے جو میرے ساتھ کیا وہ معافی کے قابل نہیں تھا۔۔۔اور نہ ہی میں نے اسے ابھی تک معاف کیا تھا۔۔۔مگر خاندان کی عزت اور انسانیت کی خاطر مجھے اس کی مدد کرنی ہی تھی۔۔۔۔

میں نے پہلے ہی سمجھایا تھا اُسے۔۔۔

اگر اپنے شوہر اور محارم کے علاوہ سائبان تلاش کرؤ گی تو خواری ہی مقدر میں آئے گی۔۔۔۔۔

یہ دنیا ہے ۔۔۔زیادہ دیر اپنے عزیزوں کے سامنے بھی اپنے دکھڑے رو ناں ۔۔۔ تو وہ بھی اکتاہٹ کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔۔۔۔پھر ایک پرایا مرد کیوں آپ کے دکھڑے سننے لگا؟؟۔۔۔وہ بھی دل جمی کے ساتھ۔۔۔۔بغیر کسی اپنے مفاد کے۔۔۔۔۔۔

فلحال سحرش کی مدد کرنے کے لیے۔۔۔میں نے پاکستان میں اپنے یونی فرینڈ حیدر سے رابطہ کیا۔۔۔جس کا تعلق سیاست سے تھا۔۔۔مجھے یقین تھا وہ باآسانی یہ معاملہ حل کروادے گا۔۔۔

میں نے اسے بار بار تاکید کی --کے جتنا ممکن ہو معاملہ جلد از جلد حل کرنے کی کوشش کرئے--

اور اُس جنید نامی بلیک میلر کو اسکے انجام تک پہنچائے----

اس نے پراعتماد لہجے میں جواب دیا----کے سمجھ کام ہوگیا------

ایمن پوری رات جانماز پر بیٹھ کر رو رو کر سحرش کے لیے دعائیں کرتی رہی------

رات کے چار بجے کے قریب مجھے کال آئی ی حیدر کی---اور اس نے مجھے خوشخبری دی----اس بلیک میلر کے پکڑے جانے کی-----

میں ویڈیو کال کے ذریعے اس سے رابطے میں رہا---اور سارا ڈیٹا اپنی آنکھوں کے سامنے ڈیلیٹ کروایا-----

سارا معاملہ حل ہوجانے کے بعد جیسے میری جان میں جان آئی ی تھی-----

مجھے یقین تھا اب سحرش کو ٹھیک طرح عقل آگ ئی ہوگی---- مزید اسے کسی نصیحت کی ضرورت نہیں-----

******_____****** 💞💞💞💞

"واوووو------آج تو کوئی ی بڑا ہوٹ لگ رہا ہے---- "میں آفس سے آج لیٹ گھر لوٹا تھا---گھر میں پوری طرح خاموشی چھائی ی تھی---کوئی ی ملازم تک نظر نہیں آرہا تھا---پھر مجھے کچن کی سمت سے برتنوں کی آوازیں آنے لگیں----میں اپنا بیگ وہیں صوفے پر رکھ کر---- کچن کی جانب بڑھا---وہ لال ساڑھی میں ملبوث ---اپنی ساری زلفوں کو سیدھے کندھے پر ڈالے----لائی ٹ سہ میک۔اپ مگر ڈاک لال رنگ کی لپ۔اسٹک سے اپنے ہونٹوں کو زینت دیے----کچن میں کام کرنے میں مگن تھی----پہلی ہی نگاہ میں دل کی گہرائی یوں تک اترئی ی تھی وہ-----مجھے دلی مسرت ملی تھی اس بلائے جاں کو ساڑھی میں دیکھ---کیونکے اس ساڑھی میں دیکھنے کا بڑا ارمان تھا مجھے----مجھے اندازہ تھا وہ خوبصورت لگے

گی ---مگر اس قدر------ہائے ئے---اس کا اندازہ نہیں تھا---میں دیوانوں کی طرح اسے تکتے ہوئے---شوخی سے گویا ہوا----

"آپ کب آئے؟؟" وہ اپنے کام میں اتنی مگن تھی کے اسے میری موجودگی کا ذرا بھی احساس نہیں ہوا تھا---وہ مجھے دیکھ---- حیرت سے استفسار کرنے لگی----

"بس ابھی---"میں اس کے پاس جاکر---پیچھے سے اسے اپنی باہوں کے حصار میں جکڑتے ہوئے ---اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکا کر بولا----

"ہمم---گڈ----چلیں فریش ہوجائیں-----پھر کھانا کھاتے ہیں---"اس نے مسکرا کر کہا----

میری شوخ نگاہوں کو مکمل اگنور مارا تھا ظالم حسینہ نے----

میں مسکرا کر۔۔۔آہستہ سے اُس نازک دلربا کے سر سے اپنے سر کو ٹکرا کر ۔۔۔فریش ہونے چلا گیا۔۔۔جبکے وہ اپنا سر مسلتے ہوئے مجھے گھوری سے نواز رہی تھی۔۔۔

جب واپس آیا۔۔۔تو ساری لائیٹس اف تھیں۔۔۔اور کھانے کی ٹیبل پر خوبصورت کینڈلز روشنی بکھیر رہی تھیں۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے میری چیر کھسکا کر ۔۔۔میرا خیر مقدم کیا۔۔۔

شادی کے دو سال بعد بھی میری دیوانگی میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آئی ی تھی۔۔۔

میری نگاہیں دیوانوں کی طرح اس کے وجود کا طواف کررہی تھیں۔۔۔

"کھانا کھانے کے بعد میٹھا ملے گا ناں؟؟" کھانا کھاتے ہوئے میں نے ذو معنی انداز میں۔۔۔شوخی سے اسکے حسین وجود پر نگاہیں ٹکائے کہا۔۔۔۔جس پر وہ ظالم حسینہ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔مجھے بغور اترا کر دیکھتے ہوئے کھیر کی ڈش میرے آگے بڑھانے لگی۔۔۔

گول میز تھی ۔۔۔اور ہم دونوں آمنے سامنے تھے۔۔۔۔

میں اس کے چہرے کے ہر رنگ کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔جن میں اترانا بھی تھا۔۔۔اور شرمانہ بھی۔۔۔۔شرارت بھی تھی اور مغروریت بھی۔۔۔۔۔

"نہیں کھرچن جانی۔۔۔۔۔یہ تھوڑا پھیکا ہے۔۔۔۔مجھے زیادہ میٹھا پسند ہے۔۔۔۔۔"میں نے کھیر کا ایک چمچہ منہ میں ڈالنے کے بعد۔۔۔اسے گہری بولتی نظروں سے دیکھتے ہوئے چھیڑا۔۔۔۔پھر ایک آنکھ دبائی ی

جس کے جواب میں وہ جھیپ گ ئی تھی۔۔۔۔اس کے گال گلابی سے ہوگ ئی ے تھے۔۔۔۔جو اس کے حسن میں مزید چارچاند لگارہے تھے۔۔۔۔

"یار برتن ملازمہ رکھ دے گی۔۔۔۔"وہ برتن سمیٹنے لگی تو میں اتاولا ہوکر۔۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر گویا ہوا۔۔۔۔۔

"میں نے آج سب کو چھٹی دی ہے۔۔۔۔اس لیے ڈئیر ہسبینڈ آپ کو تھوڑا صبر کرنا پڑے گا۔۔۔اور میری ہیلپ کرانی پڑے گی۔۔۔"اس نے اپنی باہیں میرے کندھے پر ڈال کر۔۔۔۔مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

وہ بلائے حسن میرے صبر کا امتحان لے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میں بیچارہ ۔۔۔۔۔بیوی کا عاشق۔۔۔۔۔کچن میں کھڑے سارے برتن خوب چمکا چمکا کر دھو رہا تھا۔۔۔

"اتنے رومینٹک ماحول کے بعد مجھ بیچارے غریب سے برتن دھلوانا۔۔۔رائی ٹر حُسنِ کنول یہ تو سراسر ناانصافی ہے۔۔۔۔"میں نے شکوتاً رائی ٹر سے مخاطب ہوکر۔۔۔ بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اور کچھ رہ گیا ہے تو وہ بھی دھلوا لو۔۔۔بلکے ایک کام کرؤ ۔۔۔آس پڑوس سے بھی پوچھ لو انھیں برتن تو نہیں دھلوانے۔۔۔"سارے برتن دھل جانے کے بعد جیسے ہی میں نے ایک گہرا

سکھ کا سانس لیا۔۔۔وہ کھرچن ناجانے کون سے کونے سے تین چار سالن کی پلیٹیں نکال کر لے آئی ی دھلوانے کے لیے۔۔۔ جنھیں دیکھ۔۔۔ میرا بلڈ پریشر کا پارہ ہائی ی ہوگیا تھا۔۔۔

یہ کوئی ی پہلی بار نہیں تھا جو وہ میرے رومینٹک مونڈ کی ٹھیک ٹھاک واٹ لگا رہی ہو۔۔۔۔وہ اکثر مجھے ایسے ہی ستاتی تھی۔۔۔۔یہی سبب تھا میں نے اپنے سیل میں اس کا نام شادی کے بعد کھرچن کی جگہ...........جانو، مانو ، شنو مونو ، سویٹ ہارٹ ، مائے لائی‌ف لائی‌ن ، ڈئی یر سویٹ جیسے لووی ڈووی ناموں کے بجائے

(dangerous for my blood pressure )

سیف کرلیا تھا۔۔۔۔۔

”افف۔۔۔اتنے سے تو برتن ہیں۔۔۔اس پر اتنا شور مچا رہے ہیں آپ ۔۔۔ جلدی کریں۔۔۔پھر مجھے آپ کو ایک خوشخبری بھی دینی ہے“ میری ناراضگی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ۔۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

خوشخبری؟؟---کیسی خوشخبری؟؟" میں تیزی سے آبرو اچکا کر ....بڑے تجسس سے" استفسار کرنے لگا----

پہلے کام سے فری ہوجائیں پھر بتاتی ہوں----آپ کا کیا بھروسہ----پتا چلا خوشی کے " مارے میرے جہیز کی پلیٹیں توڑ دیں تو---"اس کے کہتے ہی میں نے پلیٹوں کی جانب بغور دیکھا---

ارے ہاں ----میں نے تو نوٹ ہی نہیں کیا تھا---آج کھڑچن میڈم نے اپنے جہیز کا ڈنر سیٹ نکالا ہوا تھا---اس کا مطلب خوشخبری واقعی بہت بڑی تھی----کیونکے---- کھڑچن محترمہ کا حال تو یہ تھا کے اگر میں سونے چاندی کے برتن لاکر بھی دے دوں تو بھی وہ کھڑچن کے جہیز کے برتنوں کا موازنہ نہیں کرسکتے تھے----اس معاملے میں وہ روایتی پاکستانی بیٹی ہی تھی-----جو جہیز کے برتنوں کو سجا سجا کر ہمیشہ شوکیس میں رکھتی ہیں----

نہیں۔۔۔اب پہلے بتاؤ کیا خوشخبری ہے۔۔۔ پھر تمھارے برتن واش کرؤں گا۔۔۔"میں " نے اپنے ہاتھ واش کئے۔۔۔۔۔۔پھر ٹیشو سے صاف کر کے۔۔۔۔ایک ہاتھ سلپ پر ۔۔۔اور دوسرا کمر پر ٹکا کر۔۔۔ ابرو اچکاتے ہوئے ۔۔۔۔ بھرم سے کہا۔۔۔۔۔

میں واقعی تجسس میں مبتلا ہوگیا تھا۔۔۔۔

شاید چھوٹا کھڑوس آنے والا ہے۔۔۔"میری تڑی کام کرگئی تھی۔۔۔وہ میرے کان کے " قریب اپنا منہ لاکر۔۔۔ سرگوشی والے انداز میں گویا ہوئی۔۔۔اور پھر دور ہٹ کر ۔۔۔میرے ری۔ایکشن کی منتظر نظر آئی۔۔۔۔

کیا ؟؟۔۔۔چھوٹا کھڑوس ؟؟" پہلے دو تین ثانیوں کے لیے تو میں الجھا۔۔۔۔ مجھے سمجھ ہی " نہیں آئی تھی۔۔۔مگر پھر میرا ذہن تیزی سے کام کیا۔۔۔

آہہہ۔۔۔۔۔۔نیچے اتارئیں مجھے۔۔۔۔"میری خوشی اس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتی " تھی۔۔۔۔میں نے اپنی خوشی میں اسے گود میں اٹھا لیا تھا۔۔۔اور اسے لے کر گول گول گھوم

رہا تھا---وہ ڈرتے ہوئے بول رہی تھی---مگر اس لمحے ---میں اپنی خوشی میں اتنا سرشار تھا کے بس نہیں چل رہا تھا پوری دنیا کو سر پر اٹھا کر ناچوں -----

شکریہ----بہت بہت شکریہ---"میں نے اسے آہستہ سے نیچے اتارا---پھر اس کی " پیشانی کو بوسہ دیتے ہوئے--- محبت سے لبریز لہجے میں کہا----

اس کے چہرے سے خوشی کے جام بٹ رہے تھے---اگلے ہی لمحے وہ میرے سینے سے لگ گ ئی-----

****_______******

ہم پاکستان اکثر جایا کرتے تھے---مگر میں کبھی بڑے ماموں کے گھر نہیں گیا----میرا پاؤ ں نہیں اٹھتا تھا----

مگر اس بار جب ہم پاکستان پہنچے تو ہمیں دانش کی بیٹی کی ولادت کی خوشخبری ملی-----

دانش کی شدید ارینج میرج ہوئی ی تھی-----سنا تھا اس نے لڑکی کو شادی سے پہلے ایک بار بھی نہیں دیکھا---بڑی مامی نے زبردستی اسکی شادی کروائی ی تھی---ورنہ وہ تو شادی کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتا تھا----

مجھے لگا یہ اچھا موقع ہے پرانے گلے شکوئے مٹانے کا----میں اپنی فیملی کے ساتھ ڈائیریکٹ ہسپتال پہنچا----

، امی جان اور ایمن دانش کی وائی‌ف سے ملنے اس کے کمرے میں چلے گ ئ ے تھے----میں ابو جان اور میرا پانچ سالہ بیٹا حسان ویٹنگ روم میں انتظار کر رہے تھے----

تھوڑی دیر بعد ایمن اپنی گود میں ایک سنہری سی گڑیا لے کر آئی ی----اس کے پیچھے پیچھے دانش اور امی بھی ویٹنگ روم میں داخل ہوئے----

دانش کی بیٹی بہت پیاری تھی۔۔۔۔میں نے اسے دیکھتے ہی پانچ ہزار کا نوٹ اسکے ننھے منھے سے ہاتھ میں پکڑایا۔۔۔جو فورا ہی زمین پر گر گیا۔۔۔ایمن نے مسکرا کر نوٹ اٹھاتے ہوئے کہا ۔۔۔کے وہ اس کی والدہ کو دے دے گی۔۔۔۔

پیاری گڑیا۔۔۔۔"حسان کی گود میں ابو جان نے گڑیا کو دیا۔۔۔۔ "
وہ چیر پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔وہ بڑی محبت سے بچی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

میری کھرچن" بس حسان کا گڑیا کی پیشانی چومتے ہوئے یہ کہنا تھا کے مجھے زبردست دھانس " لگی۔۔۔لیکن میں اکیلا نہیں تھا جسے یہ الفاظ سن ۔۔۔بری طرح شاکڈ لگا ہو۔۔۔۔دانش بھی میرے ساتھ برابر کا کھانس رہا تھا۔۔۔۔ایمن نے تیزی سے میری کمر سہلائی ی۔۔۔اور امی جان نے دانش کی۔۔۔

ویسے دیکھا جائے تو دانش کی بیٹی پورے خاندان کی سب سے چھوٹی فرد تھی۔۔۔۔جس حساب سے ایمن کا لقب (کھرچن )اب اسے مل گیا تھا۔۔۔۔کھرچن کہ کر مخاطب کرنے تک تو سب

ٹھیک تھا۔۔۔۔۔۔۔۔مگر حسان کو خود سے منسوب کرنے کی کیا ضرورت تھی؟؟۔۔۔۔فلحال وہ بچہ ہے۔۔۔۔۔اور بچے من کے سچے ہوتے ہیں۔۔۔۔

جیسا باپ ویسا بیٹا۔۔۔۔"ایمن آج بھی بہت چڑتی تھی میرے اسے کھڑچن بلانے پر۔۔۔۔وہ مجھے دیکھ۔۔۔اپنے سر پر ہلکی سی دھپ مارتے ہوئے۔۔۔ہار ماننے والے انداز میں کہنے لگی۔۔۔۔"

جس کے جواب میں ، میں بیچارگی سے مسکرا دیا۔۔۔۔

"پیاری ہے ناں؟؟" ایمن حسان کے برابر میں بیٹھ کر۔۔گڑیا کو دیکھ کر۔۔۔۔حسان سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

"بہت۔۔۔"حسان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کھرچن ہے ----- پیاری تو لگے گی ناں --- باپ پے جو گیا ہے ---- ”میں ایمن سے لگ کر ”
بیٹھتے ہوئے ---- شوخی سے اس کے کان کے پاس منہ لاکر ---- گویا ہوا ----

جس کے جواب میں وہ مجھے گھوری سے نوازنے لگی ---

ویسے معاملے طے پاسکتے ہیں ---- صرف پانچ سال کا فرق ہے ---- ”میں نے مفاہمانہ انداز میں --- ایک آنکھ دباکر -- مسکراتے ہوئے کہا -----

نہیں --- میں وہ غلطی ہرگز نہیں دوہراؤں گی جو میرے بڑوں نے کی --- معاملات ابھی تو طے پا جائیں گے -- مگر بعد میں بچوں کو مشکل ہوگی ---- اور میں نہیں چاہتی ایسا ہو --- پہلے میرے بیٹے کو عقل و شعور والا ہونے دیں --- پھر وہ جس لڑکی کا کہے گا ---- میں اس کے گھر رشتہ لے کر پہنچ جاؤں گی --- چاہے پھر وہ آپ کی طرح خاندان کی کھرچن ہی کیوں ناں لانا چاہے ----- ”اس نے نہایت سنجیدگی سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا ----

میں نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کی تائید کی ----

چلو ایک فیملی پک ہوجائے۔۔۔"کھرچن نے اپنے سیل کا کیمرہ اون کرتے ہوئے کہا۔۔۔

چھوٹی کھرچن کے ساتھ۔۔۔۔"میں نے مسکراتے ہوئے۔۔مفاہمانہ انداز میں اسے چھیڑا۔۔۔وہ مجھے بڑی بڑی آنکھیں دیکھا کر۔۔۔ دانش کی موجودگی سے آگاہ کرنے لگی۔۔۔۔۔

چھوٹی کھرچن نے سوتے ہوئے اور ہم تینوں نے مسکراتے ہوئے فیملی پک بنوائی ی۔۔۔۔۔

ختم شد

Happy Ending